COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا مکتبہ اقرأ

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی خلا میں

ویران مینار

اے حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیارے دوستو!

شیرشاہ کالونی کراچی سے ہمارے دوست محمد شوکت علی نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ اس ماہ کی کتابیں بے حد پسند آئیں۔ روہڑی سے طیبہ حیات نے بھی تازہ کتابوں کو پسند کیا ہے۔ مگر ان دونوں ساتھیوں نے میری ایک غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میں نے ایک جگہ عنبر کو اپنا بچپن یاد کرتے ہوئے یہ دکھایا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے علاوہ اپنی بیوی اور بچوں کے لئے بھی قبرستان فاتحہ پڑھنے جاتا ہے جبکہ عنبر کی ابھی شادی نہیں ہوئی ہے۔

میرے عزیز ساتھیو! یہ مجھ سے واقعی بہت بڑی غلطی ہوگئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ کسی زمانے میں عنبر کی شادی ہوگئی تھی مگر اب جب ساری کتابوں کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ کا اعتراض بالکل درست ہے۔ میں اس غلطی کیلئے معذرت پیش کرتا ہوں اور آپ ساتھیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے میری ایک غلطی بتائی۔ انشاءاللہ آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں ہوگی۔ میں اب بہت زیادہ احتیاط سے کام لونگا۔ عنبر تھیوسانگ ناگ گیٹی اور ماریا میں سے کبھی کسی کی شادی نہیں ہوئی۔ ایک بار پھر تمام دوستوں سے اس غلطی پر معذرت چاہتے ہوئے کتابیں پسند کرنے کا بہت بہت شکریہ۔

انکل / اے حمید

۲۵۴ این راہ چمن - سمن آباد، لاہور

قیمت: ۷/۵۰ روپے

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اول —
ناشر: مکتبہ اقرا ۱۳ ابی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع الفرید پرنٹرز۔ لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- ویران مینار
- عنبر بھکاری بن گیا
- آسیب کے بال
- سانپ دیو کا پجاری
- پاتال کی طرف سفر

ویران مینار

ناگ یہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔

کیٹی مکڑی اس کی ہتھیلی سے اچھل کر زمین پر گر پڑی۔ ناگ اپنی جگہ پہ بالکل ساکت اور خاموش کھڑا تھا۔ بزرگ سانپ، عنبر اور پیپل کا درخت اسے دیکھ رہے تھے۔ اچانک ناگ کے جسم میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ عنبر اُس کی طرف لپکا کہ اسے آسیب کے اثر سے بچائے کہ ناگ دھوئیں کے ایک مرغولے کی طرح چکر کھانے لگا۔ بزرگ سانپ نے سانپ کی زبان میں چلّا کر عنبر سے کہا۔

"اس کے پاس مت جانا۔ آسیب خطرناک ہے۔"

مگر عنبر نے پروا نہ کی جونہی وہ ناگ کے قریب آیا۔ ناگ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی کیٹی اپنی اصلی شکل میں واپس آگئی۔ اس نے ناگ کو دھواں بن کر غائب ہوتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے اپنا سر پکڑ لیا اور غمگین آواز میں بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر! میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا کہ میرا آسیب اپنے سر نہ لینا۔ اب ہم ناگ کو کہاں ڈھونڈیں گے؟"

عنبر بھی حیران و پریشان کھڑا تھا۔ اسے کیٹی کے واپس آ جانے کی اگر خوشی ہوئی تھی تو ناگ کے دھواں بن کر آسیب کا شکار بن جانے کا سخت دکھ بھی ہوا تھا۔ اس نے کیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اور اداس آواز میں بولا۔

"کیٹی بہن! خدا کا شکر ہے کہ تم واپس آگئیں لیکن ناگ کے اس طرح سے بچھڑ جانے کا مجھے بے حد صدمہ ہوا ہے۔"

کیٹی کی آنکھوں میں آنسو آرہے تھے۔ اس نے کہا۔

"میں اپنے بھائی ناگ کی یہ قربانی کبھی فراموش نہ کر سکوں گی اس نے میری خاطر اپنے آپ کو انجانی آفتوں کے حوالے کر دیا۔"

بزرگ سانپ کہنے لگا۔

"عظیم ناگ دیوتا پر سچ عظیم ہے۔ اس نے اپنی بہن کے لیے اپنی جان کی بھی پروا نہیں کی۔ لیکن میرے بچو! ناگ ایک دیوتا ہے۔ اطمینان رکھو۔ اسے کچھ نہیں ہوگا۔"

پیپل کا درخت بولا

"میں نے اپنی ہزار سالہ زندگی میں ایسا بھیانک آسیب کبھی نہیں دیکھا۔"

عنبر نے بزرگ سانپ کے ذریعے پیپل کے درخت سے دریافت کیا کہ کیا اس آسیب کا کوئی توڑ ہو سکتا ہے جو ناگ سے چمٹ گیا ہے؟ بزرگ سانپ نے پیپل کے درخت سے کہا تو وہ بولا "اس آسیب کا مجھے کوئی توڑ نظر نہیں آتا۔ کاش میں عنبر اور کیٹی کی کوئی مدد کر سکتا۔ بزرگ سانپ نے یہ بات عنبر اور کیٹی کو بتا دی۔ وہ چپ ہو گئے۔ ان کے دل ناگ کی یاد میں سخت اداس تھے۔ اچانک انہیں ناگ کی آواز سنائی دی۔ یہ آواز جیسے بہت دور کسی ایسے ریگستان سے آتی معلوم ہوتی تھی جہاں تیز آندھیاں چل رہی ہوں۔ بزرگ سانپ، پیپل کا درخت عنبر اور کیٹی چونک کر ناگ کی آواز کو سننے کی کوشش کرنے لگے۔ ناگ کی آواز بے حد کمزور تھی اور لفظ اس کے منہ سے جیسے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے تھے۔

پاتال - پاتال میں - پاتال میں جا رہا ہوں۔ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ پاتال میں جا رہا ہوں۔ ادھر مت آنا۔ ادھر مت آنا تلاش۔ میری تلاش چھوڑ دو مت آنا۔ مت آنا۔

اور پھر ناگ کی کمزور آواز تیز آندھیوں کے شور کے ساتھ ہی غائب ہو گئی۔ عنبر نے کیٹی کی طرف دیکھ کر کہا۔

"پاتال کہاں ہے؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بزرگ سانپ بولا۔

"ناگ دیوتا پاتال میں جا رہے ہیں۔"

کیٹی نے سانپ کی زبان میں بزرگ سانپ سے کہا۔

"پاتال کہاں ہے؟ ہم وہاں جا کر ناگ کو ڈھونڈ لائیں گے۔"

بزرگ سانپ نے ٹھنڈا سانس بھرا اور بولا۔

"پاتال آگ ہی آگ ہے۔ پگھلا ہوا لاوا ہی لاوا ہے وہاں جو جائے گا جل کر بھاپ بن جائے گا۔ ناگ دیوتا عظیم ہے اس نے بہن کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔"

عنبر نے بزرگ سانپ سے پوچھا۔

تم ہمیں بتاؤ کہ پاتال کہاں پر واقع ہے۔ ہم ناگ کو وہاں سے ضرور نکال لائیں گے۔"

پیپل کا درخت کہنے لگا۔

"پاتال میں کوئی زندہ انسان نہیں جا سکتا۔ پاتال ایک جہنم ہے۔ آگ اور پگھلے ہوئے لاوے کا جہنم۔ بزرگ سانپ ٹھیک کہتا ہے۔ ادھر جانے کا خیال دل سے نکال دو۔"

عنبر نے کہا

"تم ہمیں بتاؤ تو سہی کہ پاتال کہاں ہے۔ ہم جائیں چاہے نہ جائیں تم اتنا بتا دو تو معلوم ہو جائے کہ ناگ کس جگہ پر ہے۔"

بزرگ سانپ بولا۔

"پاتال زمین کے اندر ہے۔ زمین کی چھ منزلیں زمین کے نیچے ہیں۔ ان میں سب سے آخری منزل کا نام پاتال ہے وہاں اگر پانی بھی داخل ہو تو راستے میں ہی بھاپ بن کر اڑ جائے۔"

اس کا راستہ کہاں ہے؟" کیٹی نے سوال کیا۔

بزرگ سانپ نے کہا۔

"اس ملک ہندوستان کے جنوب میں جہاں دونوں ساحل آپس میں ملتے ہیں وہاں ایک تکون سی بن گئی ہے۔ اس تکون کے پاس سمندر میں راون کا تخت ہے۔ یہ دس بارہ پتھریلی چٹانیں ہیں جو سمندر میں ابھری ہوئی ہیں۔ بس ان چٹانوں کے بیچ سے ہی پاتال کو راستہ جاتا ہے۔ مگر میں تمہیں ایک بار پھر ہدایت کروں گا کہ اس طرف جانے کا خیال دل سے نکال دو۔ یہ خودکشی ہو گی۔

عنبر اور کیٹی نے کوئی جواب نہ دیا اور سر جھکائے پریشان پریشان واپس اس مکان میں آ گئے جہاں کیٹی پہلی بار مکڑی بن کر آئی تھی۔ اب عنبر نے کیٹی سے کہا کہ کیا اسے تھیو سانگ کے انجام کا علم ہے؟ کیٹی نے کہا۔

"کاش آپ لوگ میری بات سن سکتے۔ سمجھ سکتے۔ میں مکڑی کی زبان میں تم دونوں کو بار بار منع کر رہی تھی کہ اس مکار لٹہ کی عقربہ کے ساتھ تھیو سانگ کو جنگل میں مت جانے دو کیونکہ مجھے مکڑی کی نیت خراب لگتی تھی مگر تم دونوں نے میری بات نہ سنی اور تھیو سانگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کو وہ اپنے ساتھ اغوا کر کے لے گئی۔

عنبر نے کہا

"معلوم ہوتا ہے کہ وہ کالی کٹ شہر ہی سے ہمارے پیچھے لگ گئی تھی۔ وہ ہمیں کالی کٹ شہر میں ہی ملی تھی۔"

پھر عنبر نے کیٹی کو سارا واقعہ سنایا کہ کسی طرح عقربہ نے ڈھونگ رچایا اور ان سے مدد مانگی اور پھر کہا کہ ہم اسے ہندوستان کے ورنگل شہر اس کے فرضی ماں باپ کے پاس پہنچا دیں۔ کیٹی نے کہا۔

"وہ کسی کے حکم پر تھیوسانگ کے پیچھے لگی ہو گی۔ اسے پتہ چل گیا ہو گا کہ تھیوسانگ کے پاس جانداروں اور دوسری چیزوں کو چھوٹا کرنے کا طلسم ہے۔ اب خدا جانے وہ کہاں ہو گا۔ ہم ایک دوسرے سے مل گئے لیکن ناگ اور تھیوسانگ ہم سے جدا ہو گئے۔"

عنبر بولا

"اور ماریا تو پہلے ہی سے جدا ہے۔ اسے دیکھے تو ایک عرصہ گزر گیا ہے۔"

پھر عنبر نے کیٹی کی طرف دیکھ کر پوچھا کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے اور پہلے کس کی تلاش میں جائیں ماریا تھیوسانگ یا ناگ کی؟ کیٹی بھی کشمکش میں تھی۔ الجھن میں تھی۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ

رہا تھا۔ اسے بھی کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"ناگ ایک بہت ہی خطرناک جگہ پر پہنچا دیا گیا ہے۔ کیوں نہ ہم پہلے اس کی تلاش میں نکلیں؟"

عنبر نے کہا۔

"پاتال کے اندر آگ اور پگھلا ہوا لاوا ہے۔ ہم دونوں لاوے میں یا تو پگھل جائیں گے اور یا پھر دونوں کے بت بن جائیں گے۔ ہمیں مناسب انتظام کے بغیر پاتال کا رخ نہیں کرنا چاہیئے۔"

کیٹی نے پوچھا

"مناسب انتظامات ہم کہاں سے کریں گے؟"

عنبر بولا۔

"اس کے بارے میں میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتا لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈ لیں گے کہ جس کی مدد سے ہم پاتال کی آگ سے محفوظ رہ سکیں۔ اس کے بعد ہم ناگ کو بھی وہاں سے نکال سکیں گے۔"

کیٹی بولی۔

"تو پھر کیا ہمیں پہلے تھیوسانگ کا کھوج لگانا چاہیئے؟"

عنبر نے کہا۔

"میرا خیال یہی ہے۔ کیونکہ طلسمی لڑکی عقربہ ہمیں کالی کٹ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہیں ملی تھی اور یہ بندرگاہ اسی ملک ہندوستان کے مغربی ساحل پر ہے۔ ہمیں وہاں چلنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے وہاں ہمیں اس کا کچھ سراغ مل جائے۔"

پھر عنبر نے کیٹی کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ کیا اسے مکڑی کی حالت کی زندگی یاد ہے؟ کیٹی بولی:

"خواب کی طرح یاد ہے۔ مگر یہ بڑا دھندلا اور ڈراؤنا خواب لگتا ہے مجھے۔ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟

عنبر نے کہا۔

"میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا تمہیں یاد ہے کہ تم نے طلسمی لڑکی عقربہ کو کسی دوسری حالت میرا مطلب ہے غیر انسانی حالت میں دیکھا ہو"

کیٹی نے کچھ دیر غور کیا۔ پھر سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں جہاں تک مجھے یاد آتا ہے میں نے اس لڑکی کو کسی دوسرے روپ میں کبھی نہیں دیکھا۔"

پھر اس نے عنبر سے کہا کہ ہم کالی کٹ چلتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہاں ہمیں اس لڑکی کا کوئی سراغ مل جائے۔ آخر انہوں نے یہی فیصلہ کیا اور وہ نگل شہر سے ایک چھوٹے سے قافلے میں شامل ہو کر بندرگاہ کالی کٹ کی طرف روانہ ہو گئے۔ بچھو لڑکی عقربہ تھیو سانگ کو غائب کرنے کے بعد سیدھی کالی کٹ بندرگاہ سے دور ویران مینار کی

ری منزل میں پہنچ گئی۔ یہاں اس نے بچھو سے انسانی لڑکی کی شکل اختیار کی اور درمیان میں پڑے راکھ کے ڈھیر میں تھیو سانگ کو رکھ دیا جو چھوٹے سے بچھو کی شکل میں تھا اور بالکل بے حس ہو چکا تھا۔ وہ اپنی ٹانگیں اور جسم کو بالکل نہیں ہلا سکتا تھا۔ اس کا ذہن بھی بہت کم انسانی ذہن کی طرح کام کر رہا تھا۔ اسے صرف اتنا یاد تھا کہ وہ تھیو سانگ ہے اور عنبر ناگ کیٹی اور ماریا اس کے دوست ہیں۔ وہ کہاں ہے؟ کس مشکل میں ہے؟ یہ اسے کچھ احساس نہیں تھا۔

عقربہ لڑکی نے منتر پڑھا تو ٹھنڈی راکھ میں سے استاپا کا بالوں بھرا راکھ آلود ہاتھ باہر نکلا۔ اس نے تھیو سانگ بچھو کو اپنی مٹھی میں اٹھا لیا اور پھر استاپا کی آواز آئی۔

"تم نے میرا حکم پورا کر دیا"

عقربہ لڑکی نے کہا۔

میرے گورو دیوتا! اب میرے لیے کیا حکم ہے؟

استاپا کی کھڑکھڑاتی آواز آئی۔

"ہو سکتا ہے تھیو سانگ کے ساتھی اس کی تلاش میں ادھر آئیں۔ تمہیں ان کا خیال رکھنا ہوگا۔ کیونکہ ان میں ایک ایسا آدمی بھی ہے جو اپنی شکل بدل سکتا ہے اور سانپ کا روپ دھار سکتا ہے تمہیں کسی دوسری شکل میں چل پھر کر ان لوگوں کے بارے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں مجھے ایک ایک پل کی خبر دیتی ہو گی کہ وہ تھیو سانگ کا سراغ لگانے کے سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔ چونکہ تم عنبر کی شکل سے واقف ہو اس لیے تمہیں انہیں پہچاننے میں دقت پیش نہیں آئے گی۔ میں تھیو سانگ کو لے کر اپنی دنیا میں جا رہا ہوں جہاں اس کی سخت ضرورت ہے۔"

اتنا کہہ کر استاپا کا ہاتھ راکھ کے اندر چلا گیا۔ عقربہ ٹاور کی مینار کی دوسری منزل سے اتر کر پہلی منزل میں آ گئی۔ پھر یہاں سے نکل کر مینار سے باہر کھلے سمندر کے سامنے جا کر دونوں بازو پھیلا دیئے۔ اس کے سامنے چھوٹی چھوٹی چٹانوں میں سمندر کی موجیں ٹکرا ٹکرا کر شور مچاتی واپس جا رہی تھیں۔ عقربہ نے اپنے حلق سے ایک عجیب سی چیخ کی آواز نکالی اور اس کے ساتھ ہی ریت پر بیٹھ گئی اور اس نے اپنا منہ اپنے بازوؤں میں چھپا لیا۔

جب اس نے اپنے بازو ہٹائے تو وہ ایک ادھیڑ عمر عورت بن چکی تھی۔ اس کی شکل بھی بدل گئی تھی۔ اس کا لباس پرانا اور فقیر عورتوں ایسا ہو گیا تھا۔ وہ شہر کی طرف چل پڑی۔ شہر میں بندرگاہ کے قریب ایک ہی چھوٹی سی کارواں سرائے تھی جہاں دوسرے شہروں سے قافلے آ کر اترتے تھے۔ عقربہ نے کارواں سرائے میں گھوم پھر کر دیکھا۔ اسے عنبر کہیں دکھائی نہ دیا۔ وہ ان کی شکل

پہچانتی تھی کیٹی اور ناگ کی شکل سے وہ واقف نہیں تھی۔ عقربہ فقیرنی بن کر لوگوں سے بھیک مانگنے لگی۔ اسے پتہ چلا کہ ورنگل سے ایک قافلہ شام سے تھوڑی دیر پہلے یہاں آنے والا ہے۔ عقربہ کو یقین تھا کہ اس قافلے میں عنبر اور کیٹی ضرور شامل ہوں گے۔ چنانچہ وہ کارواں سرائے کے سامنے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر بھیک مانگنے لگی۔

شام ابھی نہیں ہوئی تھی کہ ورنگل سے آنے والا قافلہ کارواں سرائے کے باہر آ کر رک گیا۔ عقربہ کی تیز نگاہیں عنبر اور کیٹی کو تلاش کرنے لگیں۔ مگر عنبر اور کیٹی راستے میں ہی یہ سوچ کر قافلے سے الگ ہو گئے تھے کہ ہو سکتا ہے تھیو سانگ کو اغوا کرنے والا آسیب کسی شکل میں وہاں پر موجود ہو۔ چنانچہ کارواں سرائے سے آدھا میل پیچھے عنبر اور کیٹی قافلے سے جدا ہو کر دوسری طرف نکل گئے تھے۔ وہ ایک اور راستے سے شہر میں آ گئے۔ یہ شہر کا دوسرا علاقہ تھا۔ یہاں گنجان بازار اور مکان تھے۔ یہاں ہر قسم کی چیزیں اور لباس بکتے تھے۔ عنبر نے کیٹی سے کہا۔

"تھیو سانگ کے آسیب یعنی عقربہ کو یقین ہو گا کہ ہم اپنے ساتھی اور دوست تھیو سانگ کی تلاش میں کالی کٹ میں آئیں گے۔ ممکن ہے وہ کسی دوسری شکل میں یہاں ہماری جاسوسی کرنے کے لیے موجود ہو۔ اس لیے ہمیں چاہیئے کہ ہم بھی اپنا بھیس بدل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ یہاں تھیوسانگ کا کھوج لگائیں۔

کیٹی نے کہا۔

" ہم کیا بھیس بدلیں گے؟ ظاہر ہے ہم اپنا حلیہ تو نہیں بدل سکتے۔ ہماری شکلیں تو یہی رہیں گی۔"

عنبر بولا۔

" تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہندوستان میں جگہ جگہ سوانگ رچا کر لوگ ڈرامے کھیلتے ہیں اور ان کے لئے بازاروں میں بھیس بدلنے کا سامان بھی بکتا ہے ہم آسانی سے نقلی بال اور نقلی مونچھیں لگا کر اپنی شکلیں بھی کافی حد تک بدل سکتے ہیں۔"

کیٹی کہنے لگی کہ تھیوسانگ کا آسیب یعنی عقربہ لڑکی جو ہے وہ شاید غیب دان ہو اور وہ ہمیں بدلے ہوئے حلیے میں بھی پہچان لے۔ عنبر نے کہا۔

"اگر ہم اس طرح سوچتے رہے تو کچھ نہ کر سکیں گے صرف سوچتے ہی رہیں گے اور کچھ نتیجہ نہ نکلے گا۔ زیادہ سوچتے رہنا بھی ایسے ہی ہے جیسے پیاز کے چھلکے اتارنا۔ پیاز کے چھلکے اترتے چلے جائیں گے اور آخر میں نیچے سے کچھ بھی نہیں نکلے گا۔ ہمیں اپنا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔"

عنبر اور کیٹی بازاروں میں پھرنے لگے۔ آخر انہیں ایک ایسی دکان مل گئی جہاں سوانگ رچانے اور ناٹک کرنے والوں کے

لئے سامان اور نقلی ڈاڑھی مونچھیں اور لباس بکتا تھا۔ عنبر نے دکاندار سے جا کر کہا۔

" بھائی صاحب: ہم ناٹک منڈلی کے آدمی ہیں۔ ہم آج رات یہاں ایک ناٹک کرنے والے ہیں اس کے لئے ہمیں کچھ سامان چاہیئے۔"

دکان دار نے کہا۔

" اندر جا کر دیکھ لیجئے۔ بادشاہ سے لے کر بھکاری تک ہر قسم کا سامان پڑا ہے۔ جو جی چاہے خرید لیں۔"

عنبر اور کیٹی نے اندر جا کر دیکھا کہ وہاں بادشاہوں کے زرق برق کپڑے بھی تھے۔ ڈاکوؤں کا لباس بھی تھا اور فقیروں کے کشکول اور بوسیدہ کپڑے بھی۔ عنبر کے دل میں خیال آیا کہ اگر ہم نے بادشاہ اور رانی کا حلیہ بدلا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہر کوئی ہمیں دیکھنے لگے گا۔ اگر ڈاکو بنے تو خواہ مخواہ مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ کیٹی نے کہا

" اس اعتبار سے تو ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم بھکاری اور بھکارن کا حلیہ بدل کر شہر میں تھیوسانگ کا سراغ لگانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ بھکاریوں کو یہاں کوئی غور سے نہیں دیکھتا۔"

عنبر کو کیٹی کا یہ خیال پسند آیا۔ اس نے بھکاری اور بھکارن کا لباس خریدا۔ قیمت ادا کی اور گٹھڑی اٹھا کر شہر سے دور جنگل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں ایک جگہ آ گئے۔ یہاں انہوں نے اپنا حلیہ بدلا۔

کیٹی کو اپنا چہرہ بدلنے کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ عقربہ نے کیٹی کو نہیں دیکھا ہوا تھا۔ عنبر نے اپنا حلیہ بالکل ہی بدل لیا۔ چہرے پر سیاہی مل کر بالکل حبشیوں کی طرح سیاہ کر دیا۔ بڑی بڑی مونچھیں اور ڈاڑھی لگائی سر پر بھکاریوں ایسا رومال باندھا گلے میں کشکول ڈالا۔ ہاتھ میں لاٹھی پکڑ لی۔ کیٹی نے بھی بھکاریوں ایسے کپڑے پہن لئے۔ سر کے بالوں کو رومال سے باندھ لیا۔ اپنے چہرے کو ذرا سا میلا کر لیا تاکہ وہ بھکارنی معلوم ہو۔ عنبر لنگڑا کر چلنے لگا۔ کیٹی نے ہنس کر کہا۔

"تم تو بالکل پرانے اور تجربے کار بھکاری لگتے ہو عنبر!

عنبر نے کہا۔

"کیا کریں۔ اپنے دوست کی خاطر ہر قسم کا بھیس بدلنا پڑتا ہے۔"

وہ جنگل سے نکل کر شہر میں آ گئے۔ یہ شہر اتنا بڑا نہیں تھا۔ لیکن بندرگاہ ہونے کی وجہ سے یہاں کافی آبادی اور رونق تھی۔ عنبر بھکاریوں کی طرح لاٹھی ٹیکتا لنگڑا کر چل رہا تھا۔ کیٹی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور یوں ظاہر کر رہی تھی۔ جیسے اسے زیادہ نظر نہیں آتا اور اس کی نظر کمزور ہے۔ عنبر نے بازار میں آتے ہی بھکاریوں کی طرح آواز لگائی "بھگوان کے نام پر دان دو۔ دان دو بابا"

اس طرح فقیروں کے حلیے میں بھیک مانگتے عنبر اور کیٹی بندرگاہ پر آ گئے۔ وہ ایک طرف ہٹ کر زمین پر دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ عنبر نے کہا۔

"یہاں مجھے کوئی ایسی شے نظر نہیں آ رہی کہ جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس شہر میں جادو ٹونے کا اثر ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ اس شہر میں مجھے بھی کوئی پراسرار شے ابھی تک نظر نہیں آئی۔"

اچانک عنبر کو ایک خیال آیا۔ اس نے کہا۔

"یہاں بندرگاہ سے دور کچھ فاصلے پر ایک پرانا مینار ہے۔ اب بالکل ویران ہے۔ تم نے اسے نہیں دیکھا۔ لیکن تھیوسانگ میرے ساتھ اس مینار میں ایک بار گیا تھا۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"اس مینار میں ایسی کون سی خاص بات ہے؟"

عنبر نے جواب دیا۔

"خاص بات تو کوئی نہیں ہے۔ بس ایک ویران جگہ ہے۔ اور ایسی ہی ویران جگہوں پر جن بھوتوں اور آسیب کا بسیرا ہوتا ہے۔ کیوں نہ ایک بار اس مینار کا چکر لگا آئیں؟"

کیٹی کہنے لگی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ابھی دن کی روشنی ہے۔ اسی جگہ بیٹھ کر جاسوسی کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لڑکی عقربہ کہیں دکھائی دے جائے۔ شام کو ویران مینار پر جائیں گے۔"

عنبر نے زیادہ اصرار نہ کیا۔ کچھ دیر وہ بندرگاہ کے سامنے بیٹھے لوگوں کو آتا جاتا دیکھتے رہے۔ کوئی آدمی ان کے قریب گزرتا تو عنبر آواز لگا دیتا۔

"بھگوان کے نام پر دان دو۔ دان دو بابا"

کئی لوگوں نے انہیں تانبے کے سکے دیئے۔ کیٹی مسکرا کر کہنے لگی۔

"یہ کام تو تم بڑا اچھا کر لیتے ہو عنبر! بہت سے پیسے جمع کر لیے ہیں تم نے"

عنبر نے ہنس کر کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ لوگ تمہاری وجہ سے مجھے دان دے رہے ہوں"

دونوں ہنسنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد عنبر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اب کسی دوسری جگہ جا کر قسمت آزمائی کرنی چاہیئے"

کیٹی نے کہا۔

"یہاں بندرگاہ کے بعد کارواں سرائے ہی ایک ایسی جگہ ہے جہاں بہت سے مرد اور عورتیں ہوتی ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیئے کہ یہاں سے کارواں سرائے کی طرف جاتے ہیں۔"

عنبر اور کیٹی بندرگاہ کے سامنے والی دیوار سے اٹھے اور آہستہ آہستہ چلتے بھیک مانگتے کارواں سرائے کے پاس آ گئے۔ یہاں عقربہ بھی ادھیڑ عمر بھکارن کے بھیس میں پہلے سے موجود تھی۔ کیٹی اور عنبر نے بھی دیکھا کہ کارواں سرائے کے باہر دروازے کے سامنے درخت کے نیچے ایک بھکارن بیٹھی بھیک مانگ رہی ہے۔

کیٹی نے مسکرا کر کہا۔

"ہماری ایک ساتھی یہاں پہلے سے موجود ہے عنبر۔ وہ دیکھو"

عنبر نے دیکھا

"دیکھ رہا ہوں۔ مگر ہمیں اس سے کیا لینا ہے۔ وہ تو اصلی بھکارن ہے اور ہم نقلی ہیں۔"

کیٹی اور عنبر بھی کارواں سرائے کے سامنے دوسرے درخت کے پاس زمین پر بیٹھ گئے اور ہاتھ پھیلا کر لوگوں سے بھیک مانگنے لگے۔ عقربہ بھکارن بھی ان دونوں کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ مگر اسے ایک لمحے کے لیے بھی یہ شک نہیں ہوا تھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جن کی اسے تلاش ہے وہ یہی دونوں ہیں۔ عقربہ بدروح تھی مگر وہ دونوں کا حال معلوم نہیں کر سکتی تھی۔ نہ ہی وہ کسی دوسرے کی اصلی شکل کو دیکھ سکتی تھی۔

اتنے میں ایک عورت نے ان دونوں کے درمیان ایک پیسہ پھینکا۔ عقربہ بھکارن اور عنبر ایک ساتھ پیسہ اٹھانے کے لیے اس کی طرف بڑھے۔ پھر عنبر پیچھے ہٹ گیا اور وہ بولا

"بہن! یہ تم لے لو۔ مجھے خوشی ہو گی۔"

عقربہ بھکارن نے عنبر کو بالکل نہیں پہچانا تھا۔ کیونکہ ایک تو اس نے اپنا رنگ کالا کر رکھا تھا۔ دوسرے لمبی ڈاڑھی چھوڑ رکھی تھی۔ عقربہ بھکارن اس بھکاری یعنی عنبر کے اس اخلاق سے بڑی متاثر ہوئی۔ اس نے پیسہ اٹھا لیا۔ کیونکہ وہ اپنے آپ کو ایک اچھی بھکارن ثابت کرنا چاہتی تھی۔ اس نے عنبر کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔

"بھائی تم کسی شہر سے آئے ہو؟ یہ تمہاری بہن ہے کیا؟"

عنبر نے اپنی آواز بدل رکھی تھی۔ بولا۔

"ہاں جی! یہ میری بہن ہے۔ راحی اس کا نام ہے۔ میرا نام گنگو ہے۔ ہم کنڈالا شہر کے رہنے والے ہیں۔ وہاں لوگ زیادہ بھیک نہیں دیتے۔"

کیٹی نے بھی آواز بدل کر کہا۔

"ہاں بہن! کنڈالا میں لوگ بڑے ہوشیار ہو گئے ہیں۔ بھکاریوں کو بھیک ہی نہیں دیتے۔ ہم کہاں سے کھائیں گے بھلا پھر۔"

عنبر نے عقربہ بھکارن سے پوچھا کہ وہ کہاں سے آئی ہے؟ اس نے کہا۔

"بھائی میرا نام چنڈنی ہے۔ بس تو اس شہر کی رہنے والی ہوں اسی شہر میں بھیک مانگتے عمر گزر گئی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"بہن چنڈنی! ہم آج ہی یہاں آئے ہیں ہمیں زیادہ بھیک نہیں ملی لیکن لگتا ہے کہ یہاں کے لوگ دان خوش ہو کر دیتے ہیں۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"تم کہاں پر رہتی ہو بہن؟"

عقربہ بھکارن ذرا سی چونکی۔ اس کی اس چونکاہٹ کو عنبر اور کیٹی دونوں نے ہی محسوس کیا۔ آخر وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں برس سے سفر کر رہے تھے اور دونوں لوگوں کے چہرے دیکھ چکے تھے۔ پڑھ چکے تھے۔ عنبر نے خاص نظروں سے کیٹی کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو مجھے اس عورت پر کچھ شک لگتا ہے۔ کیٹی نے بھی نگاہوں ہی نگاہوں میں جیسے جواب دیا۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ عقربہ بھکارن نے بالکل محسوس نہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیاکہ اس کے چونکنے پر عنبر اور کیٹی ہوشیار ہو گئے ہیں۔ وہ بولی۔

"بہن! ہم بھکاری لوگوں کا بھلا کہاں ٹھکانہ ہوتا ہے۔ جہاں رات پڑتی ہے سو جاتے ہیں"

عنبر نے کہا۔

"ویسے چنڈنی بہن۔ ہم تے کنڈالا شہر میں تو ایک جگہ جنگل میں جھونپڑی بنا رکھی تھی۔ ہم وہاں پہ آرام سے رہتے تھے۔ تم کو بھی چاہیئے تھا کہ کوئی جھونپڑی یا ایک کوٹھڑی بنالی ہوتی۔"

اصل میں جب سے عنبر اور کیٹی کو اس عورت پہ شک پڑا تھا تو وہ اس کے ٹھکانے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ کریدنا چاہتے تھے۔ عقربہ بھکارن بولی۔

"میرا کوئی جھونپڑا نہیں ہے بھائی۔ میں تو دو روز سے اسی کارواں سرائے کے باہر ایک طرف پڑ کر سو جاتی ہوں۔"

کیٹی نے عقربہ بھکارن کو ایک بار پھر اس کے دل کو ٹٹولنے کے لیے کہا۔

"یہاں بندرگاہ سے دور ایک ویران مینار ہے۔ میرا خیال ہے ہم تو وہاں جا کر رات گزاریں گے۔"

یہ جملہ کہتے ہوئے کیٹی نے اپنی تیز نگاہیں عقربہ بھکارن کے چہرے پر جما رکھی تھیں۔ ویران مینار کا نام سنتے ہی عقربہ بھکارن

ایک بار پھر ذرا سی چونک پڑی۔ اس کے اس چونکنے کو کیٹی اور عنبر نے خاص طور پہ ایک بار پھر محسوس کیا۔ اب عنبر نے اس خیال سے کہ کہیں اس بھکارن کو ان دونوں پر ہی شک نہ پڑ جائے کہ آخر یہ ویران مینار کا بار بار ذکر کیوں کر رہے ہیں۔ عنبر نے بات کا موضوع بدل دیا اور کہا۔

"بہن چنڈنی! اپنے شہر میں تو ہم لوگوں کی دان دی ہوئی مٹھائیاں بھی کھاتے تھے۔ یہاں تو ابھی تک کسی نے مٹھائی ہمیں نہیں دی۔"

عقربہ بھکارن نے کہا۔

"یہاں بازار میں جاکر بھیک مانگو گے تو وہاں جو لوگ مٹھائی خریدتے ہیں وہ ایک آدھ لڈو بھکاریوں کو بھی دے دیتے ہیں۔"

کیٹی تالی بجا کر بولی۔

"گنگو بھیا! چلو ہم بازار میں جاکر بھیک مانگتے ہیں۔ میرا مٹھائی کھانے کو بہت دل چاہتا ہے۔"

عنبر بھی اب وہاں سے اٹھنا چاہتا تھا۔ اس نے عقربہ بھکارن سے کہا۔

"چنڈنی بہن! زیادہ لڈو ملے تو ہم تمہارے لئے بھی ضرور لائیں گے۔"

عقربہ بھکارن بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تمہاری مہربانی ہو گی گنگو بھائی۔"

عنبر اور کیٹی چلے گئے تو عقربہ بھکارن نے آرام کا سانس لیا۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی دوسرے بھکاری یا بھکارن سے اس کی دوستی ہو۔ وہ تو اپنا کام کرنے وہاں آئی تھی۔ اسے عنبر اور اس کے ساتھیوں کی تلاش تھی تاکہ اگر وہ وہاں اپنے ساتھی تھیوسانگ کا کھوج لگانے کے لئے آئیں تو عقربہ ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھ سکے۔ اسے یہ معلوم ہی نہیں تھا کہ ابھی ابھی جو ایک بھکارن اور بھکاری اس کے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں وہی وہ لوگ تھے جو اپنے ساتھی تھیوسانگ کی کھوج میں وہاں آئے تھے۔

کارواں سرائے سے دور آتے ہی عنبر نے لنگڑا کر چلتے ہوئے کہا۔

"کیٹی! مجھے یہ بھکارن پراسرار لگ رہی ہے۔ وہ دوبارہ ویران مینار کے نام سے چونکی تھی۔"

کیٹی نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن آخر یہ کون ہو سکتی ہے؟"

عنبر بولا۔

"ابھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن ہمیں اسکا پیچھا کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے اسی عورت کی وجہ سے ہمیں تھیوسانگ کا کوئی سراغ

مل جائے۔"

عنبر اور کیٹی کارواں سرائے کے سامنے ایک ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گئے جہاں سے وہ تو عقربہ بھکارن کو دیکھ سکتے تھے مگر وہ انہیں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ عقربہ بھکارن تو اپنی جاسوسی میں مصروف تھی۔ اس کی آنکھیں عنبر یا اس کے کسی ساتھی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ اسی طرح جب دن ڈوب گیا اور شام ہونے لگی تو عقربہ بھکارن واپس اپنے ویران مینار کی طرف چل پڑی کہ کل پھر آ کر شہر میں اپنی ڈیوٹی دے گی۔

عنبر اور کیٹی بھی اس کا پیچھا کرنے لگے۔ جب بندرگاہ سے نکل کر عقربہ بھکارن کا رخ ویران مینار کی طرف ہو گیا تو عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ اس نے کیٹی سے کہا۔

"تعجب ہے یہ بھکارن تو ویران مینار کی طرف جا رہی ہے شاید"

کیٹی بولی۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے۔ لیکن ہمیں اس کا پیچھا کرتے رہنا چاہیئے"

شہر سے باہر کا سمندر کنارے والا ویران علاقہ آ گیا۔ ایک جانب سمندر پھیلا ہوا تھا۔ جس میں زرد سورج آہستہ آہستہ غروب ہو رہا تھا۔ سامنے کچھ فاصلے پر پتھریلی چٹانوں کے عقب میں ویران مینار نظر آ رہا تھا۔ عقربہ بھکارن ویران مینار کو جانے والے راستے کے پاس آ کر رک گئی۔ اس نے اپنے پیچھے گھوم کر دیکھا کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی اس کے پیچھے تو نہیں آرہا۔ کیٹی اور عنبر ایک دم نیچے ہو گئے۔ شام کا اندھیرا ہو رہا تھا۔ عقربہ بھکارن انہیں نہ دیکھ سکی اور ویران مینار کے دروازے کی طرف بڑھی۔

○

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

عنبر بھکاری

عقربہ بھکارن ویران مینار میں داخل ہو گئی۔

اسے مینار کے اندر جاتے دیکھ کر عنبر نے کہا۔

کیٹی! ضرور اس عورت کا تعلق تھیو سانگ کے آسیب سے ہے۔ کیونکہ یہی وہ مینار تھا۔ جہاں تھیو سانگ میرے ساتھ ایک بار آیا تھا۔ یہ عورت بھکارن نہیں ہو سکتی۔

کیٹی غور سے مینار کی طرف تک رہی تھی۔ کہنے لگی۔

"لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ عورت اسی جگہ رات گزارتی ہو"

عنبر بولا۔

"اگر ایسی بات تھی تو اس نے ہم سے یہ سب کچھ چھپایا کیوں اور پھر وہ ویران مینار کے نام پر چونکی کیوں تھی؟"

کیٹی نے کہا۔

"اب ہمیں کیا کرنا چاہیئے پھر؟ ہم مینار کے اندر تو نہیں جا سکتے۔ کاش اس وقت میں غیبی حالت میں ہوتی۔ پھر میں بڑی آسانی سے ویران مینار کے اندر جا کر معلوم کر سکتی تھی کہ اندر یہ بھکارن عورت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیا کر رہی ہے؟"

عنبر اور کیٹی وہیں چٹانوں کے پیچھے بیٹھ گئے۔ عنبر نے کہا۔

"اب تو ایک ہی طریقہ ہے کہ اندھیرا ہو تو میں رینگتا ہوا اندر جاؤں اور معلوم کروں کہ یہ عورت اندر کیا کر رہی ہے اور اصل میں یہ کون ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"تم تو اس وقت بھی جا سکتے ہو۔ اگر وہ تمہیں دیکھ بھی لے گی تو تم کہہ دینا کہ تم بھی رات گزارنے کے لیے جگہ تلاش کرتے آ گئے ہو۔"

عنبر نے کہا۔

"اس سے اس عورت کو مجھ پر شک پڑ سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی میں جاتا ہوں۔ یہ خطرہ مول لینا ہو گا۔" "تم اسی جگہ ٹھہرنا۔ اگر اس عرصے میں بھکارن باہر آئے تو تم ادھر اُدھر چھپ جانا۔"

یہ کہہ کر عنبر ویران مینار کی طرف چلا۔ وہ چٹانوں کی دوسری طرف چلا گیا۔ یہاں سے وہ پتھروں کے درمیان سے گزرتا ہوا ویران مینار کے دروازے کے پاس آ کر آہستہ سے بیٹھ گیا اور کان اندر لگا کر سننے کی کوشش کرنے لگا۔ اسے اوپر والی دوسری منزل سے کسی کے ٹہلنے کی آواز آ رہی تھی۔ عنبر جھک کر سیڑھی میں آ گیا اور ایک ایک زینہ کر کے اوپر چڑھنے لگا۔ سیڑھیوں میں اندھیرا تھا۔ دوسری منزل کا دروازہ غائب تھا۔ عنبر بالکل سانپ کی طرح رینگ کر سیڑھی چڑھتا تھا۔ اس

نے آہستہ سے سر آگے کر کے دیکھا۔ اسے وہی بھکارن کوٹھڑی کے درمیان میں راکھ کے ڈھیر کے سامنے بیٹھی نظر آئی۔ اس کی پیٹھ اس طرح سے عنبر کی جانب تھی کہ عنبر کو اس کے بوڑھے چہرے کا ایک رُخ نظر آ رہا تھا۔ وہ منہ ہی منہ میں کوئی منتر پڑھ رہی تھی۔ پھر اچانک اس نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر بلند کیے اور اس کے حلق سے ایک عجیب سی آواز نکلی۔ اور عنبر کی آنکھوں نے ایک حیرت انگیز منظر دیکھا۔ بھکارن بوڑھی عورت سے ایکدم جوان لڑکی بن گئی۔

عنبر کا دل اچھل کر اس کے سینے سے باہر آنے لگا۔ کیونکہ اس نے اس لڑکی کو پہچان لیا تھا۔ یہ وہی لڑکی عقربہ تھی جو ایک بدحال لڑکی بن کر اس کے ساتھ ورنگل تک گئی تھی اور وہاں سے بھیو سانگ کو اغوا کر کے فرار ہو گئی تھی۔ ایک بار تو عنبر کے جسم میں بھی خوف کی ٹھنڈی لہر دوڑ گئی۔ اب اسے احساس ہوا کہ کہیں اس پر بھی آسیب کا اثر نہ ہو جائے۔ لیکن یہ سوچ کر اسے حوصلہ ہوا کہ اگر یہ لڑکی عقربہ بھکارن عورت کے روپ میں اسے اور کیٹی کو نہیں پہچان سکتی تو اب اسے کیسے پہچانے گی؟"

مگر عنبر اس کے سامنے نہیں جانا چاہتا تھا۔ وہ وہیں سیڑھیوں میں دبکا رہا۔ عقربہ لڑکی نے جوان ہوتے ہی ٹھنڈی راکھ پر منتر پڑھ کر پھونک ماری اور کہا۔

"راستاپا گورو! میں شہر سے واپس آ گئی ہوں۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مجھے عنبر اور تھیو سانگ کے دوستوں میں سے کوئی بھی نظر نہیں آ
میرے لیے کیا حکم ہے؟"

اب اندھیرا ویران مینار میں چھا گیا تھا۔ عنبر کو اندھیرے میں
بخوبی نظر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں عقرب لڑکی پر لگی ہوئی تھیں۔ ا
میں ٹھنڈی راکھ میں سے ایک کچھوے جتنا بڑا سیاہ بچھو اچانک
باہر نکل آیا۔ عنبر غور سے اس بچھو کو دیکھ رہا تھا۔ عقرب لڑکی
اپنا سر بچھو کے آگے جھکا دیا اور بولی۔

"عظیم بچھو! کیا بات ہے۔ ہمارے گورو استاپا کہاں ہیں۔ و
نہیں آئے؟"

عنبر کو کچھوے کی نیم انسانی آواز سنائی دی۔

"ہمارے گورو استاپا اس وقت بدروحوں کے مندر میں ہیں
وہاں جنگل کی تمام بدروحیں جمع ہیں۔ تمہیں بھی وہاں پہنچ جانا چاہ
تمہیں لینے کے لئے آج آدھی رات کے بعد سیاہ پوش گھوڑا یہاں
سے ایک کوس دور چوکور چٹانوں کے پاس آ جائے گا۔
عقرب لڑکی نے کہا۔

"لیکن میں بدروحوں کی محفل میں طلسمی ہار کے بغیر داخل نہیں
ہو سکتی۔ ہار میرے پاس نہیں ہے۔"
کچھوے کی آواز آئی۔

"تمہارا ہار اس مینار کی پہلی منزل کے باہر والے زینے کے آخر

پتھر کے نیچے رکھ دیا گیا ہے تم اسے گلے میں ڈال کر بدروحوں کی محفل میں
داخل ہو سکو گی اور سیاہ پوش گھوڑا بھی تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔
لیکن یاد رکھنا۔ آج رات بدروحوں کی محفل میں ایک خاص تقریب
ہو رہی ہے۔ یہ اندھیری روحوں کی اندھی تقریب ہو گی اور یہاں
اندھیرا ہو گا اور کوئی کسی سے بات نہیں کرے گا۔ اس بات کا
خیال رکھنا۔

عنبر کے دل میں ایک نیا خیال آیا۔ وہ تیزی سے پیچھے مڑا اور
سانپ کی طرح سیڑھیوں میں سے اُتر کر پہلی منزل کے باہر زینے پر آ
گیا۔ اس نے آخری پتھر کو ہٹایا تو نیچے ایک سیاہ منکوں والا ہار پڑا
تھا۔ عنبر نے اُسے اٹھایا اور تیزی سے اس چٹان کی طرف دوڑا جہاں کیٹی
چھپی اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اس نے کیٹی کو ہار دکھا کر کہا۔
"میں اس ہار کو پہن کر آج رات بدروحوں کی محفل میں جا رہا
ہوں۔"

کیٹی نے پوچھا۔
"آخر وہ عورت کہاں رہ گئی ہے؟"
عنبر نے کہا۔
"کیٹی تم یہ سُن کر حیران ہو گی کہ بھکارن عورت اصل میں وہی عقرب
لڑکی ہے جس نے تھیو سانگ کو اغوا کیا تھا۔"
"یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟" کیٹی کو یقین نہیں آ رہا تھا۔

عنبر نے کہا

" اس وقت خاموش رہو اور یہاں سے بھاگو۔ کیونکہ عقربہ باہر آنے والی ہے۔ میں اسکا ہار اٹھا کر لے آیا ہوں"

" آخر ہم کہاں جا رہے ہیں ؟" کیٹی نے دوڑتے ہوئے پوچھا۔

عنبر نے ایک جگہ پتھروں کے درمیان آکر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہم یہاں بیٹھ کر عقربہ کا جائزہ لیں گے۔ کیونکہ وہ مینار سے باہر آکر پتھر کے نیچے سے ہار نکالنے کی کوشش کرے گی جب اسے ہار نہ ملا تو میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس پر کیا ردّ عمل ہوتا ہے"

ان کی نظریں مینار کے دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ اندھیرا گہرا ہو گیا تھا۔ مگر کیٹی اور عنبر اس اندھیرے میں بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ اتنے میں عقربہ لڑکی ویران مینار کے دروازے میں نمودار ہوئی۔ اس نے باہر آکر زینے کے آخری پتھر کو ایک طرف ہٹایا۔ پھر جھک کر مٹی اِدھر اُدھر کرنے لگی۔ جب اسے ہار نہ ملا تو وہ تیزی سے واپس اوپر مینار میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد پھر واپس آگئی اور دروازے کے باہر کھڑے ہو کر اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ عنبر نے کہا۔

" شاید کسی نے اسے اوپر کہا ہے کہ تمہارا ہار جبّ کے پاس ہے وہ دُور چٹانوں میں چھپا بیٹھا ہے۔

کیٹی آہستہ سے بولی۔

" اب کیا ہو گا۔ وہ تو ہم پر کوئی آسیب کر دے گی"

عنبر نے کہا

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ ان لوگوں کو ہماری موجودگی کا علم ہوا ہے یا نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ غیب کا علم نہیں رکھتے۔

عنبر کا خیال بالکل درست تھا۔ عقربہ لڑکی آہستہ آہستہ چلتی ان کے قریب سے گذر گئی۔ جب وہ کچھ فاصلے پر چلی گئی تو عنبر نے کہا۔

" دیکھا۔ اسے ہماری موجودگی کا علم نہیں ہو سکا۔

کیٹی نے دھیمی زبان میں کہا۔

" کیا یہی وہ بوڑھی بھکارن عورت ہے ؟

عنبر نے کہا۔

" ہاں ! اور یہی وہ عقربہ لڑکی ہے جو تھیو سانگ کو اپنے ساتھ پھسلا کر جنگل میں لے گئی تھی اور پھر اُسے غائب کر دیا۔

" مگر یہ اب کہاں جا رہی ہے ؟" کیٹی نے پوچھا۔

" یہ مجھے بھی معلوم نہیں۔ لیکن میں آج رات بدروحوں کی محفل میں جانے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں تھیو سانگ بھی ضرور ہو گا۔

کیٹی بولی۔

" مگر پہلے یہ تو دیکھیں کہ یہ عقربہ لڑکی کہاں جا رہی ہے ؟ چلو اس کا تعاقب کرتے ہیں"

عنبر اور کیٹی چٹانوں کے پتھروں سے نکل کر عقربہ لڑکی کے پیچھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پیچھے چل پڑے۔ عقربہ کو جب زینے کے نیچے طلسمی ہار نہ ملا تو وہ بھاگ کر اوپر گئی۔ راکھ کے ڈھیر میں سے کچھوے کو بلایا اور کہا کہ پتھر کے نیچے ہار موجود نہیں ہے۔ کچھوے نے کہا۔

"اس ہار کو تلاش کرو۔ وہ تمہارے لئے وہاں رکھا گیا تھا اگر وہ ہار نہ ملا تو تم کو اس کی سزا بھگتنی پڑے گی اور گورد استانا کی سزا سے تم خوب واقف ہو۔ تمہیں گرم راکھ کے ڈھیر میں دبا دیا جائے گا۔"

عقربہ یہ سن کر خوف زدہ ہوئی اور نیچے کو دوڑی۔ اس نے پتھروں کو ہٹا کر طلسمی ہار کو جگہ جگہ تلاش کرنے کی کوشش کی مگر ہار تو وہاں پر تھا ہی نہیں۔ اسے کہاں سے ملتا؟ دور چٹان کے پیچھے چھپے عنبر اور کیٹی اس آسیبی لڑکی کو ہار تلاش کرتے دیکھ رہے تھے۔ جب عقربہ لڑکی کو وہاں ہار نہ ملا تو وہ سمجھ گئی کہ وہاں کوئی چور چوری کی نیت سے آیا ہوگا۔ اس نے زینے کا پتھر اکھڑا ہوا دیکھا تو سمجھا کہ شاید اس کے نیچے کوئی خزانہ دبا ہوا ہو۔ چنانچہ وہ ہار لے کر فرار ہو گیا ہے۔ عقربہ لڑکی چور کی جستجو میں بندرگاہ کی طرف چلی تو کیٹی نے کہا:

"عنبر بھیا! وہ ہماری طرف آ رہی ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"چٹان کے پیچھے ہو جاؤ۔ وہ ہمیں نہیں دیکھ سکے گی۔"

کیٹی اور عنبر چٹانوں کے پیچھے چھپ گئے۔ ایک چھوٹی سی درز میں سے عنبر عقربہ لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ وہاں اب رات کا اندھیرا ضرور پھیل چکا تھا مگر عنبر اور کیٹی کی آنکھیں اس اندھیرے میں بھی روشن تھیں۔ عقربہ جب چٹان کے قریب سے گزرنے لگی تو اچانک اسے اپنے طلسمی ہار کی کرنوں کی گرمی محسوس ہوئی۔ عقربہ لڑکی چٹان کی طرف بڑھی۔ کیونکہ طلسمی ہار کی گرمی اس چٹان کی طرف سے ہی اسے محسوس ہو رہی تھی۔ جونہی عنبر نے عقربہ کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اس نے کیٹی کے کان میں کہا۔

"جلدی سے اس گڑھے میں اتر کر چھپ جاؤ۔ جلدی کرو۔"

کیٹی فوراً قریبی گڑھے میں اتر کر چھپ گئی۔ اتنے میں عقربہ لڑکی چٹان کی اوٹ میں عنبر کے سامنے آ گئی۔ عنبر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ دونوں ایک دوسرے کو اپنی خاص طاقت کے ذریعے اندھیرے میں دیکھ رہے تھے۔ عقربہ لڑکی نے عنبر کو اور عنبر نے عقربہ لڑکی کو پہچان لیا تھا۔ عنبر نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"آخر تم مجھے مل ہی گئیں۔ تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ مجھے یہ بتا دو کہ منحوس سانگ کو تم نے کہاں پہنچایا ہے۔ وہ کہاں ہے؟"

عقربہ لڑکی اگرچہ عنبر کو سامنے دیکھ کر ایک لمحے کے لیے گھبرا ضرور گئی تھی لیکن آخر وہ آسیبی لڑکی تھی۔ اس نے اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا اور بولی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"عنبر! اس وقت تم میرے طلسمی چکر کے اثر میں ہو تمہاری خیریت بھی اسی میں ہے کہ جو طلسمی ہار تم زینے کے پتھر میں سے اٹھا کر لائے ہو وہ میرے حوالے کر دو۔"

عنبر نے جیب سے طلسمی ہار نکالا اور اُسے مٹھی میں لے کر کہا۔

"یہ ہار تمہارے حوالے اسی صورت میں کروں گا کہ تم مجھے بھیو سانگ کا پتہ بتا دو کہ وہ کہاں ہے؟"

عقربہ لڑکی کو غصہ آگیا۔ اس کے حلق سے ایک چیخ [illegible] اس نے عنبر کی جانب اپنے دونوں ہاتھ [illegible] اشارہ کی[illegible] تھا کہ عنبر پر اس [illegible] نے جو طلسم کیا ہے وہ اس کی زد میں آکر بھسم بن جائے گا مگر ایسا نہ ہوا۔ عقربہ لڑکی کو گردن سے دبوچ لیا۔ عقربہ لڑکی نے دوسرا طلسم پھینکا مگر اس کا بھی اثر نہ ہوا۔ عنبر نے اب آگے [illegible] اُسے عقربہ لڑکی کی گردن میں گھسے ہوئے ایک کیل کا ایک حصہ باہر کو نکلا ہوا محسوس ہوا۔ عنبر نے کیل کو پکڑ لیا۔ عقربہ نے چیخ مار کر کہا۔

"مجھے چھوڑ دو۔ مجھے چھوڑ دو۔"

عنبر نے کہا۔

"بھیو سانگ کہاں ہے؟ بتاؤ۔ بتاؤ۔"

عقربہ نے کہا۔

"میں نہیں بتا سکتی۔ مجھے اسکا حکم نہیں۔ مجھے چھوڑ دو۔"

عنبر کو غصہ آگیا۔ اس نے عقربہ لڑکی کی گردن سے کیل باہر کھینچ دیا۔ کیل کے باہر نکلتے ہی عقربہ لڑکی غائب ہو گئی اور عنبر کو اندھیرے میں ایک سیاہ بچھو ہوا میں اچھل کر اندھیرے میں گم ہوتا نظر آیا۔ کیٹی نے گڑھے سے باہر آتے ہوئے پوچھا۔

"یہ لڑکی کہاں چلی گئی؟"

عنبر نے کہا۔

"غائب ہو گئی۔ یہ دیکھو۔ اس کی گردن میں یہ کیل ٹھکی ہوئی تھی۔"

کیٹی بولی۔

"اسے پھینک دو۔"

عنبر نے کہا۔

"نہیں۔ اسے میں اپنے پاس رکھوں گا۔ ابھی بھیو سانگ نہیں ملا۔ یہ کیل اس کی تلاش میں ہمارے کام آسکتا ہے۔"

کیٹی نے پوچھا۔

"عنبر! تم پر اس طلسمی لڑکی کے جادو کا اثر کیوں نہیں ہوا؟"

عنبر بولا!

"اس لیے کہ میرا ارادہ اور خدا پر اعتقاد مضبوط ہے۔"

کیٹی نے کہا۔

"مگر اس سے پہلے تو تم پر جادو کا اثر ہو جایا کرتا تھا۔"

عنبر کہنے لگا۔

"اس کی وجہ یہ ہے کہ جب میرا ارادہ اور خدا پر اعتماد ڈگمگا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جاتا ہے تو جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔ جس وقت میرا ایمان پختہ ہوتا ہے جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ یاد رکھو۔ جس آدمی کا ارادہ مضبوط ہے، جو خدا پہ پکا ایمان رکھتا ہے۔ اس پر دنیا کے کسی جادو کا اثر نہیں ہو سکتا،،

کیٹی نے کہا۔

"مگر اب ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ اس لڑکی سنے تو ہمیں تھیوسانگ کے بارے میں کچھ بھی نہیں بتایا۔"

عنبر بولا۔

"طلسمی ہار میرے پاس ہے۔ آج رات کسی خفیہ جگہ پر ان آسیبی روحوں کی محفل لگ رہی ہے۔ میں وہاں جا سکتا ہوں۔ کیونکہ طلسمی ہار میرے پاس ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے تھیوسانگ کا کوئی سراغ مل جائے۔"

کیٹی نے کہا۔

"اس میں بہت خطرہ ہے عنبر۔ اگر ان آسیبی بدروحوں کو تمہارا پتہ چل گیا تو تم وہاں سے کبھی واپس نہ آسکو گے۔ پھر میں کیا کروں گی۔"

عنبر کہنے لگا۔

"میرا مشن اپنے دوست کی تلاش ہے۔ میں کسی دنیاوی لالچ یا خود غرضی یا دولت حاصل کرنے کے لیے یہ کام نہیں کر رہا خدا میری مدد کرے گا۔ تم بے فکر رہو۔ آؤ۔ کارواں سرائے میں چلتے ہیں۔"

دونوں کارواں سرائے کی کوٹھڑی میں آ گئے۔

جب رات آدھی ہونے لگی تو عنبر نے کیٹی سے کہا۔

"تم یہاں رہ کر میرا انتظار کرنا۔ میں آسیبی روحوں کی محفل میں شرکت کرنے جا رہا ہوں۔ جب تک میں واپس نہ آ جاؤں تم یہاں سے کہیں مت جانا۔"

کیٹی نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ وہ بھی اس کے ساتھ جائے گی۔ عنبر نے کہا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں جا سکتی۔ اسے سرائے کی کوٹھڑی میں ہی رہنا ہوگا۔ کیٹی خاموش ہو گئی۔ عنبر نے طلسمی ہار اپنے گلے میں ڈالا اور سمندری چٹانوں کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت وہ بھکاری کے بھیس میں نہیں بلکہ اپنی اصلی شکل میں تھا۔ رات اندھیری تھی۔ وہ ویران سنسان راستوں پر چلتا ویران مینار کے قریب سے گزرتا ہوا دور سمندر کے کنارے اس مقام پر پہنچ گیا جہاں ایک چٹان کا تخت سا بنا ہوا تھا۔ کچھوے نے عنبر کو اسی جگہ رکنے کو کہا تھا۔ وہاں ایک سیاہ پوش گھوڑے کو آدھی رات کے بعد آکر اسے آسیبی بدروحوں کی محفل میں لے جانا تھا۔ عنبر کے دل میں طرح طرح کے خیال آ رہے تھے۔ ایک تو وہ اپنی شکل سے پہچانا جا سکے گا۔ نہ جانے آسیبی روحیں یا بدروحیں وہاں اس کے ساتھ کیا سلوک کریں۔ اگر وہ کسی طریقے سے اپنے چہرے کو چھپا سکتا تو بہتر تھا۔ لیکن وہ تو کسی اعتبار سے بھی کوئی ایسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روح نہیں لگ رہا۔ عنبر اس کش مکش میں تھا کہ اسے دُور سمندر کے کنارے ایک سایہ اپنی طرف بڑھتا نظر آیا۔ عنبر اسے دیکھنے لگا یہ ایک گھوڑا تھا جس کے اوپر سیاہ چادر پڑی تھی اور اسکا چہرہ بھی اس سیاہ چادر میں چھپا ہوا تھا۔ یہ سیاہ پوش گھوڑا عنبر کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ طلسمی ہار عنبر نے گلے میں پہن لیا تھا۔ گھوڑا عنبر کے پاس رُکتے ہی ہنہنایا۔ عنبر کو آواز سنائی دی۔

"اے طلسمی ہار والی بد روح! میرے اوپر ایک سیاہ لبادہ رکھا ہے۔ اسے پہن لو۔"

عنبر یہی چاہتا تھا۔ اس نے جلدی سے گھوڑے کی پیٹھ پر رکھا ہوا لبادہ اٹھایا۔ یہ لبادہ ایسا تھا کہ اس کے ساتھ سر پر پہننے کے لئے ایک سیاہ نقاب والی ٹوپی بھی تھی۔ عنبر نے اسے پہن لیا۔ اب وہ سر سے پاؤں تک سیاہ پوش ہو گیا تھا۔ سیاہ ٹوپی ایک نقاب کی طرح اس کی گردن تک آ گئی تھی۔ طلسمی ہار عنبر کی گردن میں پڑا تھا اور طلسمی کیل اس کی جیب میں تھی۔ گھوڑا ایک بار پھر ہنہنایا۔ عنبر کو آواز آئی۔

"میری پیٹھ پر بیٹھ جاؤ۔"

عنبر سیاہ پوش گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ گیا۔ گھوڑا واپس مڑا اور اندھیری رات میں سمندر کے کنارے کنارے چل پڑا۔ کچھ دور دُلکی چال چلتے رہنے کے بعد گھوڑے نے اپنی اگلی ٹانگیں اوپر اٹھا لیں

اور فضا میں اوپر کو اٹھنے لگا۔ گھوڑا اب ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ اس کی رفتار کافی تیز تھی۔ عنبر گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھا [illegible] کہ یہ اسے کسی دوسرے ملک میں تو نہیں [illegible] نہیں تھی۔ سیاہ پوش گھ[illegible] اوپر سے اڑتے ہوئے ایک ایسی جگہ [illegible] لگا جہاں زمین پر بڑی بڑی نوکیلی چٹانیں سر اٹھائے کھڑی تھیں۔ سیاہ پوش گھوڑا نیچے آیا تو ایک سیاہ بادل نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اس کالے بادل کا اندھیرا اتنا سیاہ تھا کہ عنبر کو بھی کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ گھوڑے کا رُخ نیچے کو تھا۔ پھر گھوڑے کے قدم جیسے زمین پر جا لگے اور وہ آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ کالا سیاہ بادل ابھی تک عنبر کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے تھا۔ یہ بادل بھی گویا اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اب عنبر نے محسوس کیا کہ گھوڑے کے [illegible] پتھروں پر پڑنے کے بعد ان کی آواز گونج رہی ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ کسی غار میں آ گئے ہیں۔ پھر اندھیرا کم ہونے لگا۔ اب عنبر نے دیکھا کہ اس کے آس پاس کہیں کہیں ایسے نقطے چمک رہے ہیں جیسے کسی جانور کی آنکھیں اندھیرے میں چمکتی ہیں۔ گھوڑا ایک طرف گھومنے کے بعد رُک گیا اور عنبر کو گھوڑے کی آواز آئی۔

اے آسیبی روح! یہاں اتر جا۔ مجھے واپس جانا ہے۔

عنبر گھوڑے سے اُتر پڑا۔ گھوڑا فوراً ہی غائب ہو گیا۔ عنبر سیاہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نقاب اور سیاہ لبادے میں وہاں کھڑا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر تکنے لگا۔ اسے اپنے آس پاس کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ صرف دور دور نقطے سے چمک رہے تھے۔ عنبر نے زور سے آنکھیں ملیں۔ اسے پھر بھی ان چمکیلے نقطوں کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ اتنے میں ایک سانپ کی پھنکار ایسی ڈراؤنی اور رونگٹے کھڑے کر دینے والی آواز آئی۔ اس آواز نے عنبر سے کہا۔

"آسیبی روح! میرے ساتھ آؤ۔ بدروح سبھا شروع ہونے والی ہے۔"

عنبر نے گردن گھمائی تو اسے اپنی ہی طرح کا ایک سیاہ پوش انسانی ہیولہ دکھائی دیا۔ عنبر منہ سے کچھ نہ بولا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ غار کے ایک تنگ دروازے سے گزرنے کے بعد عنبر ایک ایسے ہال کمرے میں پہنچ گیا جہاں اس نے دیکھا کہ کئی سیاہ پوش بدروحیں ایک دائرے کی شکل میں دیوار کے ساتھ کھڑی ہیں۔ عنبر بھی ایک طرف جا کر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔ درمیان میں گول چبوترے پر آگ جل رہی تھی۔ اس کے سامنے تین بدروحیں سیاہ نقاب اوڑھے آلتی پالتی مارے بیٹھی منتروں کا جاپ کر رہی تھیں۔ عنبر غور سے ان کے منتر سننے لگا۔ اس کی سمجھ میں اپنی دنیا کی ہر زبان آ جاتی تھی مگر یہ منتر اس کی سمجھ میں نہیں آ رہے تھے۔ آگ میں سے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ دیواریں سیاہ پتھروں کی تھیں جن پر آگ کے شعلوں کی روشنی بھوتوں کی

طرح رقص کر رہی تھی۔ سب آسیبی روحیں خاموش اور ساکت کھڑی تھیں۔ وہاں صرف منتر پڑھنے والی بدروحوں کی سرسراہٹ نما سانپ کی پھنکار ایسی آوازیں ہی بلند ہو رہی تھیں۔ آہستہ آہستہ آگ کے شعلے مدھم پڑنے لگے۔ پھر جب آگ جل گئی اور لکڑیوں کے شعلے راکھ بن کر بجھ گئے تو تینوں بدروحوں میں سے ایک بدروح نے فضا میں ہاتھ بلند کیا۔ اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک صراحی جانے کہاں سے آ گئی۔ اس بدروح نے گرم راکھ میں صراحی کا پانی انڈیلنا شروع کیا۔ راکھ میں سے سوں سوں کی آوازیں آنے لگیں۔ پھر راکھ ٹھنڈی ہو گئی۔ راکھ کے ٹھنڈی ہوتے ہی ایک بڑا سا کچھوا اس راکھ میں سے نکل کر باہر آ گیا اور گول دائرے میں ایک چکر لگانے کے بعد نیم انسانی آواز میں بولا۔

"گورو استاپا کی سواری سبھا میں آ رہی ہے۔ سب اس کی تعظیم کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

یہ کہہ کر کچھوا ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔ تینوں بدروحیں بھی چبوترے سے اتر کر سر جھکائے کھڑی ہو گئیں۔ عنبر کو ہر لمحے یہی دھڑکا لگا تھا کہ وہ کسی وقت بھی پہچان لیا جائے گا اور تھیو سانگ کو حاصل کئے بغیر خوامخواہ کسی نئی مصیبت میں پھنس جائے گا لیکن اسے ہر حالت میں اس جگہ پر رہنا تھا اور ہر مصیبت کا مقابلہ کرنا تھا۔ اس کی نظریں بھی دوسری آسیبی بدروحوں کی طرح چبوترے کے درمیان والی ٹھنڈی راکھ پر لگی تھیں۔ اس نے دیکھا کہ ٹھنڈی راکھ کے ڈھیر میں سے ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہاتھ باہر نکلنے لگا۔ اس ہاتھ پر سیاہ بال تھے اور ناخن باہر ابھرے ہوئے تھے۔ اس کے بعد ٹھنڈی راکھ کے کیچڑ میں سے ایک عجیب و غریب چہرہ اُبھرا جو شاید کبھی کسی انسان کا چہرہ ہوگا مگر اب اس قدر ڈراؤنا اور ہیبت ناک تھا کہ اسے دیکھ کر عنبر کے جسم میں بھی دہشت کی سرد لہر دوڑ گئی۔

یہ استاپا شیطان گورو کا چہرہ تھا۔ اس کے نمودار ہوتے ہی آسیبی بدروحوں نے بلند آواز میں عجیب سے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ پھر باری باری سب نے تین بار اپنے سر جھکائے۔ عنبر نے بھی ان کی تقلید میں ایسا ہی کیا۔ ڈراؤنے چہرے کے ہونٹ نیچے کو لٹکے ہوئے تھے۔ اس کے ہونٹوں میں ہلکی سی حرکت ہوئی اور پھر ایک کھڑکھڑاتی ہوئی سوکھی خشک آواز آئی

"آسیبی روحوں کی یہ سبھا اس لئے بلائی گئی ہے کہ آج تمہارا گورو یعنی میں استاپا تمہیں اپنی سب سے بڑی طلسمی کرامت دکھانا چاہتا ہوں۔ یہ وہ طلسم ہے جس کی مدتوں سے مجھے تلاش تھی۔ ہم اپنے آسیب سے اور تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ کسی شے کو انسان سے بچھو بنا سکتے ہیں۔ اسے غائب کر سکتے ہیں۔ لیکن اسے چھوٹا سا بونا نہیں بنا سکتے تھے۔ میں چاہتا تھا کہ اس ساری دنیا پر ہماری حکومت ہو جائے اور اس دنیا کے لوگ زندہ بھی رہیں مگر اتنے چھوٹے چھوٹے بونے بن جائیں کہ وہ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہ کر سکیں۔ یہ طلسم بڑی

مشکل سے میرے ہاتھ آگیا ہے۔ اب ہم دنیا کی ساری عمارتوں سارے لوگوں سارے جانوروں کو اتنا چھوٹا کر دیں گے کہ وہ ہمارے ٹخنوں تک بھی پہنچ سکیں گے۔ پھر ساری دنیا پر ہماری حکمرانی ہوگی۔ ہماری بادشاہت ہوگی۔ یہ ساری زمین ہماری ہوگی۔ ہم جو چاہیئے کریں گے۔"

سب آسیبی بدروحیں خاموش کھڑی دلچسپی سے شیطانی گورو استاپا کی تقریر سن رہی تھیں۔ پھر استاپا نے اپنا بالوں بھرا ہاتھ بلند کرتے ہوئے کہا۔

"میرے غلام کو لایا جائے۔"

اس کے ساتھ ہی ایک طرف سے پتھر کی دیوار ہٹ گئی اور عنبر کا دل زور سے دھڑکا۔ اس نے تھیو سانگ کو دیکھا کہ ایک سیاہ پوش گھوڑے کی باگ تھامے ایسے قدم اٹھاتا چلا آرہا ہے جیسے اس میں کسی نے چابی بھر دی ہو اور وہ کسی کھلونے کی طرح ایک ایک قدم بڑھاتا چلا آرہا ہو۔ چبوترے کے سامنے آکر وہ رُک گیا۔ تھیو سانگ نے جھک کر تین بار استاپا کے ڈراؤنے چہرے کو سلام کیا اور ہاتھ باندھ کر عجیب سی بھاری آواز میں بولا:

"میرے آقا! غلام حاضر ہے۔ کیا حکم ہے؟"

استاپا نے کہا۔

"تمہیں جو طلسم میں نے عطا کیا ہے اس کا نمونہ ان بدروحوں کو دکھاؤ۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس گھوڑے پر اپنی انگلی لگاؤ۔"

تھیو سانگ نے جھک کر سلام کیا اور بولا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر میرے آقا۔"

صاف لگ رہا تھا کہ تھیو سانگ اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے۔ اس پر کسی طلسم کا اثر ہے اور اسی جادو کے اثر کی وجہ سے ایسی باتیں کر رہا ہے۔ تھیو سانگ نے سیاہ پوش گھوڑے کو اپنی خاص طلسمی انگلی سے چھوا ہی تھا کہ گھوڑا ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصے میں اتنا چھوٹا ہو گیا کہ کسی کو پہلے تو نظر ہی نہ آیا۔ پھر استاپا کے حکم سے تھیو سانگ نے گھوڑے کو زمین پر سے اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھ لیا۔ استاپا نے تھیو سانگ کو حکم دیا۔

"اپنی ہتھیلی پر رکھے ہوئے گھوڑے کو ایک ایک کر کے سب آسیبی بدروحوں کو دکھاؤ۔"

"جو حکم میرے آقا۔"

تھیو سانگ نے جھک کر کہا۔ اور سیاہ پوش گھوڑے کو جس کا سائز ایک کالے بھنورے جتنا ہو گیا تھا اٹھا کر اپنی ہتھیلی پر رکھا اور دیوار کے ساتھ دائرے کی شکل میں کھڑی سیاہ پوش بدروحوں کے پاس آیا۔ ایک بدروح کو بونے قد کا گھوڑا دکھاتا اور آگے دوسری بدروح کے پاس آ جاتا۔ عنبر کو معلوم تھا کہ وہ اس کے پاس بھی آئے گا۔

آسیب کا بال

تھیو سانگ ہتھیلی پر سیاہ پوش بونا گھوڑا رکھے چلا آ رہا تھا۔ عنبر نے سوچ رکھا تھا کہ جونہی تھیو سانگ اس کے پاس آئے گا وہ اسے اس کے طلسم سے بیدار کرنے کی کوشش کرے گا اور اسے اپنی شناخت کا احساس دلائے گا۔ تھیو سانگ اب عنبر کی ساتھ والی سیاہ پوش بدروح کے پاس آ گیا تھا۔ اس نے بدروح کو ہتھیلی آگے کر کے گھوڑا دکھایا اور پھر عنبر کے پاس آ گیا۔ تھیو سانگ نے اسے بھی سیاہ پوش بدروح ہی سمجھا اور ہتھیلی آگے کر دی۔ عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"تھیو سانگ! میں عنبر ہوں، تمہارا بھائی عنبر!"

یہ سنتے ہی تھیو سانگ نے چلا کر کہا۔

"استاپا! میرے آقا۔ یہ کوئی باہر کا آدمی ہے۔ یہ بدروح نہیں ہے۔"

میرے خدا! عنبر سر پیٹ کر رہ گیا۔ خود تھیو سانگ نے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اب اس کے پاس بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا۔ تھیو سانگ کے اس اعلان کے ساتھ ہی استاپا نے چیخ ماری اور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہا۔

"اس آدمی کو پکڑ کر میرے سامنے پیش کرو۔ یہ ہمارا دشمن ہو گا جو ہمارے راز معلوم کرنے یہاں آیا ہے۔"

عنبر پر بدروحیں ٹوٹ پڑیں مگر عنبر کی طاقت کے آگے ان کی پیش نہ گئی۔ استاپا نے جب یہ دیکھا تو چیخ کر تھیوسانگ کو حکم دیا!

"اس کو قابو میں کرو تھیوسانگ!

یہ سنتے ہی تھیوسانگ اچھل کر عنبر پر کود پڑا اور اسے اپنی انگلی سے چھو دیا۔ عنبر فوراً ہی ننھا سا بونا بن گیا۔ تھیوسانگ نے اسے دو انگلیوں سے دبوچ کر اٹھا لیا اور استاپا کے سامنے لا کر رکھ دیا۔ استاپا نے فوراً ہی اسے اپنی بالوں بھری مٹھی میں جکڑ لیا اور پھر مسکراتی آواز میں بولا۔

"یہ زندہ انسان باہر سے ہمارے خفیہ ٹھکانے کا پتہ چلاتے یہاں بھیجا گیا تھا۔ اسے ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ فوراً سامنے والے گڑھے میں آگ جلائی جائے۔

اسی وقت بدروحوں نے گڑھے میں آگ روشن کر دی۔ جب اس کے شعلے اٹھنے لگے تو استاپا نے کہا۔

"تھیوسانگ! اس دشمن بونے کو اس آگ میں پھینک دو یہ اس آگ میں جل کر بھسم ہو جائے گا

تھیوسانگ نے بونے عنبر کو گردن سے پکڑ لیا۔ عنبر نے چلا چلا کر کہا۔"

"تھیوسانگ ہوش کرو۔ میں عنبر ہوں۔ میں عنبر ہوں"

مگر تھیوسانگ تو استاپا کے جادو کے اثر میں تھا۔ اس پر عنبر کی چیخ و پکار کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تھیوسانگ نے سب آسیبی بدروحوں کے سامنے عنبر کو بھڑکتے ہوئے شعلے میں پھینک دیا۔ تھیوسانگ پر استاپا کے طلسم کا اس قدر شدید اثر تھا کہ وہ عنبر کو پہچان نہیں سکا تھا اور اسے یہ بھی علم نہیں تھا کہ عنبر آگ میں کبھی نہیں جل سکتا۔ عنبر ایک ننھے سے بونے کی شکل میں بھڑکتے ہوئے شعلوں میں گرتے ہی گڑھے کی تہہ میں آگ میں سرخ انگاروں کے اوپر جا پڑا۔ اس نے اوپر کو دیکھا۔ اسے سوائے شعلوں کے سرخ اور زرد مرغولوں کے اور کچھ دکھائی نہ دیا۔ اس پر آگ کی تپش کا کچھ اثر نہیں ہو رہا تھا۔ صرف اتنا فرق پڑا تھا کہ اسے سوائے زرد اور سرخ شعلوں کے اپنے اردگرد اور اوپر نیچے اور کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

عنبر انگاروں کے درمیان ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ اب اسے ایک ہی خطرہ تھا کہ جونہی آگ بجھی تو ہو سکتا ہے کہ کوئی بدروح اس کی ہڈیوں کو دیکھنے کے لیے آگ کو کریدے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ اسے زندہ مل جائے گا اور استاپا پر راز

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھل جائے گا کہ عنبر مر نہیں سکتا۔ اس کی وجہ سے ممکن ہے استاپا گورو اسے بھی تھیو سانگ کی طرح اپنے طلسم میں جکڑ کر اپنے قبضے میں کر لے۔ اگر ایسا ہوا تو پھر تو عنبر شاید ہی وہاں سے تھیو سانگ کو لے کر فرار ہو سکے۔

عنبر دیر تک انگاروں کے درمیان دبکا بیٹھا رہا۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ شعلے ماند پڑ گئے اور اب صرف گڑھے میں انگارے ہی دہک رہے تھے۔ عنبر ان انگاروں کے نیچے تھا۔ اسے ایسا لگا جیسے اوپر سے کوئی انگاروں کو ادھر ادھر ہٹا رہا ہے۔ عنبر انگاروں کے اور نیچے چلا گیا۔ اب اسے اوپر سے آواز آتی سنائی دی۔ یہ استاپا کی سانپ کی پھنکار ایسی آواز تھی۔

"آج کی سبھا ختم ہوتی ہے۔ پرسوں رات اس مہینے کی سب سے تاریک رات ہوگی۔ اسی رات کو ہم دنیا پر اپنے قبضے کا کام شروع کر دیں گے سب سے پہلے ہم بندرگاہ پر موجود تمام جہازوں کو تھیو سانگ کی انگلی کی مدد سے چھوٹے چھوٹے کھلونوں میں تبدیل کریں گے۔ اس کے بعد شہر کی عمارتوں اور پھر شہر کے تمام لوگوں کو ننھے بونے بنا ڈالیں گے اب تم لوگ جا سکتے ہو۔"

استاپا کے حلق سے ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر بدروحوں نے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ آہستہ آہستہ یہ آوازیں دور ہوتے ہوئے ختم ہو گئیں اور باہر سناٹا چھا گیا۔ عنبر کو اب اپنا

عمل تیز کرنا تھا۔ اس کے پاس وقت زیادہ نہیں تھا۔ کیونکہ دو دن کے بعد استاپا تھیو سانگ کی مدد سے شہر کی عمارتوں اور لوگوں کو بونے بنانے کا کام شروع کرنے والا تھا۔ اس سے پہلے پہلے عنبر کو تھیو سانگ کو کسی نہ کسی طرح ہوش میں لانا تھا تاکہ وہ اتنے بڑے گناہ سے بچ سکے اور لوگوں کو بونے نہ بنائے۔

عنبر آہستہ سے انگاروں میں سے باہر نکلا۔ انگارے اوپر سے بجھ گئے تھے اور ان پر سفید راکھ جمع ہو گئی تھی۔ عنبر نے ایک طرف سے سر باہر نکال کر دیکھا۔ اس کو گڑھے کی دیوار کنوئیں کی طرح نظر آئی۔ گڑھا اتنا بڑا نہیں تھا مگر عنبر بہت چھوٹا ہو گیا تھا بڑی مشکل اور محنت کے بعد عنبر گڑھے سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ ایک ننھے سے چوہے کی طرح بڑے ہال کمرے کے فرش پر کھڑا چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ سارا کمرہ خالی تھا۔ چبوترے کی راکھ کے پاس بھی کوئی نہیں تھا۔ عنبر اس دیوار کی طرف چلا جدھر سے دیوار شق ہوئی تھی اور تھیو سانگ سیاہ پوش گھوڑے کے ساتھ نمودار ہوا تھا۔

دیوار پتھر کی تھی اور جگہ جگہ سے ابھری ہوئی۔ عنبر کو یہ دیوار بہت بڑی لگ رہی تھی۔ وہ دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گیا۔ اس کے پاس ہی ایک تنکا پڑا تھا جو اسے لمبے سوٹے کی طرح نظر آ رہا تھا۔ عنبر نے اپنے ننھے ننھے ہاتھ جیبوں میں ڈال کر ٹٹولا۔ اس کی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ایک جیب میں وہ طلسمی کیل ابھی تک پڑی تھی جو اس نے عقرب بڑھی کی گردن سے نکالی تھی۔ یہ کیل بھی اس کے ساتھ ہی چھوٹی ہوگئی تھی۔ طلسمی ہار نہ جانے کہاں چلا گیا تھا۔ وہ عنبر کی گردن میں نہیں تھا۔ عنبر کو خیال آیا کہ اس کیل سے۔ وہ کیا کام لے سکتا ہے۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ پھر اس نے سوچا کہ یہ طلسمی کیل ہے ہو سکتا ہے اس کی وجہ سے دیوار کھل جائے۔ عنبر نے آہستہ سے کیل کی نوک ایک جگہ دیوار کے ساتھ لگا دی۔ کیل کے لگتے ہی دیوار کا پتھر بغیر آواز پیدا کئے اپنی جگہ سے کھسک گیا اور وہاں ایک دروازہ نمودار ہوگیا۔ عنبر دوڑ کر دروازے میں سے گزر کر دوسری طرف آگیا۔

اس نے طلسمی کیل کو واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔ اب غور سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اندھیرے میں دیکھنے لگا۔ عنبر اگرچہ چھوٹا سا بونا ہو گیا تھا۔ مگر اس کی اصلی طاقت اب بھی اس کے پاس ہی تھی۔ وہ گھپ اندھیرے میں بھی چیزوں کو دیکھ لیتا تھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک گول غار نما کمرے میں تھا۔ سامنے کونے میں ایک گول سوراخ تھا۔ یہ سوراخ کافی کشادہ تھا اور اس میں سے گھوڑا بھی گزر سکتا تھا۔ عنبر کو خیال آگیا کہ تھیو سانگ اسی کشادہ سوراخ میں سے گھوڑے کو لے کر آیا ہوگا۔ وہ دوڑتا ہوا سوراخ میں داخل ہوگیا۔ دوسری طرف اس نے دیکھا کہ ایک تنگ غار

ہے۔ ایک اونچا چبوترہ بنا ہوا ہے۔ اس چبوترے پر سے اسے کسی انسان کے خراٹے لینے کی آواز آرہی تھی۔ عنبر نے سوچا کہ چبوترے کے اوپر چڑھ کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ کون سو رہا ہے۔

ایک جانب چبوترے کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ لیکن عنبر چونکہ ایک چوہے جتنے سائز کا بن چکا تھا اس لئے اسے ایک زینے سے دوسرے زینے تک جانے میں کافی دقت اور محنت سے کام لینا پڑا۔ چار سیڑھیاں کو عنبر نے آدھ گھنٹے میں پار کیا اور جب وہ چبوترے پر پہنچا تو اس کا سانس اس طرح پھول رہا تھا جیسے وہ کسی بہت بڑے پہاڑ کی چڑھائی چڑھ کر آیا ہو۔ اندھیرے میں اس کی نظر چبوترے کے فرش پر پڑی تو خوش ہوا۔ کیونکہ فرش پر تھیو سانگ گہری نیند سو رہا ہے۔ اتنا لمبا چوڑا تھیو سانگ عنبر نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہی بات تھی کہ تھیو سانگ کا قد تو اصل انسان جتنا تھا مگر عنبر بہت چھوٹا ہو چکا تھا۔ عنبر نے جھک کر غور سے تھیو سانگ کو دیکھا۔ وہ گہری نیند میں تھا اور خراٹے لے رہا تھا۔ عنبر اس کی چھاتی پر چڑھ گیا۔ وہ اتنا چھوٹا تھا کہ سوتے میں تھیو سانگ کو کچھ احساس تک نہ ہوا۔ عنبر نے تھیو سانگ کی گردن کو دیکھا کہ اس نے کوئی طلسمی ہار تو نہیں پہن رکھا مگر اس کی گردن خالی تھی۔ عنبر تھیو سانگ کی گردن پر جھکا ہوا تھا۔ اچانک اس کا اوپر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ اسے تھیو سانگ کی گردن پر بھی اسی قسم کا کیل باہر کو ابھرا ہوا نظر آرہا تھا جیسا کیل عقربہ لڑکی کی گردن میں دھنسا ہوا تھا۔

عنبر کو خیال آیا کہ اگر میں اس طلسمی کیل کو باہر کھینچ نکالوں تو ہو سکتا ہے تھیو سانگ پر استاپا کے طلسم کا اثر ختم ہو جائے۔ وہ آگے بڑھتا رک گیا۔ کیونکہ کیل نکالنے سے الٹا اثر بھی ہو سکتا تھا۔ مگر اس کے پاس اور کوئی راستہ نہ تھا۔ عنبر تھیو سانگ کے بازو کے اوپر سے ہوتا ہوا اس کی گردن کے بالکل قریب آگیا۔ کیل اسے کافی بڑا نظر آرہا تھا۔ مگر عنبر کی طاقت اس کے جسم میں باقی تھی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کیل کی باہر نکلی ہوئی ٹوپی نما ایک حصے کو پکڑ لیا اور پوری طاقت سے اپنی طرف زور لگایا۔

کیل تھیو سانگ کی گردن سے باہر نکل آیا۔ کیل کے باہر نکلتے ہی تھیو سانگ نے آنکھیں کھول ڈالیں۔ پھر دونوں ہاتھوں سے آنکھوں کو ملا اور اپنے آپ سے بولا:

"میں کہاں آگیا ہوں۔"

عنبر خوشی سے اچھل پڑا۔ تھیو سانگ پر طلسم کا اثر ختم ہو چکا تھا۔ اس کے اچھلنے سے تھیو سانگ کو اپنے سینے پر کسی کے قدموں کا احساس ہوا۔ تھیو سانگ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے اٹھنے سے عنبر اس کے سینے سے لڑھکتا ہوا گیند کی طرح

تھیو سانگ کی گود میں آن گرا۔

"عنبر بھیا! تم؟ — تم اتنے چھوٹے کیسے ہو گئے؟"

تھیو سانگ عنبر کو بونا بنا ہوا دیکھ کر چلایا۔ عنبر نے دل میں خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر پوری آواز میں چیخا۔

"تھیو سانگ! مجھے پورے نارمل سائز کا بناؤ۔ پھر تمہیں ساری کہانی سناؤں گا۔"

تھیو سانگ نے فوراً اپنے ایک ہاتھ کی انگلی عنبر کو لگا دی۔ عنبر اس کی گود میں ہی پورے انسانی قد کے برابر ہو گیا۔ عنبر جلدی سے تھیو سانگ کی گود سے اتر کر اس کے سامنے بیٹھ گیا اور بولا:

"تھیو سانگ! خدا کا شکر ہے کہ تم پر کیا گیا طلسم ٹوٹا۔"

پھر عنبر نے جلدی جلدی اسے استاپا کی ساری بھیانک اسکیم سمجھائی جس کی مدد سے وہ ساری دنیا کے انسانوں کو بونا بنا کر اس پر بدروحوں کی حکمرانی قائم کرنا چاہتا تھا۔ اس نے تھیو سانگ کو یہ بھی بتایا کہ کیٹی اسی شہر کی کارواں سرائے میں ہے اور ناگ کیٹی پر کیے گئے آسیب کو ختم کرانے کی یاداشت میں خود کسی آسیب کا شکار ہو کر پاتال میں چلا گیا ہے۔ تھیو سانگ اٹھ کھڑا ہوا۔ عنبر بھی اب اپنے پورے انسانی جسم میں تھا۔ اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نے تھیو سانگ کو طلسمی کیل دکھائی اور کہا کہ اسی طرح کی ایک کیل میرے پاس بھی ہے۔ تھیو سانگ بولا۔

اسے سنبھال کر رکھو۔ یہ ہمارے کام آئیں گی ہمیں سب سے پہلے اس گروہ کے شیطان استاپا کو ختم کرنا ہو گا۔ تاکہ اس کے بعد کوئی بھی بدروح اس دنیا کو ختم کرنے یا اس پر قبضہ کرنے کی کوشش نہ کر سکے۔

عنبر بولا۔

"تم یہ کیسے کر سکو گے۔ استاپا تم پر پھر کوئی طلسم کر دے گا"

تھیو سانگ نے کہا۔

"میں اس کے تمام گر جان گیا ہوں۔ میں یہ طلسمی کیل لے کر اس کے پاس جاؤں گا۔ تم اسی جگہ چھپے رہو۔ فکر نہ کرنا۔ یہاں کوئی بدروح داخل نہیں ہو سکتی۔ کسی کو ادھر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں زیادہ دیر نہیں لگاؤں گا۔

یہ کہہ کر تھیو سانگ باہر نکل گیا۔

باہر آتے ہی غار میں وہ اس طرح چلنے لگا جیسے اس کے جسم میں کسی نے چابی بھر دی ہو اور اس پر طلسم کا اثر ہو۔ حالانکہ اندر سے وہ پوری طرح ہوش میں تھا۔ اسے معلوم تھا کہ استاپا کس غار میں ہوتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ قدم قدم چلتا ایک اندھیری راہ داری میں سے گزر کر استاپا کے غار کے پاس آیا تو وہاں پر موجود ایک

سیاہ پوش بدروح نے اسے روک دیا اور کہا۔

کیا چاہیئے تمہیں؟

تھیو سانگ بھاری طلسمی آواز نکال کر بولا۔

اے آسیبی روح! میں تھیو سانگ ہوں۔ اپنے آقا کا غلام۔ پرسوں ہم دنیا پر قبضہ کرنے کا منصوبہ شروع کرنے والے ہیں۔ اس سلسلے میں مجھے اپنے آقا سے ضروری بات کرنی ہے۔"

آسیبی بدروح نے کہا۔

"تم یہاں ٹھہرو۔ مجھے استاپا گورو سے تمہارے لئے اجازت طلب کرنی ہو گی۔

تھیو سانگ کو معلوم تھا کہ اس کا سن کر استاپا فوراً اسے اندر بلا لے گا۔ چنانچہ اس نے کہا۔

"تم جا کر اجازت طلب کر سکتے ہو۔ میں اسی جگہ پر موجود رہوں گا۔"

آسیبی بدروح غار میں داخل ہو گئی۔ تھیو سانگ نے طلسمی کیل اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی۔ آسیبی بدروح نے واپس آ کر تھیو سانگ سے کہا۔

تم اندر جا سکتے ہو۔ گورو استاپا تمہارا انتظار کر رہا ہے۔

تھیو سانگ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک گول چھوٹا سا کمرہ تھا جس کی دیوار اور چھت سے جالے لٹک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہے تھے۔ درمیان میں ٹھنڈی راکھ کے ڈھیر پر گورو استاپا کا
آدھا جسم سینے تک باہر نکلا ہوا تھا۔ اس کا جسم بالوں میں چھپا ہوا
تھا۔ کان لٹکے ہوئے تھے اور چہرہ اس طرح کا ڈراؤنا اور دہشت
ناک تھا۔ اس نے اپنی لال لال ڈیلوں والی آنکھیں اٹھا کر
تھیو سانگ کو دیکھا اور کہا۔

تھیو سانگ! میرے غلام! تم کیوں آئے ہو؟

تھیو سانگ نے بھاری آواز میں جھک کر سلام کیا اور پھر
عرض کی۔

"میرے آقا! مجھے لگتا ہے کہ میری انگلی میں وہ طاقت اور
اثر باقی نہیں رہا جس کی وجہ سے میں لوگوں کو چھوٹا کر سکتا تھا۔

یہ سن کر استاپا کی لال لال آنکھیں سکتے میں آ گئیں۔ اس
نے غصے سے تھرتھرائی آواز میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

تھیو سانگ بولا۔

"میرے آقا! میں آپ کا غلام ضرور ہوں۔ مگر چیزوں کو چھوٹا
کرنے کی طاقت مجھے کسی دوسرے سامری جادوگر نے عطا کی تھی
اس پر ہم میں سے کسی کا بھی اختیار نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اس
نے دشمنی میں آ کر یہ طاقت مجھ سے واپس لے لی ہو۔

استاپا گورو جھنجھلا کر بولا:

میرے سامنے یہ مٹی کا بڑا گولا پڑا ہے۔ اس پر انگلی لگا کر
دیکھو۔ یہ ضرور چھوٹا ہو جائے گا۔ تم میرے حکم سے اس کو ہاتھ سے
چھوؤ۔"

تھیو سانگ جب بھی کسی شے کو انگلی سے چھوتا تھا تو وہ
دل میں اس کو چھوٹا کرنے کی نیت کر لیتا تھا۔ اس کے بغیر
کوئی شے اس کے چھونے سے چھوٹی نہیں ہو سکتی تھی مگر جب
وہ استاپا کے طلسم میں آ گیا اور اس کی گردن میں استاپا کے
حکم سے طلسمی کیل ٹھونک دی گئی تو تھیو سانگ کو اپنے اوپر
اختیار نہ رہا۔ اس کا ارادہ اس سے چھین لیا گیا اور وہ طلسم
کی وجہ سے استاپا کے اختیار اور اس کے ارادے کے ماتحت
ہو گیا چنانچہ تب وہ جس شے کو انگلی سے چھوتا تھا وہ چھوٹی ہو
جاتی تھی۔ لیکن اب اس کی گردن میں طلسمی کیل نہیں تھی۔ عنبر نے
وہ کیل نکال لی تھی۔ اس وجہ سے عنبر کا ارادہ اسے واپس
مل گیا تھا۔ اب جب اس نے استاپا کے حکم پر مٹی کے گولے
کو انگلی سے چھوا تو اس نے ارادہ باندھ لیا تھا کہ گولہ چھوٹا
نہیں ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چونکہ انگلی سے چھوتے وقت
تھیو سانگ کی نیت اور ارادہ اس میں شامل نہیں تھا اس
لئے مٹی کا گولا چھوٹا نہ ہوا۔ وہ ادب سے سر جھکا کر بولا۔

"میرے آقا! آپ نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرا طلسم اب کام نہیں کرتا"۔

استاپا گورو کے تو سارے خواب جیسے دھڑام سے گر پڑے۔ اس نے سٹ پٹا کر کہا۔

"کیا اس کا کوئی علاج نہیں ہے کہ تمہاری طاقت واپس آجائے؟

اب تھیو سانگ کو ایک داؤ لگانا تھا۔ وہ یہی داؤ لگانے وہاں آیا تھا۔ یہ داؤ اس کے حق میں بھی جا سکتا تھا اور پانسہ اس کے خلاف بھی پڑ سکتا تھا مگر تھیو سانگ کو یہ داؤ ہر حالت میں لگانا تھا۔ اس نے ادب سے کہا۔

"آقا! اس کا صرف ایک ہی علاج ہے اور میں اسی لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

استاپا گورو نے جلدی سے کہا۔

"فوراً بتاؤ وہ کیا علاج ہے؟

تھیو سانگ بولا۔

"مجھے عظیم سامری نے ایک بار کہا تھا کہ اگر کبھی تمہاری طاقت تمہارے پاس سے جاتی رہے تو تمہیں کسی ایسی عظیم روح کا کھوج لگانا ہوگا جو اس دنیا کی سب سے بڑی روح ہو اور تمام آسیبی روحوں کا بادشاہ ہو۔ اس بادشاہ روح کی یہ نشانی ہوگی کہ اس کے جسم پر بال ہی بال ہوں گے۔ پھر تمہیں اس بادشاہ

روح کی گردن کے پیچھے سے ایک سیاہ بال اپنے ہاتھ سے توڑ کر اپنی انگلی پر لپیٹ لینا ہوگا۔ اس کے ساتھ ہی تمہاری کھوئی ہوئی طاقت تمہیں مل جائے گی۔

استاپا گورو نے خوش ہو کر کہا۔

دنیا کی سب سے بڑی روح اور آسیبی روحوں کے بادشاہ تو ہم خود ہیں۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہوئی ہے۔ تم فوراً ہمارے پیچھے آکر ہماری گردن پر سے ایک بال توڑ کر انگلی پر لپیٹو۔ جلدی کرو۔

تھیو سانگ یہی چاہتا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ طلسمی انسان کی طرح قدم اٹھاتا استاپا کے پیچھے آگیا۔ استاپا کی حیوان نما موٹی گردن پر بال ہی بال تھے۔ تھیو سانگ نے جھک کر بالوں کو ادھر ادھر کیا۔ استاپا نے کہا۔

"بالوں کو ادھر ادھر کیوں ہٹا رہے ہو۔ فوراً ایک بال کیوں نہیں توڑ لیتے؟"

تھیو سانگ نے دل میں کہا۔

ابھی تمہیں مزا چکھاتا ہوں اور اوپر سے بڑے ادب سے بولا۔

"میرے آقا! میں سب سے لمبا بال ڈھونڈ رہا ہوں۔ بس یہ مل گیا۔

اس کے ساتھ ہی تھیو سانگ نے طلسمی کیل پوری طاقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سے استاپا گورو کی گردن میں گھسیڑ دی۔ کیل کا گردن میں گھسنا تھا کہ وہاں ایک زبردست زلزلہ سا آگیا۔ کمرہ ایک طرف کو ڈول کر پھر سیدھا ہو گیا۔ تھیو سانگ گر پڑا۔ استاپا کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی اور وہ گیند کی طرح راکھ میں سے اُچھل کر اوپر چھت سے ٹکرایا اور نیچے فرش پر گرتے ہی چار ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ ساتھ والے غاروں میں سے بد روحوں کی چیخیں بلند ہونے لگیں جیسے ان کو آگ لگ گئی ہو۔ تھیو سانگ نے استاپا کے چار ٹکڑوں کو دیکھا۔ یہ پتھر کے ٹکڑے تھے جن کا رنگ سیاہ تھا اور جو آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔ تھیو سانگ نے ان کو اپنے پاؤں سے مسل دیا۔ پتھر کے ٹکڑوں میں سے چیخ بلند ہوئی اور پھر وہ ریت کے ذرے بن کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زمین کے ساتھ مل گئے۔

تھیو سانگ نے استاپا کا ڈراؤنا طلسم ختم کر دیا تھا۔

وہ دوڑ کر غار میں سے باہر نکلا۔ باہر جو بد روح پہرہ دے رہی تھی اس کا جسم شعلوں میں تبدیل ہو کر سوکھی لکڑی کی طرح دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔ تھیو سانگ تیزی سے عنبر والے کمرے میں آگیا۔ تھیو سانگ کو دیکھتے ہی عنبر نے کہا۔

"ابھی ابھی زلزلہ آیا تھا"

تھیو سانگ نے کہا۔

"وہ استاپا بد روح کے آسیب کی شکست کا زلزلہ تھا۔ طلسمی کیل نے شاید اپنی زندگی کا پہلا نیک کام کیا ہے کہ استاپا کی گردن میں داخل ہو کر دنیا کو ایک بھیانک مصیبت سے نجات دلا دی ہے۔ اب آؤ یہاں سے نکل چلیں۔

عنبر اور تھیو سانگ مختلف راہ داریوں میں سے دوڑتے چلے گئے۔ انہیں جگہ جگہ بد روحیں جلتی تڑپتی نظر آئیں۔ کوئی شعلوں میں جل رہی تھی۔ کوئی جل کر راکھ ہو گئی تھی۔ زمین کو ابھی تک زلزلے کے ہلکے ہلکے جھٹکے لگ رہے تھے۔ عنبر نے کہا۔

"آسیب کا طلسم ختم ہو رہا ہے۔ یہ زلزلے کے جھٹکے اسی کے ہیں"

تھیو سانگ بولا۔

"اس خفیہ آسیبی جگہ کا ایک ہی باہر جانے والا راستہ ہے ادھر آؤ میرے ساتھ مجھے یقین ہے کہ میں ادھر ہی سے لایا گیا تھا۔

وہ ایک اندھیری غار میں سے بھاگتے ہوئے دوسری غار میں آئے تو یہاں زلزلے کے جھٹکے زیادہ شدید ہو گئے۔ اب انہیں دُور سے دن کی حسین روشنی نظر آئی۔

"عنبر! ادھر باہر کی وادی ہے"

اور وہ پوری رفتار سے دوڑتے ہوئے غار کے دہانے سے چھلانگیں لگا کر باہر نکل گئے۔ ان کے باہر نکلتے ہی ایک ہیبت ناک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

گڑگڑاہٹ کی آواز بلند ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ ایک پہاڑی بھیانک دھماکے کے ساتھ زمین کے اندر پوری کی پوری دھنس گئی اور وہاں ایک گہرا گڑھا پڑ گیا جس میں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ اس کے بعد وہاں موت ایسی خاموشی چھا گئی۔ تھیو سانگ نے لمبا سانس چھوڑتے ہوئے کہا۔

"خدا کا شکر ہے۔ اس بلا سے دنیا کو نجات مل گئی"

آؤ اب کیٹی کی خبر لیتے ہیں۔"

عنبر اور تھیو سانگ پہاڑی راستوں پر سے گزرتے سمندر کے کنارے آگئے۔ انہوں نے دیکھا کہ سمندر کے کنارے جو ویران مینار کھڑا تھا وہ بھی زلزلے کی وجہ سے گر کر تباہ ہو چکا تھا۔ شہر میں بھی ہلکا سا زلزلہ آیا تھا مگر کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوا تھا۔ دھوپ خوب نکلی ہوئی تھی۔ لوگ زلزلے کی وجہ سے تھوڑے سے پریشان ضرور تھے مگر شہر کا کاروبار اسی طرح چل رہا تھا۔

کیٹی کارواں سرائے کی کوٹھڑی میں بیٹھی عنبر کا انتظار کر رہی تھی کہ اچانک اسے عنبر کے ساتھ تھیو سانگ کی خوشبو بھی آنے لگی۔ وہ دوڑ کر کوٹھڑی کے باہر آئی تو دیکھا کہ سامنے عنبر کے ساتھ تھیو سانگ بھی آ رہا تھا۔

تھیو سانگ بھی کیٹی کو ایک عرصے کے بعد دیکھ رہا تھا۔ دونوں

کو ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوشی ہوئی۔ عنبر نے کہا۔

"کیٹی! تھیو سانگ لوگوں کو چھوٹا بنایا کرتا تھا وہاں تو اس نے مجھے بھی چھوٹا بنا دیا۔"

پھر عنبر نے کیٹی کو تھیو سانگ کی ساری بپتا سنائی۔ کیٹی نے بھی تھیو سانگ کو اپنی مکڑی بننے کی کہانی بیان کی اور کہا۔

"جب تمہیں وہ عقربہ لڑکی لے کر جنگل میں ناشپاتیاں لینے گئی تھی تو میں اس وقت عنبر کی جیب میں مکڑی بنی چیخ چیخ کر تمہیں خبردار کر رہی تھی مگر تم نے سنا ہی نہیں۔"

تھیو سانگ بولا۔

"مجھے تمہاری آواز ہی نہیں آ رہی تھی۔"

عنبر نے کہا۔

"میں خود کیٹی کی آواز نہیں سن رہا تھا۔ نہ اس کی زبان سمجھ رہا تھا حالانکہ یہ میری جیب میں تھی۔"

تھیو سانگ سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"سنا ہے کیٹی کہ تم بھی عنبر کے ساتھ بھکارن کا بھیس بدل کر بھیک مانگتی رہی ہو۔"

کیٹی نے ہنس کر کہا۔

"ایک بہن کو اپنے بھائی کے لیے بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ بہن بھائی کا رشتہ ہی ایسا ہے مجھے تو خوشی تھی کہ میں اپنے بھائی کے لئے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بھکارن بنی ہوں۔"

تھیو سانگ نے کیٹی کے سر پہ ہاتھ رکھ کر کہا۔

"میری پیاری بہن! میں تمہاری محبت اور خلوص کو بھلا کبھی بھلا سکتا ہوں۔"

پھر انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب انہیں ماریا اور ناگ کی تلاش میں نکلنا چاہیئے۔

عنبر بولا۔

"ہمیں پہلے ناگ کا کھوج لگانا ہوگا۔ کیونکہ ناگ کے بارے میں ہمیں بزرگ سانپ نے ایک سراغ بتا دیا ہے کہ وہ کہاں ہوگا۔

تھیو سانگ نے پوچھا۔

"ناگ کی آواز کیا آئی تھی؟ وہ کیا کہہ رہا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

ناگ کی آواز آئی تھی کہ پاتال۔ پاتال میں جا رہا ہوں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ ادھر مت آنا۔ میری تلاش چھوڑ دو۔ ادھر مت آنا۔ ادھر مت آنا۔

"اور بزرگ سانپ نے کیا کہا تھا؟ کیٹی نے پوچھا۔

عنبر بولا۔

بزرگ سانپ نے کہا تھا کہ پاتال میں آگ ہی آگ ہے پگھلا ہوا لاوا ہے۔ وہاں جو جائے گا بھاپ بن کر اڑ جائے گا۔"

تھیو سانگ نے سوال کیا۔

"بزرگ سانپ نے پاتال کا پتہ کیا بتایا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

"اس نے کہا تھا کہ پاتال زمین کے نیچے اُس کی آخری منزل میں ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی بھی راستے میں ہی بھاپ بن جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں لاوا پگھل رہا ہے اور سخت گرمی ہے۔"

"مگر یہ جگہ ہے کہاں بھائی؟" تھیو سانگ نے کہا۔

عنبر بولا۔

"بزرگ سانپ نے کہا تھا کہ لنکا کے سمندر میں جہاں ملک ہندوستان کے دونوں ساحل تکون کی شکل میں ملتے ہیں۔ وہاں تکون کے پاس راون کا تخت بنا ہوا ہے۔ یہ پتھروں کی چٹانیں ہیں جو ایک تخت کی طرح لگتی ہیں۔ پاتال کو راستہ ان چٹانوں کے بیچ میں سے ہو کر جاتا ہے۔"

تھیو سانگ خاموش ہو گیا۔ کیٹی نے کہا۔

"ہم وہاں ضرور جائیں گے خواہ اس کے لئے ہمیں کتنی ہی مشکلات کیوں نہ اٹھانی پڑیں۔"

عنبر بولا۔

"تم تو آگ کے قریب نہیں جا سکتیں کیٹی۔ کیونکہ آگ نہیں زندہ نہیں چھوڑے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے سر جھٹک کر کہا۔

"ناگ بھیا کے لئے میں اپنی جان کی بازی بھی لگا سکتی ہوں۔"

تھیو سانگ بولا۔

ارے بھائی اطمینان سے کام لو۔ ہم سب اکٹھے ہی ناگ کی تلاش میں نکلیں گے۔ کیٹی بھی ہمارے ساتھ ہی جائے گی۔"

عنبر نے کہا۔

اس کے لیے ہمیں کوئی ایسا منتر کوئی ایسی جڑی بوٹی تلاش کرنی ہو گی جو کیٹی کو آگ کے شعلوں سے محفوظ رکھے۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"بھائی جڑی بوٹیوں کے تم ہی ماہر ہو۔ کیا ایسی کوئی بوٹی ہوتی ہے جس کے جسم پر مل لینے سے جسم پر آگ اثر نہ کرے؟

عنبر بولا۔

زمین پر قدرت نے ایسی ایسی بوٹیاں اگائی ہیں کہ انسان جب ان کے اثر کو دیکھتا ہے تو دنگ رہ جاتا ہے۔ ابھی لاکھوں ایسی جڑی بوٹیاں ہیں جن کا انسان کو پتہ ہی نہیں چلا۔ مصر کی ایک قدیم کتاب میں درج ہے کہ افریقہ کے جنگل میں ایک ایسی بوٹی پائی جاتی ہے کہ اگر عورت کو اس کا عرق پلا دیا جائے تو وہ مرد بن جاتی ہے۔"

کیٹی نے قہقہہ لگا کر کہا۔

خدا کے لیے کبھی غلطی سے مجھے یہ بوٹی مت پلا دینا۔ میں مرد نہیں بننا چاہتی۔"

تھیو سانگ بھی ہنسنے لگا۔ عنبر بولا۔

کیٹی بہن تم فکر نہ کرو۔ یہ بوٹی آج تک کسی انسان کے ہاتھ نہیں لگی۔

کیٹی نے کہا۔

"عنبر بھیا! تم کوئی ایسی بوٹی تلاش کرو کہ جس سے مجھ پر پاتال کی آگ بھی اثر نہ کرے تاکہ میں بھی تمہارے ساتھ پاتال میں ناگ کی تلاش میں جا سکوں۔"

عنبر بولا؛

"میرا خیال ہے کہ اس قسم کی ایک بوٹی ہوتی ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس بوٹی کے اوپر نیلے رنگ کے پھول کی تین پتیاں کھلی ہوتی ہیں اور یہ ہندوستان کے جنوبی جنگلوں کی چٹانوں سے چمٹی ہوئی ملتی ہے۔

تھیو سانگ کہنے لگا۔

ہم جنوبی ہند کی طرف ہی جا رہے ہیں۔ ان جنگلوں سے ہی گزریں گے۔ خدا کرے کہ وہاں ہمیں یہ بوٹی مل جائے۔"

عنبر نے کہا کہ مجھے یقین ہے یہ بوٹی ہمیں جنوبی ہند کے جنگلوں میں ضرور مل جائے گی۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے قافلے کے ساتھ جنوبی ہند کی جانب کوچ کر جانا چاہیئے ہم ناگ کو پاتال مین اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔"

شام کو انہیں پتہ چلا کہ ایک قافلہ دو روز بعد جنوبی ہندوستان کی طرف جانے والا ہے۔ انہوں نے تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں بس یہی تھیں کہ تھیو سانگ عنبر اور کیٹی، تینوں نے بازار سے نئے کپڑے خرید کر پہنے نئے جوتے بھی پہن لئے۔ سونے کے سکوں کو ایک ہتھیلی میں باندھ کر ساتھ رکھ لیا اور اب قافلے کے چلنے کا انتظار کرنے لگے۔

آخر وہ دن بھی آگیا کہ عنبر تھیو سانگ اور کیٹی قافلے کے ساتھ شامل ہو کر جنوبی ہند کی طرف روانہ ہو گئے۔ کالی کٹ سے جنوبی ہندوستان کے ساحل کی تکون کافی دُور تھی۔ قافلے نے راستے میں چھ دن لگا دیئے۔ دن کو قافلہ سفر کرتا تھا اور رات کو آرام۔

یونہی سفر کرتے کرتے آخر یہ قافلہ ہندوستان کی جنوبی تکون کے ایک چھوٹے سے سمندری شہر دھنش کوڈی پہنچ گیا۔ یہاں ناریل کے درخت تھے اور سمندر کے کنارے والے علاقے میں دُور تک ریت بکھری ہوئی تھی۔ مکانوں کی چھتیں ڈھلانی تھیں اور جھونپڑیاں لوگوں نے ناریل کے چھپر ڈال کر بنائی ہوئی تھیں۔ لوگوں کے قد چھوٹے رنگ کالے اور بال سیاہ تھے۔ عورتیں ساڑھیاں پہنتی تھیں اور عورتوں کے علاوہ مرد بھی ماتھے پر تلک لگاتے تھے۔

یہاں کوئی سرائے نہیں تھی۔

عنبر تھیو سانگ اور کیٹی قافلے کے ساتھ جہاں اترے وہ ایک میدان سا تھا۔ جہاں صرف دو ایک جھونپڑیاں بنی ہوئی تھیں جن میں سرائے کا مالک اور اس کے بچے رہتے تھے۔ عنبر بولا۔

"بھائی یہاں کوئی سرائے نظر نہیں آتی۔ ہمیں دو جھونپڑیاں کرائے پر لینے کی کوشش کرنی چاہیئے۔"

عنبر نے سرائے کے مالک سے بات کی اور اسے سونے کا ایک سکہ دیا تو وہ تو عنبر کیٹی اور تھیو سانگ کے آگے بچھ گیا۔ سونے کا سکہ اسے آج تک کسی نے نہیں دیا تھا۔ اس نے فوراً اپنی دونوں جھونپڑیاں خالی کر دیں اور ہاتھ باندھ کر کہا۔

"مہاراج! آپ ان جھونپڑیوں میں رہیں میں بچوں کو لے کر سامنے والی دوسری جھونپڑی میں چلا جاتا ہوں۔"

تھیو سانگ نے اسے منع بھی کیا کہ وہ اپنے بچوں کو تکلیف نہ دے مگر وہ بالکل نہ مانا۔ کیٹی اور عنبر اور تھیو سانگ نے ان جھونپڑیوں میں ٹھکانہ بنا لیا۔ انہیں دوسرے روز ہی معلوم ہو گیا کہ اس علاقے میں ایک ایسا چھوٹا مندر بھی ہے جہاں لوگ سانپ دیو کی پوجا کرتے ہیں۔

تھیو سانگ نے مشورہ دیا کہ اگر یہاں سانپ دیو کی پوجا ہوتی ہے تو کیوں نہ اس سانپ سے بھی ناگ کے بارے میں پوچھا جائے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہو سکتا ہے اسے ناگ کے بارے میں کچھ علم ہو۔ کیٹی نے کہا۔

اس میں حرج تو کوئی نہیں۔ ضرور پتہ کر لینا چاہیئے تمہارا کیا خیال ہے عنبر؟"

عنبر بولا۔

جیسا کہ بزرگ سانپ بلکہ خود ناگ نے اپنی آواز میں کہا تھا ناگ اس وقت زمین کے اندر پاتال میں ہے جہاں سے کسی شے کی خوشبو یا بو باہر نہیں نکل سکتی۔ ایسی صورت میں سانپ دیو یا کوئی بھی سانپ شاید ناگ کے بارے میں کچھ نہ بتا سکے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"وہ آخر پوچھ لینے میں کیا حرج ہے۔ چلو اس مندر کی طرف چلتے ہیں جہاں سانپ دیو کی پوجا ہوتی ہے"

وہ تینوں جھونپڑیوں سے نکل کر بازار میں آ گئے۔ یہاں انہیں ایک آدمی نے بتایا کہ سانپ دیو کا مندر ناریل کے درخت کے نیچے سڑک کے پار ہے۔ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ ناریل کے درختوں میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک پتھر کا اونچا بڑا سا چبوترہ ہے جس کے اوپر تکونا مندر بنا ہوا ہے۔ عورتیں اور مرد تھالیوں میں دودھ مٹھائی اور ناریل رکھے مندر میں جا رہے ہیں۔

سانپ دیو کا پجاری

عنبر نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ تم لوگ یہاں ٹھہرو۔ میں مندر میں جا کر سانپ دیو سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ کیونکہ میں سانپوں کی زبان تم دونوں سے زیادہ سمجھتا ہوں کیونکہ ناگ کی دوستی میرے ساتھ بہت پرانی ہے۔

تھیوسانگ بولا۔

"ہاں بھئی یہ تو تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب خیال آیا کہ تمہاری اور ناگ کی دوستی سچ مچ بہت ہی پرانی ہے۔

کیٹی کہنے لگی۔

"ہماری دوستی بھی کوئی نئی نہیں ہے۔ سینکڑوں برس تو گزر ہی گئے ہوں گے"

تھیوسانگ نے کہا۔

اچھا عنبر بھائی! تم مندر میں جاؤ۔ ہم اس جگہ درختوں کے نیچے بیٹھے ہیں"

عنبر مندر کی طرف بڑھا۔ چبوترے کی سیڑھیاں چڑھ کر وہ مندر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے اندر داخل ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ اندر ایک کمرہ ہے جس کی سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک سنگ مرمر کے چھوٹے سے چبوترے پر ایک سیاہ رنگ کا بڑا کوبرا زندہ سانپ اپنا پھن اٹھائے کنڈلی مار کر بیٹھا ہے۔ سامنے فرش پر مندر کا پجاری بیٹھا اشلوک پڑھ رہا ہے۔ مرد اور عورتیں آتی ہیں۔ دودھ کا کٹورا مٹھائی اور ناریل پجاری کے سامنے بڑے تھال میں رکھتی ہیں۔ پجاری ان کے ماتھے پر ٹیکا لگاتا ہے۔ مرد اور عورتیں سانپ کو جھک کر ماتھا ٹیکتی ہیں اور واپس چلی جاتی ہیں۔ عنبر خاموشی سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ پجاری کی اس پر نظر پڑی تو وہ دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ کیسا پوجا کرنے والا ہے کہ جس کے پاس نہ مٹھائی ہے نہ دودھ کا کٹورا اور نہ ناریل ہے۔ اس نے عنبر کو آواز دے کر کہا۔

"تم ادھر کیا کرنے آئے ہو۔ باہر جاؤ۔"

عنبر بولا۔

میں تمہارے سانپ دیو کی پوجا کرنے نہیں آیا بلکہ اس سے ملاقات کرنے آیا ہوں۔

پجاری کو سخت غصہ آیا کہ یہ کون ہوتا اس کے سانپ دیو کی توہین کرنے والا۔ اتفاق سے اس وقت وہاں اور کوئی مرد یا عورت نہیں تھی۔ پجاری نے تلخی کے ساتھ عنبر کو ڈانٹا اور کہا۔

"خبردار! اگر سانپ دیو کی شان کے خلاف زبان سے کوئی لفظ

نکالا تو وہ تمہیں ابھی ڈس دے گا اور تم تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے۔"

عنبر پجاری کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور بولا۔"

"پجاری جی! آج تو میں آپ کے سانپ دیو سے ملاقات کر کے ہی جاؤں گا۔ اس کی پوجا تم کرو۔ میں تو صرف ایک خدا کی پوجا کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

پجاری نے سانپ دیو کی طرف دیکھ کر ہاتھ جوڑے اور کہا۔

"سانپ دیوتا! اس گستاخ کو اس گستاخی کی سزا دے۔ اس نے تمہاری شان کی توہین کی ہے۔

عنبر تھیو سانگ کیٹی اور ماریا کے جسموں سے ناگ دیوتا کی بہت مدہم خوشبو آیا کرتی تھی۔ یہ خوشبو صرف وہی سانپ محسوس کر سکتا تھا جو ان کے بہت ہی قریب ہو۔ عنبر اس وقت بھی چبوترے والے سانپ دیو سے کوئی دس فٹ کے فاصلے پر بیٹھا تھا۔ پجاری کی آواز بھلا سانپ کہاں سمجھ سکتا تھا۔ سانپ کی زبان میں تو صرف عنبر ہی بات کر سکتا ہے۔ عنبر نے پجاری سے کہا۔

مہاراج! سانپ دیوتا تمہاری زبان نہیں سمجھتا۔ وہ صرف میری زبان سمجھتا ہے۔ دیکھو۔ اب میں تمہارے سانپ دیوتا سے بات کرنے لگا ہوں۔ اگر میں نے تمہاری اس سے شکایت لگا دی تو یاد رکھو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

پجاری تو غصے سے کانپنے لگا۔ وہ عنبر کو پکڑ کر باہر نکالنے کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لئے اٹھا ہی کہ عنبر نے اپنے منہ سے سیٹی کی ایک پراسرار سی آواز نکالی یہ سانپ کی زبان تھی۔ اس نے سانپ دیو سے کہا۔

"میں ناگ دیو کا بھائی ہوں۔ یہ پجاری مجھے تم سے بات نہیں کرنے دیتا۔"

پجاری کا ہاتھ عنبر پر اٹھا ہی تھا کہ سانپ دیو کے منہ سے ایک بھیانک پھنکار کی آواز نکلی جس سے پجاری وہیں جم کر رہ گیا۔ سانپ دیو نے اپنا پھن پجاری کی طرف بڑھایا تو پجاری دہم سے زمین پر گر پڑا اور سجدہ کرتے ہوئے بولا۔

"سانپ دیو! مجھے شما کردو۔ مجھے معاف کردو۔"

سانپ دیو نے عنبر سے سانپ ہی کی زبان میں کہا۔

"ناگ دیوتا کے بھائی کو میرا اسلام پہنچے۔ اس پجاری کو معاف کردو۔ یہ جاہل لوگ ہیں جو ایک خدا کو چھوڑ کر ہماری پوجا کرتے ہیں اس کی پرستش نہیں کرتے جس نے سانپوں کو بنایا ہے اور جس کے قبضے میں سانپوں کی جان ہے۔ اے ناگ دیوتا کے بھائی۔ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

پجاری سہما ہوا ایک طرف بیٹھا سن رہا تھا کہ سانپ دیو اور عنبر کے ہونٹوں سے ہلکی ہلکی سیٹیوں کی آوازیں نکل رہی ہیں۔ وہ یہی سمجھا کہ یہ کوئی سانپوں کا جادوگر ہے اور سانپ دیو پر جادو کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بہرحال وہ بہت ڈر گیا تھا اور ویسے ہی کونے میں سمٹا بیٹھا

تھا۔ اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی کہ وہاں سے اٹھ کر بھاگ جائے۔ عنبر نے کہا۔

"سانپ دیو! ناگ دیو اپنے دشمن کی سازش میں پھنس کر پاتال میں چلا گیا ہے۔ ہم اس کی تلاش میں آئے ہیں۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ناگ دیوتا پاتال میں ہے یا نہیں؟"

سانپ دیو نے اپنا پھن نیچے کر کے زمین کے ساتھ لگا دیا۔ پھر پھن اوپر اٹھا کر بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! مجھے زمین کے اندر پاتال میں سے ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں آ رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کے نیچے پاتال میں آگ ہی آگ ہے۔ وہاں سے مجھے مختلف گیسوں کی بو ہی آ رہی ہے۔ ان میں ناگ دیوتا کی خوشبو نہیں ہے۔"

عنبر نے کہا۔

"اچھا سانپ دیو! تمہارا بہت بہت شکریہ!"

سانپ دیو بولا۔

"مجھے ناگ دیوتا کی گمشدگی کا سن کر بڑی حیرانی اور صدمہ ہوا ہے۔ دیوتا دیوتا آپس میں جنگ کر لیا کرتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ مگر ناگ دیوتا ہمارا ہے۔ اس پر کوئی مشکل آ جائے گی تو ہمیں دکھ ہو گا۔ میں اگر ناگ دیوتا کے کسی کام آ سکوں تو مجھے بے حد خوشی ہو گی۔ تم لوگ مجھ سے ملتے رہنا۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

ضرور ملتے رہیں گے۔ میرے ساتھ ناگ دیوتا کا دوسرا بھائی تھیو سانگ اور بہن کیٹی بھی ہے۔ میرا نام عنبر ہے۔

سانپ دیو بولا۔

"تم میرے اتنے قریب ہو عنبر بھائی کہ مجھے تمہارے جسم میں سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو آنے لگی ہے۔ تھیو سانگ اور کیٹی دور ہیں اس لیے ان کی خوشبو نہیں آرہی"

عنبر نے کہا۔

ہو سکتا ہے وہ بھی تمہیں ملنے آئیں۔ بہر حال ہم دو ایک روز میں ناگ کی تلاش میں پاتال میں اترنے والے ہیں

سانپ دیو نے گھبرا کر کہا۔

"پاتال میں تم لوگ کیسے اترو گے؟ وہاں تو اتنی زبردست آگ ہے کہ کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا۔

عنبر بولا۔

میں کسی ایسی بوٹی کی تلاش میں ہوں جیسے ہم اپنی بہن کیٹی کے جسم پر مل دیں۔ پھر اس پر کوئی آگ اثر نہیں کر سکے گی۔ مجھ پر اور تھیو سانگ پر تو آگ کا پہلے ہی اثر نہیں ہوتا بس ہمیں اپنی بہن کیٹی کی فکر ہے۔ کیونکہ وہ ہمارے ساتھ جانے پر زبردست اصرار کر رہی ہے۔

سانپ دیو کچھ سوچنے کے بعد بولا۔

عنبر بھائی! تم آج رات جب مندر کے سارے لوگ اور پجاری چلے جائیں تو یہاں آنا میں تمہیں آگ سے بچنے کا ایک طریقہ بتاؤں گا۔

عنبر بڑا خوش ہوا اور رات کو آنے کا وعدہ کر کے مندر سے جانے لگا۔ تو پجاری ایک طرف کھڑا تھا۔ اس نے کہا۔

"تم۔ تم جادوگر ہو۔ ہمارے سانپ دیو پر جادو کر کے اسے چرا کر لے جانا چاہتے ہو۔ میں سارے لوگوں کو یہ بتا دوں گا۔ وہ تمہیں اس شہر سے نکال دیں گے۔

عنبر ہنس کر بولا۔

"پجاری جی! کہیں تمہیں اس شہر سے نہ نکلنا پڑ جائے۔ اچھا۔ پھر ملاقات ہوگی۔ میں نے تمہارے سانپ دیو سے تمہاری شکایت لگا دی تھی۔ اگر تم نے کوئی ایسی ویسی حرکت کی تو وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

یہ کہہ کر عنبر ہنستا ہوا واپس کیٹی تھیو سانگ کی طرف روانہ ہو گیا۔ پجاری کو اب بھی یہی خیال تھا کہ یہ شخص جادوگر ہے اور اس کے سانپ دیو کو چرا کر لے جانے کی فکر میں ہے۔ اگر سانپ دیو چوری ہو گیا تو میں تو بھوکا مر جاؤں گا۔ پجاری نے سوچا اور ایک چھوٹے لڑکے کو عنبر کا تعاقب کرنے کے لیے اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے پیچھے لگا دیا کہ وہ پتہ کرے یہ شخص کہاں رہتا ہے۔ یہ لڑکا کچھ فاصلہ رکھ کر عنبر کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ عنبر واپس سرائے کے میدان والی جھونپڑی میں آگیا جہاں مھتیو سانگ اور کیٹی اس کا بے صبری سے انتظار کر رہے تھے۔ عنبر نے وہ ساری بات چیت انہیں بتا دی جو اس کے اور سانپ دیو کے درمیان ہوئی تھی۔ کیٹی کہنے لگی۔

"کہیں مندر کا پجاری کوئی شرارت نہ کرے۔"

عنبر بولا۔

"اس سے کیا ہوتا ہے۔ سانپ دیو اس کی خبر لینے کے لیے کافی ہے۔"

مھتیو سانگ نے کہا۔

"لیکن ایک بات ہے۔ یہ پجاری ہمیں جادوگر بتا کر لوگوں کو ہمارے خلاف کر سکتا ہے۔ وہ لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکائے گا کہ ہم ان کے سانپ دیو کو چرانے آئے ہیں اور اس پر جادو کر رہے ہیں۔"

عنبر بولا۔

"دیکھا جائے گا۔ پہلے آج رات میں سانپ دیو کے پاس جا کر وہ ترکیب تو معلوم کروں جس کی مدد سے کیٹی اور تم دونوں آگ سے محفوظ ہو سکتے ہو۔"

کیٹی کہنے لگی۔

"جب تک مندر کا سانپ دیو ہمارے ساتھ ہے پجاری اور یہاں کے لوگ ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتے۔"

دوسری طرف جاسوس لڑکے نے واپس جا کر پجاری کو بتایا کہ جس آدمی کے پیچھے اسے لگایا گیا تھا وہ سرائے کے میدان کی ایک جھونپڑی میں رہتا ہے اور اس کے ساتھ ایک دوسرا آدمی اور ایک نوجوان لڑکی بھی ہے۔ پجاری نے بھنوئیں چڑھاتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔

"ہوں۔ تو یہ پوری ٹولی جادوگروں کی یہاں آگئی ہے۔ کوئی بات نہیں۔ میں ان کا پورا بندوبست کرتا ہوں۔"

پجاری مندر سے نکل کر سیدھا شہر کے مکھیا کے پاس گیا اور اسے بتایا کہ جادوگروں کی ایک ٹولی ہمارے سانپ دیو کو اغوا کرنے یہاں آئی ہوئی ہے اور سرائے والی جھونپڑی میں ٹھہری ہے۔ مکھیا کو بڑی تشویش ہوئی۔ اس نے فوراً لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پنچایت بلائی اور وہاں سب نے یہی فیصلہ کیا کہ چونکہ یہ لوگ جادوگر ہیں اس لئے ان کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کسی جادوگر کی خدمات حاصل کی جائیں۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے جادو سے گھروں کو آگ لگا دیں۔ اس علاقے میں پنگل نام کا ایک کالا کلوٹا مدراسی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہتا تھا۔ اسے تھوڑا بہت جادو آتا تھا مگر وہ گاؤں اور شہر کے لوگوں کے سامنے ایسی پھڑیں مارتا تھا جیسے کہ سارا جادو اُسی کے پاس ہے۔ جب مکھیا نے اسے کہا کہ جو تین جادوگر وہاں آئے ہوئے ہیں ان کے خلاف کوئی کاروائی کرے تو وہ سینہ تان کر بولا۔

"مکھیا! ابھی ان کی خبر لیتا ہوں۔ میرے جادو کے سامنے تو سامری جادوگر بھی نہیں ٹھہر سکتا۔"

اس جادوگر پنگل کا خیال تھا کہ یہ جو باہر سے تین جادوگر یعنی عنبر تھیوسانگ اور کیٹی آئے ہیں۔ معمولی قسم کے چور یا ٹھگ ہوں گے۔ چنانچہ اس نے مکھیا سے کہا۔

"میں آج ہی ان کے خلاف اپنی جادو شروع کرتا ہوں۔"

ادھر جب رات گہری ہو گئی تو عنبر سانپ دیو سے ملنے مندر کی طرف چل پڑا۔ اس وقت مندر میں سناٹا چھایا تھا۔ مندر کا دروازہ بند تھا۔ اور تالا لگا ہوا تھا۔ مگر پجاری نے ایک خاص پہرے دار کو وہاں مقرر کر رکھا تھا کہ اگر کوئی آدمی رات کو مندر میں داخل ہونے کی کوشش کرے تو اسے فوراً بلا لیا جائے۔ پجاری کا مکان پاس ہی تھا۔

عنبر جب مندر کے دروازے پر آیا تو اس نے دیکھا کہ تالا لگا ہوا ہے۔ پہلے تو اسے خیال آیا کہ تالا توڑ کر اندر جائے۔

پھر سوچا کہ خوامخواہ تالا توڑنے کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ یہاں کھڑے ہو کر بھی اندر موجود سانپ دیو سے بات چیت کر سکتا ہے۔ عنبر نے سانپ کی آواز میں سانپ دیو کو کہا کہ میں آگیا ہوں۔ مندر کی بند کوٹھڑی میں سے سانپ دیو نے جواب دیا۔

"عنبر بھائی! اندر آجاؤ۔ تم تالے کو الگ کر سکتے ہو۔ میں تمہاری طاقت سے واقف ہوں۔"

عنبر نے تالا توڑنے کی بجائے جس کنڈی کے ساتھ تالا لگا تھا اسے ہی اکھاڑ دیا تاکہ واپس جاتے ہوئے کنڈی کو دوبارہ کیواڑ میں لگا دے۔ پہرے دار جاسوس ایک طرف کھڑا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ اس نے ایک آدمی کو تالا کھول کر مندر میں جاتے دیکھا تو فوراً پجاری کو خبر کرنے اس کے گھر کی طرف دوڑا۔ عنبر نے مندر میں جاتے ہی سانپ دیو کو سلام کیا اور کہا۔

"میرے دوست سانپ دیو! میں تم سے وہ ترکیب معلوم کرنے آیا ہوں جو میرے ساتھیوں کو پاتال کی آگ سے بچا سکتی ہے۔"

سانپ دیو بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! آج سے ٹھیک تین دن کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بعد پورے چاند کی رات ہوگی۔ اس رات تم سمندر کے کنارے اس مقام پر پہنچ جانا جہاں اس ملک کے دونوں یعنی مغربی اور مشرقی کنارے ایک تکون بناتے ہوئے مل جاتے ہیں۔ وہاں آدھی رات کے بعد تمہاری بُو پا کر ایک سفید سانپ سمندر میں سے نکلے گا۔ وہ تمہیں وہ ترکیب بتائے گا جو تمہاری بہن کیٹی اور بھائی آگ سے محفوظ رکھ سکے گی۔

عنبر نے سوال کیا۔

"کیا میں وہاں اکیلا جاؤں یا اپنے ساتھ کیٹی اور تھیو سانگ کو بھی ساتھ لے جاؤں؟"

سانپ دیو بولا۔

"نہیں عنبر۔ وہاں تم اکیلے ہی جانا۔"

عنبر نے سانپ دیو کا شکریہ ادا کیا اور کوٹھڑی سے نکل آیا۔ باہر آ کر اس نے کنڈی کو پھر سے کیواڑ میں لگا دیا اور واپس اپنی سرائے والی جھونپڑی کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت پجاری اور پہرے دار ایک درخت کے پیچھے چھپے اسے دیکھ رہے تھے۔

پجاری غصے سے بولا۔

"یہ جادوگر سانپ دیو پر کوئی جادو کرنے آیا تھا۔ میں ابھی جا کر مکھیا کو خبر کرتا ہوں۔"

پجاری رات کے اندھیرے میں ہی مکھیا کے مکان پر گیا۔

اسے جگا کر سارے حالات بتائے۔ مکھیا بھی پریشان ہوا۔ کیونکہ سانپ دیو ان کا مقدس دیوتا سانپ تھا اور وہ اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس نے کہا۔

"چلو۔ پنگل جادوگر کے پاس چلتے ہیں۔"

پنگل جادوگر اپنی جھونپڑی میں مزے سے سو رہا تھا۔ مکھیا اور پجاری نے اسے جگا کر ساری کہانی سنائی۔ پنگل جادوگر گردن اکڑا کر بولا۔

"ابھی میں اسے اپنے جادو سے بھسم کئے دیتا ہوں۔ چلو اس جادوگر کی جھونپڑی کے پاس لے چلو۔"

پنگل جادوگر نے اپنا جادوگری کا سامان یعنی انسانی کھوپڑی اور چار ہڈیاں تھیلے میں ڈالیں اور پجاری اور مکھیا کے ساتھ عنبر کی جھونپڑی کی طرف چل دیا۔ اس وقت عنبر جھونپڑی میں بیٹھا کیٹی اور تھیو سانگ کو سانپ دیو سے ہوئی بات چیت سنا رہا تھا۔ اتنے میں باہر سے پنگل جادوگر کی آواز سنائی دی۔

"باہر نکل آؤ جھوٹے جادوگر۔ میں تمہاری خبر لینے آگیا ہوں۔"

عنبر کیٹی اور تھیو سانگ باہر نکل آئے۔ جھونپڑی کے باہر ایک لالٹین روشن تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک ناٹے قد کا کالا کلوٹا آدمی ایک ہاتھ میں انسانی کھوپڑی اور دوسرے ہاتھ میں بازوؤں کی ہڈیاں پکڑے ایک پاؤں آگے کئے کھڑا ہے جیسے یہ ہڈیاں عنبر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پر پھینکنے والا ہو۔ عنبر نے پوچھا۔

"بھائی کیا بات ہے؟"

پجاری اور مکھیا جادوگر پنگل کے پیچھے کھڑے تھے۔ پجاری نے کہا۔

"تم جادوگر ہو اور ہمارے سانپ دیو کو جادو کے زور سے اغوا کرنے آئے ہو۔"

مکھیا بولا۔

تمہارے لیے یہی بہتر ہے کہ اسی وقت یہ علاقہ چھوڑ کر چلے جاؤ۔ نہیں تو ہمارا جادوگر پنگل تمہیں جلا کر بھسم کر ڈالے گا۔

پنگل جادوگر نے سینے پر ہاتھ مار کر کہا۔

"ہاں۔ اگر جان پیاری ہے تو ابھی یہاں سے بھاگ جاؤ میں پنگل جادوگر ہوں۔ میرے جادو کا توڑ کسی کے پاس نہیں ہے۔"

تھیو سانگ نے عنبر کے کان میں کہا:

"ان لوگوں سے خوامخواہ لڑائی مول لینے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ بہتر یہی ہے کہ ہم یہاں سے کسی دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔"

کیٹی نے بھی کہا کہ ہو سکتا ہے اس شخص کا جادو ہم پر اثر کر جائے۔ عنبر نے انہیں چپ کراتے ہوئے کہا۔ "تم خاموش رہو

میں ان کی ابھی خبر لیتا ہوں۔

عنبر نے بلند آواز میں پنگل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

پنگل! ہم جادوگر نہیں ہیں۔ سانپ دیو ہمارا دوست ہے ہم اس سے ملنے یہاں آئے ہیں۔ ہماری نیت صاف ہے۔ ہم تمہارے سانپ دیو کو اپنے ساتھ لے جانے نہیں آئے۔"

پجاری تنک کر بولا۔

یہ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ ہمارے سانپ دیو کو چرانے آیا ہے۔ پنگل! ان پر اپنا جادو شروع کرو۔ یہ ہمارے دیوتا کے دشمن ہیں۔

پنگل نے ایک منتر پڑھ کر انسانی کھوپڑی عنبر کے سامنے پھینک دی۔ اس کھوپڑی کے اندر ایک سانپ تھا جو کھوپڑی کے گرتے ہی باہر نکل آیا اور پھن اٹھا کر پھنکارتا ہوا عنبر کی طرف لپکا۔ پجاری اور مکھیا ڈر کر پنگل جادوگر کے پیچھے ہو گئے۔ عنبر نے کہا۔

"تمہارے اس جادوگر کا توڑ میرے پاس موجود ہے پنگل!

اور یہ کہہ کر اس نے سانپ کی زبان میں پھن اٹھائے اس کی طرف بڑھتے ہوئے سانپ سے کہا۔

"مجھے ڈسنے کی حماقت نہ کرنا سانپ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ تمہارے زہر کا اثر ہم تینوں میں سے کسی پر نہیں ہو گا۔ دوسری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بات یہ ہے کہ ہم ناگ دیوتا کے بہن بھائی ہیں۔

اتنا سننا تھا کہ سانپ کا پھن نیچے ہو گیا۔ اس نے ادب سے سلام کیا اور سانپ کی زبان میں کہا۔

"میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ مجھے ناگ دیوتا کی خوشبو کہاں سے آ رہی ہے۔ عظیم ناگ دیوتا کے بھائی! میرے لیے کیا حکم ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"اس پنگل کی خبر لو جس نے تمہیں مجھے ہلاک کرنے کے لئے مجھ پر پھینکا تھا۔

سانپ وہیں واپس مڑا اور ایک پھنکار مار کر پنگل کی طرف لپکا۔ پنگل ایک چیخ مار کر اُٹھ بھاگا۔ پجاری اور مکھیا اسے آوازیں دیتے رہ گئے۔ سانپ کو عنبر نے حکم دیا کہ ان دونوں کو بھی ذرا ڈراؤ۔ انہیں ہلاک مت کرنا۔ سانپ نے پھنکار ماری اور مکھیا اور پجاری پر حملہ کر دیا۔ یہ حملہ ایسا تھا کہ سانپ نے انہیں ڈسا نہیں مگر ان کے ٹخنوں پر منہ مارا۔ مکھیا اور پجاری تو دم دبا کر شور مچاتے چیختے ہوئے وہاں سے فرار ہو گئے۔

تھیو سانگ کیٹی اور عنبر ہنسنے لگے۔ اتنے میں سامنے والی جھونپڑی سے سرائے کا مالک اور اس کی جوان بیٹی کملا باہر نکل آئی۔ سرائے کے مالک نے پوچھا۔

عنبر بیٹا! کیا بات ہے۔ یہ شور کیسا تھا؟

عنبر نے کہا۔

"یہاں ایک سانپ آ گیا تھا۔ کوئی شخص کھوپڑی بھی پھینک گیا ہے۔ لگتا ہے اس کھوپڑی میں سانپ تھا۔ سرائے کا مالک اور کملا سانپ کا سُن کر ڈر سے گئے۔ عنبر نے کہا۔

"آپ آرام کریں۔ سانپ چلا گیا ہے۔ اب نہیں آئیگا۔

عنبر نے انسانی کھوپڑی اٹھا کر دور پھینک دی۔ سرائے کا مالک اور اس کی لڑکی سہمے ہوئے سے اپنی جھونپڑی میں واپس چلے گئے۔ عنبر کیٹی اور تھیو سانگ بھی اپنی جھونپڑی میں آ گئے۔ باقی رات وہ یہی سوچتے رہے کہ کیا ان کا یہاں رہنا ٹھیک ہو گا یا انہیں دوسری جگہ چلے جانا چاہیئے کیونکہ ابھی انہیں کچھ روز اس علاقے میں رہنا تھا۔ کیٹی نے کہا۔

"یہ لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہم نے ان کے سب سے بڑے جادوگر کو بھگا دیا ہے۔ زیادہ شرارت انہوں نے کی تو ہم سانپ دیو سے مدد لے سکتے ہیں۔

تھیو سانگ بولا۔

"ہاں سانپ دیو ان کا دیوتا ہے۔ اگر وہ ہماری مدد پر آ گیا تو یہ لوگ اپنے آپ ہمارے مطیع ہو جائیں گے۔" اس لیے ہمیں اس جھونپڑی میں ہی رہنا چاہیئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رات گزر گئی۔ دوسرے روز آسمان پر گھنے بادل چھائے تھے۔ یہ بادل اتنے سیاہ تھے کہ دن کے وقت بھی اندھیرا سا چھا گیا۔ بادلوں میں بجلی چمکنے لگی۔ اس وقت سرائے کے مالک کی بیوی اپنی بیٹی کملا کو لے کر جنگل میں واقع وشنو کے مندر میں ماتھا ٹیکنے گئی ہوئی تھی۔ سرائے کا مالک سمندر کنارے مچھلیاں خریدنے گیا ہوا تھا۔ عنبر کیٹی اور تھیوسانگ اپنی جھونپڑی میں ہی بیٹھے تھے۔ کیونکہ ایسا لگتا کہ ابھی زور شور سے بارش شروع ہو جائے گی۔ سرائے کے مالک کی بیوی ماتا دیوی اپنی نوجوان بیٹی کملا کے ساتھ وشنو مندر میں ماتھا ٹیک کر چبوترے کی ایک جانب رُک گئی اور بولا۔

"کملا بیٹی! بارش آنے والی ہے۔"

کملا بولی۔

"ماتا! ہم تھوڑی دیر یہیں رُک جاتی ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راستے میں ہی بارش آجائے۔"

ماتا دیوی بولی۔

"چلو یہاں ایک طرف تھوڑی دیر بیٹھ جاتے ہیں۔"

اور وہ دونوں ماں بیٹی مندر کے چبوترے کی ایک جانب بیٹھ گئیں۔ برآمدے کی دوسری جانب ایک ننگ دھڑنگ سادھو انہیں عیار نظروں سے گھور رہا تھا۔

پاتال کی طرف سفر

اچانک ننگ دھڑنگ سادھو نے آواز دی۔

"ماتا دیوی! اپنی بچی کو لے کر ہمارے پاس آکر چرن چھوؤ۔ تمہاری بیٹی کا کلیان ہو جائے گا۔"

ہندو لوگ اس زمانے میں بھی اور آج بھی جوگیوں کو بہت مانتے ہیں۔ خاص طور پر عورتیں تو ان کی کسی بات کو ٹالنا بہت بڑا پاپ یعنی گناہ سمجھتی ہیں۔ ہم مسلمانوں میں بھی اس قسم کی کمزور عقیدے والی ان پڑھ عورتیں اور مرد ہوتے ہیں مگر ان کی تعداد بہت کم ہے۔ جبکہ ہندوؤں میں تقریباً ہر دوسری عورت جادو ٹونے اور جوگی سادھوؤں پر اندھا اعتقاد رکھتی ہے۔ چنانچہ جب کملا کی ماں ماتا دیوی نے ایک ننگ دھڑنگ جوگی کو اپنے نام سے بلاتے سنا تو وہ تو اسی وقت اس کی گرویدہ ہو گئی۔ حالانکہ اس جوگی نے آس پاس رہنے والی تقریباً تمام بوڑھی عورتوں اور ان کی جوان لڑکیوں کے نام اور ان کے حالات اپنے جاسوسوں کے ذریعے معلوم کر رکھے تھے۔ کمزور عقیدے والی ان پڑھ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا دیوی ہاتھ باندھے جوگی کی خدمت میں حاضر ہو گئی۔ کملا بھی جوگی سادھوؤں کو بہت مانتی تھی۔ اس نے بھی ہاتھ باندھ کر سر جھکایا اور ننگ دھڑنگ سادھو کے پاؤں چھوئے ننگ دھڑنگ عیار سادھو نے کملا کے سر پر ہاتھ رکھا۔ آنکھیں بند کیں اور کہا۔

"ماتا دیوی! تیری بچی کا بیاہ ایک راج کمار سے ہوگا۔ تیری بیٹی عیش کرے گی۔"

ماتا دیوی نے تو سادھو کے پاؤں پکڑ لئے اور ان پر اپنا سر رکھ دیا۔

دوستو! ہمارے ہاں پاکستان کے گاؤں دیہات میں بھی ایسے جھوٹے پیر ہوتے ہیں جو اپنی شعبدہ بازی سے کمزور عقیدے والے ان پڑھ لوگوں کو اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ پھر لوگ ان کے پاؤں کو آکر چومتے ہیں۔ کہیں کہیں تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ عورتیں اور مرد ان جھوٹے پیروں اور سائیں بابا کے پاؤں پر اپنا سر بھی رکھ دیتے ہیں۔ یاد رکھو یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ یہ شرک ہے۔ یعنی کسی فانی انسان کو خدا کا شریک ٹھہرانا ہے جس سے بڑا گناہ اس دنیا میں اور کوئی نہیں ہے۔ دنیا میں کوئی بھی ہستی ایسی نہیں ہے کہ جس کے آگے سر جھکایا جائے۔ سچا مسلمان مرد اور عورت صرف اللہ کے سامنے

اپنا سر جھکاتا ہے۔ یاد رکھو جو صرف اللہ کے حضور سر جھکاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو ہمیشہ بلند رکھتا ہے۔ تم بھی اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ سجدہ صرف خدا کو جائز ہے اور صرف خدا کے آگے ہی سر جھکانا۔ لیکن ہندو عورت ماتا دیوی بھی اپنی دوسری ہندو بہنوں کی طرح ایک ان پڑھ اور کمزور عقیدے کی عورت تھی۔ ویسے بھی ہندو لوگ پتھر کی مورتیوں اور بتوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ چنانچہ ماتا دیوی اور کملا نے بھی ننگ دھڑنگ سادھو کے پاؤں پر سر رکھ دیئے۔ ننگ دھڑنگ سادھو نے ان کے سروں پہ ہاتھ رکھ کر کانی آنکھ سے دوسری طرف دیکھا۔ قریب ہی ستون کے پاس اس کا چیلا آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔

ننگ دھڑنگ سادھو نے کہا۔

"ماتا دیوی! تمہاری بیٹی پر ہم ایسا منتر پڑھ کر پھونکیں گے کہ اس کی قسمت جاگ اٹھے گی۔ پھر ایک راجکمار آئے گا اور اسے بیاہ کر لے جائے گا۔"

ماتا دیوی نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

"مہاراج! میں آپ کی داسی ہوں۔ مجھے حکم کریں کہ میں آپ کی کیا سیوا کر سکتی ہوں۔ بھگوان کے لیے میری بیٹی پر منتر پڑھ کر پھونکیں۔"

ننگ دھڑنگ جوگی مسکرایا۔ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا دیوی! اگر تم وعدہ کرو کہ ہمارے بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرو گی تو ہم تمہاری اور تمہاری بیٹی کملا کی قسمت کھول دیں گے۔"

ماتا دیوی بولی۔

"مہاراج میں مر جاؤں گی مگر کسی سے آپ کے بارے میں کوئی بات نہیں کروں گی۔"

ننگ دھڑنگ جوگی نے کہا۔

"تو سن ماتا دیوی! ہم اس وقت ترنگ میں ہیں۔ ہم تمہاری باتوں سے خوش ہوئے ہیں۔ ہم تمہاری لہر بہر کر دینا چاہتے ہیں۔

ماتا دیوی کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ کملا بھی بہت خوش تھی کہ وہ کسی راجکمار کی بیوی بننے والی ہے۔ ماتا دیوی بولی۔

"مہاراج! آپ حکم کریں۔ میں آپ کی داسی ہوں۔ غلام ہوں۔"

ننگ دھڑنگ جوگی نے کہا۔

"اپنی بیٹی کملا کو سامنے والی میری کوٹھڑی میں چھوڑ کر واپس چلی جا۔ میں اس پہ منتر پڑھ کر پھونکوں گا۔ تم دوپہر کے وقت آ کر اسے لے جانا۔ بس تمہاری قسمت بدل جائے گی۔

ماتا دیوی نے کہا۔

"مہاراج! میں کملا کو آپ کی کوٹھڑی میں چھوڑے جاتی ہوں۔

ماتا دیوی نے اپنی بیٹی کملا کو ساتھ لیا اور سامنے والی خالی کوٹھڑی میں اسے چھوڑ کر دوپہر کو واپس آنے کا کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا خاوند یعنی سرائے کا مالک شام کو سمندر کے کنارے مچھلیاں پکڑنے کے بعد آئے گا۔ تب تک وہ کملا کو سادھو کی کوٹھڑی سے واپس لے جائے گی۔ دوپہر تک سرائے مالک کی بیوی جاہل ماتا دیوی اپنی جھونپڑی میں بیٹھی مذہبی اشوک پڑھتی رہی۔ باہر بادل اسی طرح گرج رہے تھے۔ پھر بارش شروع ہو گئی۔ جب دوپہر ہوئی تو ماتا دیوی نے ناریل کی شاخوں والی چھتری سر کے اوپر تانی اور سادھو کی کوٹھڑی کی طرف چل دی کہ وہاں سے اپنی بچی کملا کو واپس لے آئے۔ لیکن وہاں جا کر اس نے دیکھا کہ کوٹھڑی خالی پڑی تھی اور سادھو بھی غائب تھا۔

بے چاری ماں کے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس نے سادھو اور اپنی بیٹی کو جگہ جگہ تلاش کی لیکن وہ اسے کہیں نہ ملے۔ ماتا دیوی نے شور مچا دیا۔ لوگ جمع ہو گئے۔ انہوں نے اسے بتایا کہ سادھو تو کافی دیر ہوئی ایک لڑکی کے ساتھ یہاں سے چلا گیا تھا۔ ماتا دیوی روتی پیٹتی واپس جھونپڑی میں آ گئی۔ عنبر، تھیو ساگ اور کیٹی اسی وقت اپنی جھونپڑی میں موجود تھے۔ جب انہیں اصل حالات

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کا علم ہوا کہ ماتا دیوی کی نوجوان بیٹی کو ایک مکار سادھو اغوا
کر کے لے گیا ہے تو کیٹی غصے میں آگ بھبھوکا ہو گئی۔
"میں اس بدمعاش سادھو کو زندہ نہیں چھوڑوں گی۔"
ماتا دیوی نے کہا۔
"بیٹا: بھگوان کے لئے میری کملا کو واپس لا دو میرا
خاوند مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا۔ میں اپنی بیٹی کے بغیر زندہ
نہیں رہ سکوں گی۔"
عنبر تھیو سانگ اور کیٹی نے اسے حوصلہ دیا اور یقین
دلایا کہ وہ بہت جلد اس کی بیٹی کو وہ جہاں بھی ہوگی گھر واپس
لے آئیں گے۔ عنبر نے تھیو سانگ سے کہا۔
"تھیو سانگ! تم میرے ساتھ چلو۔ مجھے تمہاری ضرورت
ہوگی۔"
کیٹی کو انہوں نے ماتا دیوی کے پاس جھونپڑی میں ہی
چھوڑا اور وہ دونوں یعنی عنبر اور تھیو سانگ کملا کی تلاش
میں نکل کھڑے ہوئے۔ وہ سب سے پہلے وشنو کے مندر میں
گئے۔ یہاں انہیں پتہ چلا کہ سادھو کملا اور اپنے چیلے کے ساتھ
شمال کی طرف جنگل کی جانب جاتے دیکھے گئے تھے۔ عنبر اور تھیو
سانگ جنگل کی طرف چل پڑے۔ اس وقت بارش رک گئی
تھی۔ جنگل میں چلتے چلتے جب وہ کافی دور نکل گئے تو تھیو سانگ

ے کہا۔
"عنبر بھیا! یہاں تک تو مکار سادھو کا کوئی کھوج ہمیں
ہیں ملا۔ معلوم ہوتا ہے وہ ضرور اس جنگل میں کسی خفیہ جگہ چھپ
گیا ہے تاکہ جب رات کا اندھیرا ہو جائے تو کملا کو لے کر یہاں
ے فرار ہو جائے۔
عنبر بولا۔
"اگر یہ بات ہے تو ہمیں اس جنگل میں ہی اسے تلاش کرنا
ہوگا۔"
تھیو سانگ کہنے لگا۔
اتنے بڑے جنگل کو ہم کہاں کہاں کھنگالیں گے۔ بہتر
ہے کہ ہم کسی سانپ کو بلا کر اس سے سادھو کے بارے
میں پوچھیں۔"
عنبر نے کہا کہ سانپ کو کیا پتہ ہو گا کہ سادھو کہاں چھپا
ہوا ہے۔
تھیو سانگ بولا۔
سانپ ہی تو ہمیں اس کے بارے میں بتا سکتا ہے
تم بلاؤ تو سہی کسی سانپ کو۔
عنبر راضی ہو گیا۔
اس نے سانپ کی زبان میں آواز نکالی کہ اگر اس جنگل

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میں آس پاس کوئی سانپ ہے تو ہماری مدد کو آئے۔ ہم ناگ دیوتا کے بھائی ہیں۔ اتنے میں ایک درخت کے پیچھے سے گیلے گھاس پر رینگتا ہوا ایک دھاریدار کالا سانپ نکل آیا۔ عنبر اور تھیو سانگ کے قریب آکر سانپ نے سلام کیا اور کہا۔

"تم نے ہمیں ہماری زبان میں پکارا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ہی ناگ دیوتا کے بھائی ہو اس کے علاوہ اب مجھے تمہارے جسموں میں سے ناگ دیوتا کی ہلکی ہلکی خوشبو بھی آنے لگی ہے۔ بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

عنبر نے کہا۔

"ہم نے تمہیں ایک بہت ضروری کام کے لئے بلایا ہے۔ ایک ننگ دھڑنگ سادھو ایک غریب آدمی کی بیٹی کو دھوکے سے اغوا کر کے اس جنگل میں آن گھسا ہے۔ کیا تم کسی طرح اس کا سراغ لگا سکتے ہو کہ وہ کسی جگہ چھپا ہوا ہے؟"

سانپ کچھ دیر کے لیے چپ ہو گیا۔ کچھ نہ بولا۔ پھر کہنے لگا۔

"میں نے کسی سادھو کو اس جنگل میں سے گزرتے نہیں دیکھا۔"

عنبر بولا۔

"ہو سکتا ہے وہ کسی دوسرے راستے سے جنگل میں داخل

ہوا ہو۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ وہ ضرور اس جنگل میں کسی خفیہ مقام پر چھپا ہو گا۔ کیا تم ہمیں بتا سکتے ہو کہ یہاں کوئی غار یا کھوہ ہے اور کس جگہ پر ہے؟"

دھاری دار سانپ نے کہا۔

"ذرا ٹھہریں۔ میں ایک گلہری سے پوچھتا ہوں۔ یہ گلہری میری دوست ہے اور جنگل میں جگہ جگہ پھیرتی رہتی ہے۔"

سانپ نے منہ سے عجیب سی شاں شاں کی پھنکار ایسی آواز نکالی۔ جس کے تھوڑی دیر بعد ایک گلہری بھاگتی ہوئی وہاں آگئی۔ سانپ کسی عجیب زبان میں گلہری سے باتیں کرنے لگا۔ جب گلہری چلی گئی تو عنبر نے سانپ سے پوچھا۔

"گلہری نے کچھ بتایا؟"

دھاری دار سانپ کہنے لگا۔

"ہاں! اس نے بتایا ہے کہ ایک ننگ دھڑنگ سادھو کو جنگل کے جنوب میں ٹیلوں کے دامن کی طرف جدھر چٹانوں کے گہرے شگاف میں جاتے دیکھا ہے۔ اس کے ساتھ ایک نوجوان لڑکی اور ایک لڑکا بھی تھا۔"

عنبر نے کہا۔

"ہمارے لئے اتنی نشانی ہی کافی ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ ہم خود سادھو کو ڈھونڈ لیں گے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دھاریدار سانپ بولا۔

"آپ حکم کریں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں"۔

عنبر نے کہا۔

"تمہارا شکریہ دوست لیکن ہم دونوں اس کے لئے کافی ہیں۔ تم بے فکر رہو"

دھاری دار سانپ سلام کر کے چلا گیا۔ عنبر اور تھیو سانگ جنگل کے جنوب کی طرف چل پڑے۔ کوئی آدھ گھنٹے کے دشوار گزار سفر کے بعد انہیں ایک جانب چھوٹے چھوٹے ٹیلے دکھائی دیئے جن پر درخت اُگے ہوئے تھے۔ ڈھلان میں دس بارہ زنگ آلود چٹانوں کی ڈھلانیں نظر آ رہی تھیں۔ ان کے درمیان تین گہرے شگاف تھے۔ ان شگافوں کے اوپر جنگلی بیلوں نے اپنے سائے ڈال رکھے تھے۔ عنبر نے کہا۔

گلہری کی اطلاع درست نکلی تھیو سانگ! مجھے یقین ہے وہ بدمعاش سادھو ان میں سے کسی ایک شگاف میں چھپا ہوا ہوگا۔

"چلو چل کر دیکھتے ہیں"

دونوں جنگلی جھاڑیوں اور اونچی گھاس میں سے گزرتے ہوئے زنگ آلود چٹانوں کی طرف چلنے لگے۔ گھاس بارش میں گیلی ہو رہی تھی۔ ایک جگہ انہیں چٹانوں کے

تینوں شگاف صاف نظر آنے لگے تو وہ وہیں جھاڑیوں کے پیچھے ہو کر بیٹھ گئے۔ تھیو سانگ نے کہا۔

"عنبر! سب سے پہلے ہمیں یقین ہو جانا چاہیئے کہ بدمعاش سادھو اسی جگہ چھپا ہوا ہے۔ ورنہ یہاں بھی ہمیں وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

عنبر نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ لیکن یہ معلوم کرنے کا کہ ان شگافوں کے اندر کوئی انسان ہے کہ نہیں صرف ایک ہی طریقہ ہے"

"وہ کونسا؟ تھیو سانگ نے پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

"ابھی بتاتا ہوں"

یہ کہہ کر عنبر جھاڑیوں کی اوٹ سے نکل کر چٹانوں کے قریب گیا اور زور سے عورت کی آواز بنا کر بولا۔

"مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔ بھگوان کے لیے مجھے بچاؤ"

تھیو سانگ ہنس پڑا۔ عنبر عورت کی آواز نکالنے کے بعد بھاگ کر جھاڑی کے پیچھے تھیو سانگ کے پاس آ گیا۔ تھیو سانگ نے آہستہ سے کہا۔ "اچھا زنانہ طریقہ سوچا تھا تم نے"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"ابھی دیکھو کوئی نہ کوئی باہر آئے گا۔"

عنبر کی ترکیب کام کر گئی اور چٹانوں کے تین شگافوں میں سے ایک شگاف کے آگے پڑی ہوئی جنگلی بیلوں کی جالی ایک طرف ہٹی اور ایک لڑکا سادھو جو ننگ دھڑنگ سادھو کا چیلا تھا باہر نکلا۔ اس نے جھانک کر اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر جلدی سے شگاف میں واپس چلا گیا۔ عنبر نے مسکرا کر تھیو سانگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"وہ بدمعاش سادھو بھی اسی شگاف میں ہو گا یہ اس کا چیلا تھا۔"

تھیو سانگ کہنے لگا۔

"لیکن سوال یہ ہے کہ اگر بدمعاش سادھو نے نوجوان کملا کو اغوا کر رکھا ہے تو وہ شور کیوں نہیں مچاتی؟"

عنبر نے کہا۔

"یہ بدمعاش سادھو بڑے مکار ہوتے ہیں۔ اس نے کملا کو یقین دلا دیا ہو گا کہ اگر اس نے آواز نکالی تو اس کا جادو اسے جلا کر بھسم کر دے گا۔ یہ ان پڑھ ہندو عورتیں بہت کمزور عقیدے کی ہوتی ہیں۔"

تھیو سانگ بولا۔

"تو پھر اب آگے کیا پروگرام ہے؟"

عنبر نے کہا۔

"اب یہاں سے تمہارا کام شروع ہوتا ہے۔ تم اپنے آپ کو ایک چھوٹا سا ننھا منا بونا بنا کر اس شگاف کے اندر جاؤ گے اور اپنا کام دکھاؤ گے۔ کیا خیال ہے؟"

تھیو سانگ ہنس کر بولا۔

"اچھا خیال ہے۔ لیکن میرا خیال یہ ہے کہ میرے ساتھ تم بھی چلو۔ بدمعاش سادھو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

عنبر کچھ سوچ کر بولا۔

"تمہارا خیال بھی درست معلوم ہوتا ہے۔ تو پھر آؤ۔ اکٹھے چلتے ہیں۔ یہ مہم ہم مل کر ہی سر کریں گے۔"

تھیو سانگ اور عنبر جھاڑیوں میں سے نکلے اور سامنے والی چٹانوں کے شگاف کے سامنے آ کر رُک گئے۔ یہاں پہنچ کر عنبر نے ایک بار پھر عورت کی آواز نکالی اور مدد کے لئے آواز دی۔ اسی طرح تھوڑی دیر بعد بدمعاش سادھو کا چیلا جنگلی بیل پرے ہٹا کر باہر آ گیا۔ اس نے جو اپنے سامنے عورت کی جگہ دو نوجوان مردوں کو دیکھا تو پہلے تو ہکا بکا سا ہو کر رہ گیا۔ پھر فوراً ہی بڑی رعب دار آواز میں بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"تم کون ہوتے ہو میرے گورو دیو کی تپسّا میں خلل ڈالنے والے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وشنو دیوتا کے اوتار میرے گورو دیو اس غار کے اندر بھگوان کی تپسّا کر رہے ہیں؟"

عنبر نے کہا۔

"ہم تمہارے بدمعاش گورو دیو کے لئے ہی یہاں آئے ہیں"

اور عنبر نے آگے بڑھ کر چیلے کو گردن سے پکڑ کر نیچے کھینچ لیا۔ چیلا بے چارہ تین قلابازیاں کھا کر ایک گڑھے میں جا پڑا۔ عنبر نے کہا۔

"تھیو سانگ حملہ کر دو۔ کہیں وہ بدمعاش کملا کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے"

اور اس کے ساتھ ہی عنبر اور تھیو سانگ چھلانگیں لگا کر شگاف کے اندر گھس گئے۔ اندر ایک چھوٹا سا غار تھا جہاں اندھیرے میں انہیں ننگ دھڑنگ سادھو آلتی پالتی مارے بیٹھا نظر آیا۔ کملا وہاں نہیں تھی۔ عنبر اور تھیو سانگ اس کے سر پر پہنچ گئے۔ عنبر نے بدمعاش سادھو کی طرف گھورتے ہوئے کہا۔

"تمہارا چیلا باہر ایک گڑھے میں پڑا ہے۔ اس سے پہلے

کہ تمہارا بھی یہی حال ہو جلدی سے بتاؤ تم نے اس لڑکی کو کہاں رکھا ہے جسے تم اغواہ کر کے اپنے ساتھ لائے ہو۔"

بدمعاش کو ابھی تک اس حقیقت کا علم نہیں تھا کہ اس کے سامنے جو دو نوجوان کھڑے ہیں وہ کس قدر زبردست اور انوکھی طاقتوں کے مالک ہیں۔ وہ انہیں عام ہندو نوجوان سمجھتے ہوئے کڑک کر بولا۔

"نکل جاؤ یہاں سے پاپیو نہیں تو ابھی جلا کر بھسم کر ڈالوں گا۔"

عنبر نے آگے بڑھ کر بدمعاش کی ٹھوڑی کو پکڑ کر اوپر کو ذرا سا جھٹکا دیا تو سادھو کی گردن پیچھے کو ہو گئی۔ مگر سادھو اب بھی کچھ نہیں سمجھ سکا تھا۔ عنبر نے کہا۔

"تمہاری جان صرف اسی صورت میں بچ سکتی ہے کہ تم ہمیں کملا کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہے ہو سکتا ہے اس کے بعد ہم تمہیں کچھ نہ کہیں۔"

اتنے میں بدمعاش سادھو کا چیلا بھی اندر آ گیا۔ سادھو نے کڑک دار آواز میں چیلے کو حکم دیا۔

"ان پر یم دوت کا منتر پڑھ کر پھونکو۔"

چیلے نے اونچی آواز میں نہ جانے کیا اناپ شناپ پڑھنے شروع کر دیئے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ سیدھی انگلی سے گھی نہیں نکلے گا۔ ہمیں انگلی ذرا ٹیڑھی کرنی پڑے گی۔

بدمعاش سادھو اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ بلند کر کے بولا۔

"میں آخری بار تمہیں خبردار کرتا ہوں۔ نکل جاؤ۔ نہیں تو یم دوت کی آگ کا شعلہ تم دونوں کے جسموں کو جلا کر راکھ کر دے گا۔

عنبر نے تھیو سانگ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تھیو سانگ! یہ نہیں مانے گا۔ ذرا اپنا کرتب دکھاؤ اسے۔ میرا خیال ہے یہ کام اس کے چیلے سے شروع کرو"

چیلا ابھی تک الٹ پلٹ اشلوک پڑھ رہا تھا۔ تھیو سانگ اس کے قریب گیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا۔

"گدھے کہیں کے یہ کیا پڑھ رہے ہو؟ تم بھی اس بدمعاش کے ساتھی ہو۔ پہلے تمہاری خبر لی جانی چاہیئے۔

یہ کہہ کر تھیو سانگ نے دل میں نیت باندھی اور اپنی انگلی چیلے کی گردن سے لگا۔ انگلی کے چھوتے ہی چیلا چوہے جتنا چھوٹا ہو گیا اور زمین پر ادھر ادھر

پھدکتے ہوئے شور مچانے لگا۔ اس کی بہت ہی باریک آواز دھیمی دھیمی سنائی دے رہی تھی۔ بدمعاش سادھو یہ سمجھا کہ اس کا چیلا زمین پر بیٹھ گیا ہے۔ اس نے چلا کر کہا۔

"کندن داس! کہاں چلے گئے ہو تم۔ یم دوت کا اشلوک پھونک کر ان کو بھسم کیوں نہیں کرتے"

تھیو سانگ نے زمین پر سے چوہیا جتنے چیلے کو اٹھا کر ہتھیلی پر رکھا اور ہتھیلی بدمعاش سادھو کی آنکھوں کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا یم دوت چیلا کہیں گیا نہیں بلکہ میری ہتھیلی پر پھدک رہا ہے۔ ذرا اس سے پوچھو تو کہ یہ پریشان کیوں ہے"

بدمعاش سادھو کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ جو کچھ اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں اسے اس کا یقین نہیں آ رہا تھا۔ اس کا چیلا کندن داس ایک ننھی سی چوہیا جتنے سائز کا ہو کر تھیو سانگ کی ہتھیلی پر ادھر ادھر دوڑ رہا تھا اور چلا رہا تھا۔

"گورو جی! مجھے بچاؤ۔ بھگوان کے لئے مجھے بچاؤ۔

عنبر نے ہنس کر کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"گورو جی! کیا خیال ہے۔ کیا آپ کملا کے بارے میں بتائیں گے کہ آپ کو بھی اس چیلے جتنا چھوٹا کر دیا جائے۔

بدمعاش سادھو سمجھ گیا کہ اس کا پالا دو بہت زبردست جادوگروں سے پڑ گیا ہے۔ خود اس کے پاس تو سوائے بدمعاشی اور ٹھگتا ہوں کے اور کچھ بھی نہیں تھا۔ مگر اب بھی اس نے مکاری سے کام لیا اور ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"مہاراج! تم جیتے میں ہار گیا۔ لیکن میں بھگوان کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کملا میرے ساتھ نہیں ہے۔ میں نے اسے مندر ہی اسے اس کے گھر بھجوا دیا تھا

عنبر نے کہا۔

"تم بکواس کرتے ہو جلدی بتاؤ کملا کہاں ہے؟"

بدمعاش سادھو ہاتھ جوڑے گڑگڑا کر بولا۔

"مہاراج! آپ مائی باپ ہیں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا کملا میرے پاس نہیں ہے۔"

ٹھیوسانگ نے عنبر سے کہا۔

"عنبر! ذرا خاموش رہو۔ میں ابھی معلوم کیئے دیتا ہوں تمہیں۔"

ٹھیوسانگ نے چوہیا جتنے چیلے کو اپنی انگلی پر بٹھا لیا اور انگلی اپنے منہ کے قریب لا کر بولا۔

چیلے! اگر تم یہ بتا دو کہ کملا کہاں ہے تو میں تمہیں پھر سے بڑا کر دوں گا اور وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں آزاد بھی کر دیا جائے

پھر ٹھیوسانگ نے ننھے منے چیلے کو اپنے کان کے ساتھ لگا لیا۔ چیلے کی بہت ہی باریک آواز ٹھیوسانگ کے کان میں آئی۔

"کملا غار کے اندر کونے میں بندھی پڑی ہے۔"

عنبر نے ٹھیوسانگ کو مسکراتے دیکھا تو پوچھا۔

کیا بتایا ہے چیلے نے؟

ٹھیوسانگ نے کہا۔

"کملا۔ اسی غار کے اندر پیچھے کونے میں بندھی پڑی ہے جا کر اسے لے آؤ۔"

بدمعاش سادھو کا رنگ اڑ گیا۔ عنبر جلدی سے کونے میں گیا تو دیکھا کہ کملا کے ہاتھ پاؤں بندھے تھے۔ منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا تھا تاکہ وہ آواز بلند نہ کر سکے۔ ٹھیوسانگ نے چیلے کو فوراً انگلی سے چھو کر بڑا کر دیا۔ چیلا تو ٹھیوسانگ کے قدموں میں گر پڑا اور روتے ہوئے بولا۔

مہاراج آپ بھگوان کے اوتار ہیں۔ مجھے معاف کر دیں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بدمعاش سادھو تھر تھر کانپ رہا تھا۔ وہ بھاگنے کی سوچ رہا تھا کہ تھیو سانگ نے اس کی گردن دبوچ لی اور کہا۔

"کہاں جا رہے ہو مہاراج؟"

اور تھیو سانگ نے بدمعاش سادھو کی پیشانی پر اپنی انگلی لگا دی۔ انگلی لگی ہی تھی کہ بدمعاش سادھو ننھا سا چوہے جتنا ہو گیا۔ عنبر کونے میں کملا کے ہاتھ پاؤں کھول رہا تھا۔ تھیو سانگ نے ننھے سے چوہے بدمعاش سادھو کو اس کے بڑے قد کے چیلے کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔

"اس کو لے کر یہاں سے بھاگ جاؤ۔ اب یہ ساری زندگی چوہے جتنا ہی رہے گا۔"

چیلے نے گھبرا کر کہا۔

"مہاراج! میں اس کا کیا کروں گا؟"

تھیو سانگ کو غصہ آگیا۔ اس نے کہا۔

"اچھا تو تمہیں بھی خیال آنے لگا کہ تم اس کا کیا کرو گے؟ تم بھی اس بدمعاش کے ساتھی ہو۔ اس کے گناہوں کے برابر کے شریک رہے ہو۔ تم کو بھی سزا ملنی چاہیئے۔ کوئی پتہ نہیں کل کو تم بھی بدمعاشیاں کرنے لگو اور بھولی بھالی نازک بے گناہ لڑکیوں پر ظلم کرو۔"

یہ کہہ کر تھیو سانگ نے بدمعاش سادھو کے چیلے کو دوبارا

چوہا بنا دیا۔ پھر اس نے دونوں کو اٹھا کر اپنی جیب میں رکھ لیا تاکہ سرائے کے مالک کی بیٹی کملا پر اس کی خفیہ طاقت کا راز نہ کھل جائے۔ عنبر کملا کو لے کر تھیو سانگ کے پاس آگیا۔ کملا بے چاری سخت بوکھلائی ہوئی تھی۔ آنکھیں کھلی تھیں اور بال پریشان تھے۔ اس نے پریشانی کے عالم میں ہاتھ جوڑے اور بولی۔

"وہ ظالم کہاں ہیں؟ انہوں نے میرے ساتھ بڑا ظلم کیا تھا۔"

تھیو سانگ بولا۔

"بہن کملا۔ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا مل گئی ہے۔ اب گھر چلیں۔ تمہاری ماتا اور پتا تمہارے لئے سخت پریشان ہیں۔"

تھیو سانگ اور عنبر کملا کو ساتھ لے کر سرائے میں آ گئے۔ کملا کی ماتا اپنی بیٹی کے انتظار میں تڑپ رہی تھی۔ کملا کو دیکھا تو اس سے بے اختیار لپٹ گئی۔

"ہے بھگوان تو نے میرے گناہ معاف کر دیے۔ میری بیٹی میرے پاس آگئی۔"

عنبر نے کہا۔

"اس کا باپ کہاں ہے ماتا؟"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماتا دیوی نے کہا۔

"وہ ابھی نہیں آیا۔ بھگوان کے لئے اسے کچھ نہ بتانا نہیں تو وہ ہم دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔"

کملا کے واپس آجانے سے کیٹی بھی بڑی خوش ہوئی۔ اس نے کملا کی ماں سے کہا۔

"ماتا دیوی! اب کبھی ایسی غلطی مت کرنا۔ یہ سادھو لوگ سب جھوٹے اور مکار ہوتے ہیں۔

کملا کی ماں نے کہا۔

"میری توبہ بیٹی جو میں اب کبھی ان کی باتوں میں آؤں تم بھی میرے خاوند کو یہ نہ بتانا۔ نہیں بتاؤ گی نا"

کیٹی عنبر اور تھیو سانگ نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ کملا کے باپ کو کچھ نہیں بتائیں گے۔ کملا کو اس کی ماں جھونپڑی میں لے گئی اور اسے گرم گرم دودھ پلایا۔

کیٹی نے عنبر سے پوچھا۔

"وہ سادھو بدمعاش اور اس کا چیلا کہاں ہیں؟"

تھیو سانگ نے کہا۔

"میں نے ان دونوں کو چوہیا جتنا بنا کر راستے میں جنگل کے ایک گڑھے میں پھینک دیا ہے جہاں سے وہ ساری زندگی باہر نہیں نکل سکیں گے۔ دنیا کی تمام معصوم

عورتیں اب ان کے ظلم سے نجات حاصل کر چکی ہیں۔ اب کوئی عورت ان کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بن سکے گی۔

جب شام ہوئی تو کملا کا باپ بھی مچھلیاں پکڑنے کے بعد واپس آگیا۔ کملا نے اس کے ہاتھ سے مچھلیوں کا تھیلا لے لیا اور کہا۔

"پتا جی آپ نے آج بہت سی مچھلیاں پکڑی ہیں۔"

سب خوش تھے باپ کو معلوم نہ ہو سکا کہ وہاں کیا حادثہ گزر گیا ہے۔

دوسری طرف سانپ دیو کے مندر کے پجاری کو اپنی شکست کا سخت صدمہ تھا۔ اسے اب بھی یہ ڈر لگا تھا کہ عنبر اور تھیو سانگ جادوگر ہیں اور وہ اس کے دیوتا سانپ دیو کو اغوا کر کے لے جائیں گے۔ بنگالی جادوگر تو فرار ہو گیا تھا۔ مکھیا بھی عنبر سے خوف کھانے لگا تھا۔ مگر پجاری باز نہیں آرہا تھا۔ اس نے اپنے محلے کی ایک چھپی کٹنی قسم کی عورت کو ساتھ ملایا۔ اسے پجاری نے لالچ دے کر کہا کہ سرائے میں دو آدمی ایک لڑکی کے ساتھ جھونپڑی میں ٹھہرے ہوئے ہیں جو ہمارے دیوتا سانپ دیو کو ہلاک کرنے یہاں آئے ہیں۔ اگر تم کسی طرح ان کو زہر کھلا کر ختم کر دو تو تمہیں بڑے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جواہرات سے مالا مال کر دوں گا۔ پھپھے کٹنی کا نام جاتلی تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ پجاری نے بہت سی دولت جمع کر رکھی ہے۔ اس نے پجاری سے کہا۔

"میں تمہارا یہ کام ضرور کر دوں گی مگر اس کے لیے تمہیں مجھے آدھی دولت پیشگی دینی ہو گی۔"

پجاری نے سوچا کہ اس میں کیا برائی ہے۔ جب اس کا کام ہو گیا تو وہ اس عورت کو بھی ٹھکانے لگا کر اس سے اپنی دولت واپس لے لے گا۔ چنانچہ پجاری نے جواہرات کی ایک تھیلی پھپھے کٹنی جاتلی کو دے دی۔ جاتلی خوش خوش اپنے گھر کو چلی گئی۔ جاتی دفعہ وہ کہہ گئی کہ کل صبح وہ اسے ان آدمیوں کے چہرے دکھا دے جن کو ہلاک کرنا ہے۔ دوسرے روز صبح صبح پجاری نے عورت کو ساتھ لیا اور سرائے والی جھونپڑیوں سے دور درختوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں اپنی جھونپڑی میں سے عنبر اور تھیو سانگ کسی کام سے باہر نکلے تو پجاری نے کہا۔

"یہ دو خونی ہیں جو ہمارے سانپ دیوتا کو مارنے آئے ہیں۔ بس تم جلدی سے کسی طرح ان دونوں کو زہر دے کر مار ڈالو۔ میں تمہیں باقی کے جواہرات

بھی پیش کر دوں گا۔"

جاتلی نے غور سے عنبر اور تھیو سانگ کو دیکھا اور بولی۔

"پجاری! اب تم فکر نہ کرو اور میرا کام دیکھو آج شام تک تم دونوں کی لاشیں اس جھونپڑی میں پڑی دیکھو گے۔"

پجاری بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ عورت انتہائی چالاک اور عیار ہے۔ اس نے عنبر اور تھیو سانگ کی طاقت اور جادو کے بارے میں عورت کو کچھ نہ بتایا۔ اگر وہ اسے بتا دیتا تو شاید وہ عورت کبھی تیار نہ ہوتی۔

سانپ دیو کی ہدایت کے مطابق ساحلی تکون کے سمندر میں پہنچ کر سفید سانپ کے ملاقات کرنے میں ابھی ایک دن اور ایک رات باقی تھی۔ عنبر اور کیٹی تھیو سانگ نے زیادہ تر جھونپڑی میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا۔ وہ شہر میں پجاری اور مکھیا سے خواہ مخواہ الجھنا نہیں چاہتے تھے۔ اسی شام مکار عورت جاتلی بھکشنی کا بھیس بدل کر ان کی جھونپڑی کے باہر آئی اور زمین پر بیٹھ گئی۔ اس نے پیتل کا گڑوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکال کر کہا۔

"میرے بچو! میں گنگا ماتا کی بھکشنی ہوں۔ تمہارے لئے گنگا کا پوتر پانی لائی ہوں۔ اسے پی لو گے تو تمہارے سارے گناہ جھڑ جائیں گے۔"

عنبر، تھیو سانگ اور کیٹی جھونپڑی سے باہر آگئے۔ جاتلی عورت نے دو پیالے نکال کر ان میں گنگا جل بھرا جس میں ایسا زہر ملا ہوا تھا کہ اسے پیتے ہی آدمی ایک سیکنڈ میں تڑپ کر مر جاتا تھا۔ اس نے پیالہ عنبر کی طرف بڑھایا:

"لو میرے بچو اس کو پی جاؤ۔ تم خوش قسمت ہو کہ گنگا ماتا نے اپنا جل دے کر مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے۔

لو بیٹی تم بھی پیئو۔

عنبر نے تھیو سانگ کی طرف دیکھا۔ دونوں سمجھ گئے کہ یہ بھی پجاری کی بھیجی ہوئی عورت ہے جس نے اس پانی میں ضرور کوئی زہر ملایا ہوا ہے۔ عنبر نے کہا۔

"اماں یہ جل پہلے تم پیئو۔ پھر ہم پئیں گے۔"

جاتلی بولی۔

ارے بیٹا! گنگا ماتا کو ناراض کر رہے ہو؟ یہ تو

صرف تمہارے لئے گنگا جی نے بھیجا ہے۔ اسے پی جاؤ۔ تمہارے سارے پاپ جھڑ جائیں گے۔

تھیو سانگ نے عنبر کی طرف دیکھا۔ عنبر نے اسے آہستہ سے آنکھ ماری۔ پھر مکاری عورت جاتلی کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔

"اچھا اماں! میں ایک شرط پر اسے پیتا ہوں کہ میرے پینے کے بعد تمہیں بھی یہ گنگا ماتا کا پانی پینا ہوگا۔"

مکاّر عورت بولی۔

"اچھا پہلے تم تو پیئو بیٹا۔ بعد میں میں بھی پی لوں گی۔"

عنبر نے پیالہ منہ کے ساتھ لگایا اور سارا زہر والا پانی پی گیا۔ وہ تو جانتا تھا کہ اسے کچھ نہیں ہوگا۔ زہر اس کا کیا بگاڑ سکتا تھا۔ مکاّر عورت بڑے غور سے عنبر کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ وہ بڑی خوش تھی کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی۔ اس کو یقین تھا کہ عنبر ایک دم سے تڑپ کر زمین پر گرے گا اور پھر مر جائے گا۔ چنانچہ مکاّر عورت نے گٹھڑی لپیٹی اور بولی۔

"اچھا بچو میں جاتی ہوں۔ مجھے ایک کام یاد آگیا ہے۔"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جونہی وہ بھاگنے لگی عنبر نے اسے وہیں پکڑ کر بیٹھا لیا اور بولا۔

"اماں! میرے مرنے کا تماشہ نہیں دیکھو گی؟ ابھی تو ایک پیالہ تمہیں بھی پینا ہے۔ لو۔ پی جاؤ"

مکار عورت نے جلدی سے کہا۔

"نہیں نہیں بیٹا۔ مجھے پیاس نہیں ہے میں پھر پی لوں گی۔"

تھیو سانگ نے کہا۔

"نہیں اماں۔ تم نے وعدہ کیا تھا۔ اب ایک پیالہ تمہیں بھی پینا ہوگا۔"

مکار عورت حیران تھی کہ ابھی تک زہر کا اثر عنبر پر کیوں نہیں ہوا؟ عنبر نے زہر آلود پانی کا ایک پیالہ بھر کر زبردستی پلانا چاہا تو کیٹی نے اسے روک دیا۔

"اسے معاف کر دو۔ عنبر۔ آخر عورت ہے۔ پجاری کی باتوں میں … دولت کے لالچ میں آگئی ہوگی۔"

اب تو جاتلی کی آنکھیں کھل گئیں۔ سمجھ گئی کہ یہ لوگ بڑے کرنی والے ہیں۔

ہاتھ باندھ کر بولی۔

"میرے بچو! مجھے معاف کر دو۔ میں نے لالچ میں ایسا

کیا ہے۔ میں پجاری کی باتوں میں آگئی تھی۔ اس پانی میں بڑا مہلک زہر ملا ہوا ہے مگر میرے بیٹے تم پر اس کا اثر کیوں نہیں ہوا؟

عنبر نے کہا۔

"اس کا جواب میں تمہیں نہیں دے سکتا اماں۔ لیکن اب مجھے پجاری کی طبیعت ٹھیک کرنی پڑے گی۔ وہ ہمیں پریشان کر رہا ہے۔"

کیٹی نے عورت سے کہا

"اماں! آئندہ سے ایسا ہرگز نہ کرنا۔ کسی انسان کی جان لینا بہت بڑا گناہ ہے۔ اب یہاں سے بھاگ جاؤ۔"

عورت جاتلی تو جان بچا کر وہاں سے رفو چکر ہوگئی۔

عنبر نے کہا۔

"میں ابھی پجاری کو جا کر اس گستاخی کا مزا چکھاتا ہوں۔"

وہ جھونپڑی سے نکل کر سیدھا سانپ دیو کے مندر میں آگیا۔ کیٹی اور تھیو سانگ نے اسے بالکل نہ روکا۔ وہ بھی چاہتے تھے کہ پجاری کو کوئی ایسا سبق سکھایا جائے کہ وہ پھر انہیں تنگ نہ کرے۔ شام ہوگئی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مگر ابھی لوگوں نے مندر میں پوجا کے لئے آنا شروع نہیں کیا تھا۔ پجاری ابھی اپنے مکان میں ہی تھا۔

عنبر نے مندر میں جاتے ہی سانپ دیو کو سانپوں کی زبان میں پجاری کی شرارتوں سے آگاہ کیا اور کہا کہ اس نے دو مرتبہ اس کی جان لینے کی کوشش کی ہے۔

سانپ دیو بولا۔

"اس کی یہ ہمت کہ عظیم ناگ دیوتا کے بھائی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے۔ میں ابھی اس کو ٹھکانے لگاتا ہوں۔"

عنبر بولا"

"نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ مار ڈالا جائے۔ بس ذرا اس کی سرزنش ہو جائے تو ٹھیک ہے تاکہ وہ ہمیں تنگ نہ کرے۔ کیونکہ ناگ کی تلاش کے سلسلے میں ابھی نہ جانے ہمیں اس شہر میں کتنی دیر اور رہنا پڑے۔"

سانپ دیو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔ تم تھوڑی دیر کے لیے باہر جاکر چھپ جاؤ۔ جب تمہیں اندر سے پجاری کی چیخوں کی آواز آئے تو اندر آجانا۔"

عنبر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پجاری بھی دھوتی

سنبھالتا پھولے ہوئے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا رام رام کرتا مندر میں داخل ہوا۔ اس کے داخل ہوتے ہی سانپ دیو نے ایک زور دار پھنکار ماری اور چبوترے سے اتر کر پجاری کی گردن میں شکنجہ ڈال کر اسے کسنا شروع کر دیا۔ پجاری تو بوکھلا گیا۔ اس کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ خوف سے تھر تھر کانپنے لگا۔ پھر چیخ مار کر بولا:

"مجھے بچاؤ۔ مجھے بچاؤ۔"

اس کی چیخ کی آواز سن کر عنبر مندر میں آگیا۔ دیکھا کہ سانپ دیو نے پجاری کی گردن میں کنڈلی مارا ہوا ہے۔ پھن اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا ہے۔ اور پجاری فرش پر گرا تھر تھر کانپ رہا ہے۔ عنبر نے آتے ہی پجاری سے کہا۔

"اب بتاؤ تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے؟ تم نے مجھے اور بھتیجے سانگ کو زہر دینے کے لیے اپنی اماں کو کیوں بھیجا تھا؟"

پجاری بولا۔

"سانپ دیو کے بھائی جی! تم اوتار ہو سانپ دیو کے۔ مجھے معاف کر دو۔ میں آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں کروں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر نے کہا۔

"مجھے تم پر یقین نہیں آتا"

پجاری رُک رُک کر بولا۔

"سانپ دیو کی سوگند۔ مجھے معاف کر دو۔ اب میں کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔"

عنبر بولا۔

"یاد رکھو۔ اس بار میں سانپ دیو سے تمہاری سفارش کر دیتا ہوں لیکن اگر اس کے بعد بھی تم نے ہمیں تنگ کرنے کی کوشش کی تو میں تمہیں خود ختم کر دوں گا۔"

پجاری سہما ہوا تھا بولا۔

"بھگوان کے لیے مجھے بچا لو۔ میں تمہارا غلام بن کر زندگی گزار دوں گا۔"

عنبر نے سانپ کی زبان میں سانپ دیو سے کہا۔

"یہ اپنے کیے پر پچھتا رہا ہے سانپ دیو۔ اسے اب چھوڑ دو۔"

سانپ دیو بولا۔

"سوچ لو عنبر! اس وقت میں ایک سیکنڈ میں اسے ختم کر سکتا ہوں۔"

عنبر نے کہا۔

"نہیں سانپ دیو۔ میں اسے اتنی چھوٹی سی بات پر ہلاک نہیں کرنا چاہتا۔ اسے معاف کر دو۔"

اور سانپ دیو نے پجاری کو چھوڑ دیا اور اس کی گردن سے اتر کر چبوترے والے اپنے استھان پر آ کر کنڈلی مار پھن اٹھا کر بیٹھ گیا۔ پجاری کی ابھی تک گھگھی بندھی ہوئی تھی۔ اسے دہشت کے مارے ہچکی لگ گئی تھی۔ وہ تو عنبر کے پاؤں پر گر پڑا۔ اور بولا:

"تم مہان دیوتا ہو عنبر! تم اوتار ہو۔ مجھے معاف کر دو۔"

عنبر نے کہا۔

"اب پھر کبھی ایسی حماقت نہ کرنا۔"

پجاری ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"میں تو تم لوگوں کا غلام بن کر رہوں گا۔ تم سانپ دیو کے دوست ہو۔ میں تمہارا سیوک ہوں۔ ساری زندگی تم لوگوں کی خدمت کروں گا۔ ہے رام! ہے رام!"

عنبر واپس آ گیا۔ اس نے تھیو سانگ اور کیپٹی کو بتایا کہ پجاری کی کِل کِل سے چھٹکارا مل گیا۔ اب ہم پوری آزادی سے ناگ کی تلاش کا مشن شروع کر سکتے ہیں۔ دوسرے روز چاند کی چودھویں رات تھی۔ اس روز انہیں سفید سانپ سے ملاقات کرنے جانا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا۔ کیٹی اور تھیو سانگ اس لئے ساتھ نہیں جا رہے تھے کہ سانپ دیو نے صرف عنبر کو وہاں جانے کی ہدایت کی تھی۔ جب رات آدھی کے قریب گزر گئی تو عنبر سیدھا جنوبی ساحل والی تکون کی طرف چل پڑا۔ اس نے کیٹی اور تھیو سانگ کو جھونپڑی میں ہی رہنے کے لئے تاکید کی تھی۔ آسمان پر چودھویں رات کا چاند نکلا ہوا تھا۔ سمندر چاندنی میں نہا رہا تھا۔

عنبر اس جگہ پتھر پر بیٹھ گیا جہاں دونوں کنارے اور دونوں سمندر ایک تکون کے پاس آکر ملتے تھے۔ یہ ہندوستان کے مغربی اور مشرقی ساحل کی تکون تھی۔ سانپ دیو نے کہا کہ جہاں دونوں سمندروں کی لہریں آکر ایک دوسرے سے ملتی ہیں وہاں آدھی رات کے بعد کسی وقت سفید سانپ باہر نکلے گا۔ عنبر کی نگاہیں سمندر میں اسی جگہ پہ لگی تھیں جہاں دونوں طرف کے سمندر آکر ایک دوسرے سے ملتے تھے اور چاندنی میں دونوں سمندروں کی لہریں گھومتی ہوئی ایک دوسرے سے مل رہی تھیں۔ چاند آسمان پر جیسے اٹک گیا تھا۔ چاروں طرف ایک عجیب عالم تھا۔ سمندر کی لہروں کی ہلکی ہلکی آواز بلند ہو رہی تھی۔

جب رات آدھی سے زیادہ گزر گئی تو عنبر نے سمندر میں سے ایک سفید ستون کو باہر کی طرف ابھرتے دیکھا۔ عنبر سمجھ گیا کہ یہی سفید سانپ ہے۔ وہ چوکنّا ہو گیا۔ سفید ستون جب سمندر سے باہر آیا تو وہ پانی کی لہروں پر لہرانے لگا۔ یہ سانپ ہی تھا۔ وہ لہروں پر سے ہوتا ہوا اس جگہ آ گیا جہاں عنبر پتھر پہ آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ اس نے سانپ کی زبان میں کہا۔

"مجھے سانپ دیو نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں عنبر ہوں۔ ناگ دیوتا کا بھائی"۔

سفید سانپ کا پھن اوپر کو اٹھا ہوا تھا۔ ایکدم سے اس کا پھن نیچے کو جھک گیا۔ اور اس کی آواز آئی۔

"ناگ دیوتا کے بھائی کو سلام! میں جانتا ہوں کہ تم ناگ دیوتا کے بھائی ہو اور سانپ دیو نے تمہیں میرے پاس کیوں بھیجا ہے؟

عنبر نے سوال کیا۔

"تم سمندر کے نیچے رہتے ہو۔ کیا تم ناگ دیوتا کا سراغ نہیں لگا سکتے؟ کیا تم نہیں بتا سکتے کہ ناگ دیوتا زمین کے نیچے کس جگہ پر ہے؟

سفید سانپ بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"ہم سمندر کے سانپ ہیں۔ زمین کے نیچے پاتال کے حالات ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ اور پھر پاتال کے دیوتا بڑے ظالم ہیں۔ انہوں نے ہی ہمارے ناگ دیوتا کو قید کر رکھا ہوگا۔ ہم ان کی سرحدوں کے قریب بھی نہیں جا سکتے۔ ہم مجبور ہیں۔"

عنبر نے پوچھا۔

"اچھا تم یہ بتاؤ کہ وہ کونسی ترکیب ہے جس کی مدد سے کیٹی اور تھیو سانگ پر آگ اثر نہیں کر سکتی۔"

سفید سانپ بولا۔

"میرے جسم سے ابھی پسینہ نکلے گا۔ یہ پسینہ پتھر پر گرنے کے بعد چربی کے قطروں میں جم جائے گا۔ جو کوئی اس چربی کو گرم کر کے اپنے جسم پر اس کی مالش کرے گا اس پر پاتال کی بھیانک آگ کبھی اثر نہیں کرے گی۔"

اس کے ساتھ ہی سفید سانپ سمندر سے نکل کر عنبر کے پاس پتھر پر آکر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے جسم سے پسینے کے قطرے گرنے لگے۔ یہ قطرے پتھر پر گرتے ہی سفید چربی کے نقطے بن گئے۔ سفید سانپ

بولا۔

"عنبر! یہ چربی کے قطرے اٹھا کر لے جاؤ اور اسے گرم کر کے کیٹی اور تھیو سانگ کے جسموں پر مل دینا۔ ان پر آگ کا اثر نہیں ہوگا۔"

یہ کہہ کر سفید سانپ سلام کر کے واپس سمندر میں غوطہ لگا گیا۔ عنبر نے پتھر پر سے چربی کے قطروں کو کھرچ کر جمع کیا اور واپس کیٹی اور تھیو سانگ کے پاس آگیا۔ انہیں سفید سانپ کی ساری باتیں بیان کیں اور سفید چربی کے جمے ہوئے قطرے دکھائے تھیو سانگ نے اسی وقت چربی کو گرم کر کے اسے تیل میں تبدیل کر دیا۔ تھیو سانگ اور کیٹی نے الگ الگ جھونپڑیوں میں جا کر اس تیل کو اپنے جسم پر اچھی طرح سے مل لیا اور کپڑے پہن کر باہر نکل آئے۔ تھیو سانگ نے کہا۔ ذرا اس کی آزمائش کر کے دیکھنا چاہیئے۔ عنبر نے فوراً چولہے میں آگ روشن کر دی۔ کیٹی اور تھیو سانگ نے اس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ شعلہ ان کے ہاتھوں سے ٹکرا رہا تھا مگر ان کو ذرا سی بھی تپش محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ وہ بڑے خوش ہوئے۔ کچھ چربی کا تیل بچ گیا تھا۔ عنبر نے کہا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"یہ اپنے اس چمڑے کے لباس پر مل لینا جو پہن کر تم میرے ساتھ پاتال میں چلو گے۔"

دوسرے دن منہ اندھیرے عنبر نے مندر میں جاکر سانپ دیو کو ساری خبر کردی کہ سفید سانپ نے انہیں اپنی پسینے کی چربی دے دی ہے جس کی کیٹی اور تھیو سانگ نے مالش بھی کرلی ہے اور آگ کا ان پر واقعی اثر نہیں ہو رہا۔ سانپ دیو نے کہا۔

"بس اب تم لوگ پاتال میں اترنے کی تیاری شروع کردو۔"

آگے کیا ہوا جاننے کے لیے قسط نمبر ۴۲ ناگ کا دشمن تھیوسانگ پڑھیئے۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

میرے نام

پیارے پیارے اور ایوارڈ والے انکل اے حمید!

السلام علیکم! انکل مبارک ہو! اللہ قسم وہ کیسی پیاری گھڑی تھی جب پی ٹی وی ایوارڈ ۱۹۸۶ء میں بطور بہترین رائٹر آپ کا نام چنا گیا۔ اور اس رات ٹی وی پر نشر ہونے والے پروگرام کا نقشہ اور بالخصوص وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے محو گردش محسوس ہو رہا ہے۔ کہ جب قومی نیشن ونر کے طور پر آپ کا نام اناؤنس ہوا تو آپ کس طرح کھل اٹھے تھے۔ اور پھر خراماں خراماں چلتے ہوئے آپ کا اسٹیج پر آنا اور فخریہ انداز میں انعام کو بلند کر کے رخصت ہو جانا۔ اب بھی مجھے اپنے ذہن کی اسکرین پر نظر آ رہا ہے۔

انکل یقین مانیے جب آپ کا نام بولا گیا اور آپ نے انعام وصول کیا تو میرا دل یوں باغ باغ ہو گیا تھا کہ جیسے یہ انعام میرا ہے۔ اور میں ہی وصول کر رہا ہوں۔ اور مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ محسوس ہوا کہ ایک "ہیرو" اور فین کے درمیان اور ایک رائٹر اور قاری کے درمیان کیسی جذباتی وابستگی ہوتی ہے۔ اور انکل میں بھی تو آپ کے قارئین کے بحرِ بے کنار کا ہی ایک قطرہ ہوں۔ اور میں تو اپنے اس خیال پر ہی یقین رکھتا ہوں کہ عنبر ناگ اور ماریا کا سلسلہ بچوں کے ادب میں نہ صرف ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ یہ بچوں کے ادب پر احسان اور تاریخ انسانی کی جادو بیانی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور سحر طرازی کا ایک ناقابلِ تقلید اور نادر نمونہ ہے۔ میرے پاس اس وقت آپ کی "لاش زندہ ہوگئی" وغیرہ کی ساتوں کتابیں حاتم طائی سیریز (فیروز سنز) مکمل! اور عنبر ناگ ماریا کی ۲۳۱ کتابیں موجود ہیں اور میرا یہ دعویٰ ہے کہ میرے پاس بچوں کے ادب کی بہترین کتابیں موجود ہیں اور دھرے ہو بھی کیوں نہ کر اب ہم بلاخوف تردید یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے انکل کوئی "ایویں جئے" نہیں بلکہ ایوارڈ یافتہ مصنف ہیں۔

اور انکل سچ ایک بات تو رہ ہی چلی تھی کہ صرف میری ہی نہیں بلکہ آپ کے بہت سے قارئین کی اولین خواہش ہے کہ عنبر ناگ ماریا سیریز ٹی وی پر ریلیز کی جائے کیونکہ یہ اس سیریز کا حق ہے۔ حق ہے اور حق ہے جی ہاں! یہ اس سیریز کا پکا پکا اور سچا سچا حق ہے۔ براہ کرم اس معاملے میں ہمیں لیڈ کریں کہ ہم کس انداز سے اور کیسے ٹی وی والوں سے اس کا مطالبہ کریں اور ایسی ٹھوس اور مدلل بات کریں کہ ٹی وی والوں کو ماننا ہی پڑے اور ہماری خواہش مجسم صورت ہو کر ٹی وی پر آجائے! امید ہے آپ اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں گے۔ ایک مرتبہ پھر میری اور شاہدرہ میں موجود اپنے تمام قارئین کی طرف سے دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔ شکریہ مخلص

شہزادہ سلطان کلیم ۸/۵ شاہدرہ ٹاؤن ——— لاہور

محترم اے حمید صاحب۔ السلام علیکم

میں کئی سال سے آپ کی لکھی ہوئی کہانیاں پڑھ رہا ہوں۔ اور آپ سے بے حد متاثر ہوا ہوں کہ آپ اتنی طویل سلسلہ وار کہانیاں کیسے لکھ لیتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ اردو زبان میں طویل ترین کہانیاں لکھنے والے پہلے آدمی ہیں۔

آپ کی کہانیاں دلچسپ، حیرت انگیز اور حقیقی لگتی ہیں اور آپ کی کہانیوں میں سسپنس شروع سے آخر تک برقرار رہتا ہے اور ہر کردار حقیقی معلوم ہوتا ہے۔ آپ کی کہانیوں کا اختتام بھی انتہائی سنسنی خیز ہوتا ہے اور اگلی قسط کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ انکل ہماری دعا ہے کہ آپ ہمارے لیے ہمیشہ اتنی پیاری پیاری کہانیاں لکھتے رہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہمیشہ سلامت رکھے۔ انکل میں آپ کو پہلی دفعہ خط لکھ رہا ہوں جواب ضرور دیجئے گا۔

فقط خواجہ عمران فاروق R ۸۳۶/۱۹ النور سوسائٹی فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

ڈیئر انکل اے حمید۔ سلام مسنون۔

بعد عرض یہ ہے کہ آپ خداوند تعالیٰ کے حکم سے خیر خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کی کہانیاں۔ عنبر ناگ ماریا بڑے شوق سے پڑھتا ہوں انکل سب سے پہلے اتنی اچھی کہانیاں لکھنے پر مبارک باد قبول ہو۔ میں نے اب تک کل ۲۰۰ قسطیں پڑھی ہیں۔ یقین کریں انکل جتنا مزہ۔ عنبر ناگ ماریا کی کہانی میں آتا ہے کسی بھی سلسلہ وار کہانی میں نہیں آیا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ویسے ایک بات کیا یہ تاریخ کی سچی داستان ہے یا کہ ویسے ہی۔ لیکن عنبر کی کہانی میں سوچتا ہے۔ کہ میں مصر جا کر اپنی داستان لکھوں گا۔ میرے خیال یہ تو عنبر کی لکھی ہوئی داستان تو نہیں۔ ویسے انکل ایک بات ہے اگر یہ جھوٹی ہوئی تو ہم اب پڑھنے لگ گئے ہیں۔ تو پڑھیں گے۔ کیونکہ اتنا مزہ کسی اور کی داستان میں نہیں آتا۔

اور اگر سچی داستان ہے تو پھر پڑھنے کا اور ہی لطف آئے گا۔

فقط آپ کے پرستار سید راشد مختار ضلع ایبٹ آباد تحصیل ہری پور کوکلیہ شریف ڈاکخانہ کوٹ نجیب اللہ

○

سنسنی خیز انکل۔ اے حمید۔ آداب۔ ہمیشہ ناول لکھتے رہیں۔

انکل میں آپ کو پہلی دفعہ خط لکھ رہی ہوں۔ ہم آپ کے رسالے بڑے شوق سے اور ہمیشہ خرید کر پڑھتے ہیں۔ ہم نے آج تک لائبریری میں سے آپ کا کوئی رسالہ لے کر نہیں پڑھا۔ انکل آپ کو پی ٹی وی ایوارڈ ملنے پر مبارکباد قبول ہو۔

انکل میں نے بہت سے مصنفوں کو خط لکھے مگر جواب تو در کنار کسی رسالے میں اس کی جھلک تک نظر نہیں آئی۔ انکل پلیز اگر خط میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرما دیں۔ اس ماہ کے ناول یعنی آسیبی چیخ۔ باپ کی خوشبو وغیرہ بہت اچھے تھے۔ مبارکباد قبول کریں۔

فقط آپ کی قاری

نفیسہ معروف لاہور نمبر ۵

محترم اے حمید صاحب! سلامت باشید!

"مجھے یقین ہے "پی ٹی وی" ایوارڈ حاصل کرنے کے بعد آپ کے ہاتھ سے آئینہ گر گیا ہو گا!"

آپ یاد کریں نہ کریں لیکن ہم تو یاد کر ہی لیتے ہیں۔ بروز جمعرات ۱۱ نومبر کو "پی ٹی وی" ایوارڈ کی تقریب دیکھی جس میں آپ کو بھی [ایوا]رڈ ملا۔ اس لیے میری طرف سے بہت بہت مبارکباد قبول [فرم]ائیں۔ اپنا حال سنائیں خیریت سے ہیں۔ چال تو ہم نے ٹی وی پر دیکھ [لی] تھی (معذرت) اللہ حافظ

[ا]صغر حسین اعوان، بانکا روڈ، نزد تاج ہوٹل، نواب شاہ۔ سندھ

○

پیارے انکل اے حمید

آپ کا خط ملا بہت خوشی ہوئی ہے آپ کے ناول بڑے شوق [س]ے پڑھ رہا ہوں۔ کیوں کہ آپ کے ناول میں نہیں چھوڑ سکتا انکل [ہم]ارا ٹیسٹ ہوا تھا۔ جس میں پانچ پیپر ہوتے تھے۔ تین میں نے بہت [ک]رکس لیے ہیں۔ اور تینوں میں پاس ہوا ہوں۔ ابھی دو پیپروں کا رزلٹ [نہ]یں نکلا۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ میں دو پیپروں میں بھی پاس ہو جاؤں [ا]نشاءاللہ۔ انکل ایوارڈ لینے کی مبارک اللہ کرے کہ آپ کو لاکھوں [ایو]ارڈ ملیں۔ پیارے انکل آپ اپنا آٹوگراف اور تصویر بھیجیں آپ [کی] مہربانی ہو گی۔ انکل آپ کے بیٹے کتنے ہیں؟ انکل جواب ضرور دیں۔

سید نیاز حسین شاہ جا ڈل شاہ محلہ تانگہ اسٹینڈ نزد پوسٹ آفس بندر روڈ معرفت سید خادم حسین شاہ لاڑکانہ

○

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

عنبر ناگ ماریا کیپٹی اور خلا میں

اے حمید

۱۰۱ خلائی جہاز کی ممی ۴/۵۰
۱۰۲ ٹیپی خلائی شیطان ۴/۵۰
۱۰۳ ماریا دوزخ میں ۴/۵۰
۱۰۴ خلائی گمرو ۴/۵۰
۱۰۵ مُردوں کا ستارہ ۴/۵۰
خونخوار انسانی کھوپڑی ۴/۵۰
۱۰۶ خطرناک طلسمی روشنی ۴/۵۰
۱۰۷ ہیبت ناک قلعہ ۴/۵۰
۱۰۸ ہیبت ناک شیشہ ۴/۵۰
ٹیپی کا گدھ ۴/۵۰
۱۰۹ ماتا دیوی کا گدھ ۴/۵۰
۱۱۰ آدمی عورت آدھا سانپ ۴/۵۰
۱۱۱ خلائی مخلوق ۴/۵۰
۱۱۲ خنجر اور زندہ لاش ۴/۵۰
۱۱۳ کیپٹی اور طوفانی رات میں ۴/۵۰
۱۱۴ ماریا طوفانی رات میں ۴/۵۰
۱۱۵ خطرناک تجربہ ۴/۵۰
خطرناک قیدی ۴/۵۰
۱۱۶ سانپ کا قیدی ۴/۵۰
سُرخ ممی کی چھلانگ ۴/۵۰
۱۱۷ موت کی موت ۴/۵۰
مُردے کی موت ۴/۵۰
۱۱۸ قبر کا ہاتھ ۴/۵۰
۱۱۹ قبر کا بھوت ۴/۵۰
مُردے کا بھوت ۴/۵۰
۱۲۰ جزیرے کا بھوت ۴/۵۰
خوفناک مقابلہ ۴/۵۰
۱۲۱ ماریا کا پیچھا ۴/۵۰
۱۲۲ ماریا کا بھوت ۳/۰
۱۲۳ مینار کا بھوت ۴/۵۰
انسانی چہرہ ۴/۵۰
۱۲۴ ٹیپی لاش رقاص بیرو ۴/۵۰
۱۲۵ خونی راز ۴/۵۰
۱۲۶ سرکٹا ناگ ۴/۵۰
۱۲۷ جنتر کی قبر ۴/۵۰
۱۲۸ چاہِ بابل کے قیدی ۴/۵۰
۱۲۹ سیموس کی مورتیاں ۴/۵۰
۱۳۰ ہنگری ناگن ۴/۵۰
ہنگری کی ڈراؤنی رات ۴/۵۰
۱۳۱ قبرستان کی ڈراؤنی رات ۴/۵۰
قبرستان کی کا زشل ۴/۵۰
۱۳۲ منگلا دیوی کا زشل ۴/۵۰
۱۳۳ ماریا کھوپڑی میں ۴/۵۰
۱۳۴ سیمی بیتی ۴/۵۰
۱۳۵ باپ کی خوشبو ۴/۵۰
۱۳۶ تابوت والی لڑکیاں ۴/۵۰
۱۳۷ آدم خور شکاری ۴/۵۰
۱۳۸ آدم خور روحوں کا سفر ۴/۵۰
بھٹکتی روحوں کا سفر ۴/۵۰
۱۳۹ بچھو لڑکی ۴/۵۰
۱۴۰ ویران مینار ۴/۵۰
۱۴۱ ویران قبرستان کا تہہ خانہ ۴/۵۰
ناگ کا قیمتی تیرسا ناگ ۴/۵۰
۱۴۲ ناگ کا قیمتی تیرسا ناگ ۴/۵۰
۱۴۳ مُردے کی راکھ ۴/۵۰
۱۴۴ آدھا زندہ آدھا مُردہ ۴/۵۰

مکتبہ اقرأ
مکتبہ اقرأ
شاہ عالم مارکیٹ ۔ لاہور ۔ ۸